ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
دسمبر 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ ۰۹ اپریل ۲۰۱۰ء مسجد بشارت پیدورآباد سپین میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں، ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہنے والے ہوں اور اس سے مدد پانے والے ہوں۔ اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں ۔ اور اس زمانہ کے مامور کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچانے کا جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے اس کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں ۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ۳۰ اپریل ۲۰۱۰ء، صفحہ ۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزمِ تبلیغ :

”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھِر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں ۔اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کرکے تبلیغ کریں۔ اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں ۔“

(ملفوظات ۔جلد سوم، صفحہ ۲۹۲-۲۹۱)

نگران
ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا
مدیر اعلیٰ
پروفیسر ہادی علی چوہدری
اعزازی مدیر
حسن محمد خان عارفؔ
مدیران
ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ
معاون مدیران
حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ
نمائندہ خصوصی
محمد اکرم یوسف
معاونین
مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ
تزئین و زیبائش
شفیق اللہ
مینیجر
مبشر احمد خالدؔ
رابطہ
editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	احمدیہ گزٹ کینیڈا کے سابق مدیر اعلیٰ مکرم حسن محمد خاں عارف صاحب وفات پا گئے	6
☆	اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں (سورۃ البقرۃ 2:4) از مکرم نعیم احمد لکھن صاحب	8
☆	منشیات اور شراب نوشی: روحانی، طبعی اور سماجی تنزل از مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب	10
☆	استغفار کی اہمیت اور برکات از مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب، مربی سلسلہ	14
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء از مکرم مولانا عبد الماجد طاہرؔ صاحب	18
☆	سہ درہ پل از مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب	28
☆	حیاتِ قدسی تصنیف حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ : ایک تعارف از مکرم شیخ عبد الودود صاحب	29
☆	بعض دیگر مضامین اور اعلانات	36
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ○

(سورۃ آل عمران 111:3)

تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

(صحیح مسلم ـ کتاب الایمان ، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان و سنن ابوداؤد۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، **صفحہ** 377)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اُس میں اُس کے روکنے کی مؤثر طاقت ہو تو وہ اُس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اُس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اُس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اُس کی بات کا اثر نہ ہو تو دل میں برا منائے۔ اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی برائی کو اگر دل میں بھی برا نہ مانے تو اُس کے ایمان کی کیا قدر و قیمت!

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

(صحیح مسلم ـ کتاب الجھاد ، باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر۔ **بحوالہ حدیقۃ الصالحین** ، صفحہ 377)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے آسانی مہیا کرو، اُن کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوش خبری دو، اُن کو مایوس نہ کرو۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس زمانہ کی بڑی عبادت

ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے، اس کے دور کرنے میں کچھ حصہ لے بڑی عبادت یہی ہے کہ اِس فتنہ کو دور کرنے میں ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اس وقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ذریعہ سے اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اس کو دی گئی ہے۔ مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اُٹھا دے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی، تو کیا فائدہ۔ اگر دنیا میں ہی درجہ پا لیا تو کیا حاصل۔ عقبیٰ کا ثواب لو، جس کی انتہا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہئے، جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپؐ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں؟ اگر اس وقت کوئی شخص کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دے کر جھوٹے کے منہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر لوگ بے حیائی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگاتے جائیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے جائیں۔ تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی باز پرس کے نیچے ہے۔ چاہئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تمہیں حاصل ہے، وہ اس راہ میں خرچ کرو۔ اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ مَر ہی جائے گا۔ مثل مشہور ہے۔ ہر کمالے را زوالے۔ تیرھویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اُس کا خاتمہ ہو جائے، اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔

(ملفوظات۔ جلد اول، صفحہ 261)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ اکتوبر 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

بعض پیدائشی احمدی لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی ایمانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے ان کے تعلق کے واقعات سن کر ہمیں شرمندگی ہوتی ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھیں۔ اسی طرح بعض نو مبائعین بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان واقعات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ان ممالک میں رہتے ہیں اور اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھتے ہیں۔ وہ اللہ کی عبادت کی طرف توجہ نہیں دیتے یا اتنی تھوڑی کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ دینی حالت کی بہتری کے لئے سوچتے نہیں یا بہت کم سوچتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ واقعات جو ایمان لانے کے ہیں یہ صرف افریقہ اور غریب ممالک کے ہوتے ہیں مغربی اور ترقیاتی ممالک میں کیوں ایسے واقعات نہیں ہیں۔

حضور نے فرمایا: کہ یہاں بھی ایسے ایمان افروز واقعات ہوتے ہیں، یہاں برطانیہ میں ہی ایسے بہت سے نومبائع ہیں جو ایسی کیفیات سے گزرے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی سچائی کے نشان دکھائے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صرف اسے راستہ دکھاتا ہے جو خود اس کی طرف جاتا ہے۔ نبیوں کی تاریخ سے یہی پتہ چلتا ہے کہ کمزور اور غریب لوگ ہی زیادہ نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور روحانیت میں ترقی کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: برکینا فاسو کے ایک گاؤں میں ہمارے ایک معلم تبلیغ کے لئے گئے تو وہاں صرف ایک بڑی عمر کی خاتون نے بیعت کی۔ ہماری مسجد وہاں سے 15 کلومیٹر دور ہے۔ برساتی نالہ درمیان میں ہونے کی وجہ سے راستہ دشوار اور مشکل تھا۔ وہ خاتون ہر دفعہ جمعہ پڑھنے جاتی مگر نالہ کی وجہ سے اس کے کنارے پر بیٹھ کر جائے نماز بچھا کر خود ہی پڑھ لیتی۔ ایک مہینہ کے بعد جب معلم صاحب کو پتہ چلا تو انہوں نے اس خاتون کے ایمان کا یہ واقعہ گاؤں والوں کو سنایا تو 130 افراد نے بیعت کر لی۔ بینن کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں دو سو بیعتیں ہوئیں۔ وہاں کے صدر کی بیٹی شدید بیمار ہوگئی۔ ہر طرف سے مایوسی ہوگئی تھی۔ اور حالت خراب تھی۔ لڑکی نے حرکت کرنا اور بولنا چھوڑ دیا تھا۔ وہاں انہیں دعا کی تحریک کی۔ دعا کروائی اور مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اللہ کے فضل سے ایک دن بعد لڑکی کی حالت بالکل صحیح ہوگئی۔

حضور نے فرمایا: میں نے اسائلم سیکرز کو کہا تھا کہ وہ تبلیغ کیا کریں۔ ایک اسائلم سیکر نے لکھا کہ میری فائنل پیشی میں جج نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم اپنی جماعت کے لیف لیٹس تقسیم کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں کرتا ہوں۔ جج نے پوچھا کہ کس کس جگہ کرتے ہو؟ تو میں نے کچھ جگہوں کے نام بتائے تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے فلاں جگہ پر میں نے بھی لیا تھا۔ جاؤ تمہارا کیس پاس ہے۔ تو اس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ تیرے لئے زمانہ ایسا آئے گا کہ تو عالم میں مشہور ہو جائے گا۔ یہ 1883ء میں پہلی بار الہام ہوا جب آپ کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ تعارف بڑھ رہا ہے اور لوگ بیعتیں کر رہے ہیں۔ فرمایا ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ تیرے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ آج ہم اس کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔ آج 210 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اکتوبر 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

پاکستان میں کسی نہ کسی بہانہ سے وقتاً فوقتاً علماء اور سیاستدان جماعت کے خلاف ابال نکالتے رہتے ہیں اور وہ جماعت کے مسئلہ کو استعمال کر کے اپنی شہرت بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب بھی وہ مسائل میں گرفتار ہوں تو لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے وہ احمدیوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں اور اس کے لئے ختمِ نبوت کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ کام اُن کے سیاسی مقاصد کے لئے ہوتا ہے اور اس سب کے دوران احمدی کچلے جاتے ہیں اور ظلم کا نشانہ بنتے ہیں۔ جہاں تک جماعت کا تعلق ہے، نہ ہی ہم نے کبھی کسی غیر ملکی حکومت سے اور نہ پاکستان کی حکومت سے درخواست کی ہے کہ جماعت کے خلاف قوانین کو بدلا جائے۔ ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان ہونے کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور تمام ارکانِ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف لکھا ہے کہ جو شخص ختم نبوت کو نہیں مانتا میں اسے بے دین اور اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ پس یہ الزام کہ ہم ختم نبوت کو نہیں مانتے، نہایت جھوٹا الزام ہے۔ پھر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ احمدی تو قرآن کو بھی نہیں مانتے اور مرزا صاحب کے الہامات کو قرآن سے بڑھ کر مانتے ہیں۔ یہ حج نہیں کرتے اور ان کا قبلہ اور ہے۔ بہت سے عرب جب احمدی ہوتے ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ کس طرح یہ جھوٹ اور پروپیگنڈا جماعت کے خلاف کیا جاتا ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم قرآن کو نہ مانیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام بھلائی کی جڑ قرآن کو سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام قرآن کریم کے خادم ہیں۔ آپؑ کا ایک الہام یہ بھی ہے کہ الخیر کله فی القرآن۔ اسی طرح فرمایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ اگر ہم قرآن کے مخالف ہوتے تو کیوں پیسے خرچ کر کے 75 زبانوں میں تراجم کر کے انہیں شائع کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو جماعت پر الزام لگاتے ہیں ان سے پوچھنا چاہئے کہ

انہوں نے کیا خدمات کی ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا بیان فرمایا ہے۔ آپؑ کا ایک الہام بھی ہے کہ: صلِ علی محمد و آلِ محمد سیدِ ولدِ آدم و خاتمِ النبیین یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجو جو آدم کی اولاد کا سردار اور خاتم النبیین تھے۔ اسی طرح آپؑ کا ایک الہام ہے کہ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تمام برکات و فیوض حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی باعث ہیں۔ پھر آپؑ نے اپنی کتاب تجلیاتِ الٰہیہ میں فرمایا کہ اگر میں آنحضرت صلی اللہ کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو بے شک میرے اعمال پہاڑ کے برابر ہوتے میں یہ مرتبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے تمام نبوتیں بند ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیا یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف بھی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیا کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں، انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اسی طرح ختم نبوت اور اپنے مقام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے۔ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں۔ اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔۔۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ لوگ جو ہمیں کافر کہتے ہیں حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مدِنظر یہ کفر انہیں پر لوٹتا ہے۔ پس ہمیں ان لوگوں سے ہمدردی کرتے ہوئے انہیں حقیقت سمجھانی چاہئے۔ اور یہ خوش آئند بات ہے کہ پاکستان کی اسمبلی میں جماعت کے خلاف تقریر کے بعد وہاں کے شرفاء نے اپنی آواز اٹھائی ہے اور ایک طبقہ ان نام نہاد علماء کے مقابل پر کھڑا ہو رہا ہے۔ آج پاکستان میں احمدی ہی ہیں جو محبّ الوطن ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ہم مذہب کے نام پر سیاست کرنے والے نہیں ہیں۔ ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ دعا کرتے رہیں کہ اس ملک کو جس کو پانے کے لئے احمدیوں نے بھی بہت قربانیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ سلامت رکھے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 20/ اکتوبر 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی ایمانی حالت ایسی خراب نہ ہوتی تو میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جب ہم لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں تو ہم میں کس چیز کی کمی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ان کے اعمال، اعمال صالحہ نہیں ہیں ورنہ کیوں ان کے پاک نتائج ظاہر نہیں ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ فساد مسلمانوں میں ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ اور مذہب کا نام سیاست چمکانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ یقیناً قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق تو قرآن کریم کے مطابق تھے۔ پس ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے اور ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ شرائط بیعت کا بھی حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی ذات کی حقیقی معرفت سے دنیا کو آگاہ کریں۔ اور اب اس کے علاوہ مسلمانوں کے پاس کوئی راہ نہیں۔ اپنی بقا کے لئے اور اپنے ملکوں میں امن کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ میں حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس دنیا میں تفرقہ کا باعث حب دنیا ہی ہے۔ اگر حقیقی طور پر مسلمان ہوتے تو آسانی سے سمجھ سکتے تھے کہ کون سے فرقہ کی تعلیم سب سے اعلیٰ ہے لیکن اب لوگوں نے حب اللہ اور حب رسول کی بجائے حب دنیا کو مقدم کیا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نہ صرف مسلمان ممالک ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں بلکہ غیروں کے ساتھ مل کر دوسرے مسلم ممالک کے خلاف تدابیر کرتے ہیں۔ گزشتہ دنوں امریکی صدر نے ایران کے خلاف جو بیان دیا ہے اس پر ساری دنیا اس بیان کے خلاف ہے۔ سوائے تین ممالک کے۔ ایک امریکہ خود، دوسرا اسرائیل اور تیسرا سعودی عرب۔ مسلمانوں کی یہ حالت حقیقت اسلام سے دور ہونے کے باعث ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کو نہیں پا سکتا جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں کھویا نہ جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس زمانہ میں اس کی زندہ دلیل میں ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جھوٹے الزام لگانے والوں کو سوچنا چاہئے کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ یہ مقام مجھے آنحضرت ﷺ کی پیروی کے باعث ملا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے واسطے ہمیں ایک وسیلہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ وسیلہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جو آپؐ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ سے وابستہ فیوض کو حاصل کرو تو ضروری ہے کہ ان کے غلام ہو جاؤ اور آپؐ کی راہ میں فنا ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی راہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی جائے۔ اس اتباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے اسلام کا حقیقی دفاع کیا۔ بہت سے غیر احمدی علماء نے بھی اس بات کا اعتراف کیا۔ آپؑ نے اس زمانہ میں حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کر کے اسلام سے عیسائیوں کے مقابلوں کا دفاع کیا۔ آپؑ آنحضرت ﷺ کے حقیقی عاشق تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے محبت کی، آپؑ کو امتی نبی کا مقام بخشا اور آپؑ کی مقبولیت لوگوں میں پھیلائی، جس کا ثبوت ہم آج بھی دیکھتے ہیں کہ دور دراز کے ممالک میں لوگ آپؑ پر ایمان لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا بنائے۔ اور مسلمانوں کو بھی اس بات کی توفیق دے کہ وہ اس عاشق رسول ﷺ کو ماننے والے بنیں۔ آمین

(باقی صفحہ 34)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص، فدائی اور دیرینہ خادم سلسلہ

مکرم حسن محمد خان عارف صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

یہ خبر انتہائی رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے سابق مدیر اعلیٰ مکرم حسن محمد خان عارف صاحب 3 نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـا اِلَیۡـہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علّیین میں جگہ عطا فرمائے۔

مکرم حسن محمد خان عارف صاحب کی اعلیٰ صفات، علمی اور دینی خدمات غیر معمولی عظمت کی حامل تھیں۔ آپ 26 جنوری 1920ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد مکرم فضل محمد خاں صاحب شملوی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر 1915ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے صاحبزادے مکرم حسن محمد خان عارف صاحب نے اپنے آپ کو 1943ء میں وقف کے لئے پیش کیا اور تادمِ آخر وقف کو اس کی حقیقی روح کے ساتھ کماحقہ نبھایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو قادیان میں 313 درویشان میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ قادیان سے ہجرت کر کے ربوہ آئے۔ یہاں پر آپ نائب وکیل التجارت، فرقان فورس کے دفتر کے انچارج، وکیل الدیوان، وکیل التعلیم، وکیل الزراعت، وکیل المال، افسر امانت رہے اور آخر میں نائب وکیل التبشیر کے منصب پر فائز ہوئے جہاں آپ نے 30 سال تک اپنے جملہ فرائض بڑے احسن رنگ میں انجام دئے۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر کے دستِ راست اور خاص معتمدین میں سے تھے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع کے موصیان میں سے تھے اور اسی طرح تحریک جدید صف اول کے ابتدائی مجاہدین میں سے تھے۔

1953ء میں پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات برپا ہوئے تو آپ کو پابند سلاسل کیا گیا۔ اس طرح آپ کو اسیر راہِ مولا ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جب ایم اے عربی کلاسز کا اجرا ہوا تو آپ کو پہلے بیچ (batch) میں ایم اے عربی کرنے کا موقع ملا۔

آپ بہت ہی نافع الناس اور فیض رساں وجود تھے۔ آج سے نصف صدی قبل ربوہ میں ملازمت کے مواقع بہت کم تھے۔ میٹرک کے بعد جو طالب علم ملازمت کرنا چاہتے تھے اُن کے ہاتھ میں ہنر دینے کے لئے آپ نے اپنے گھر میں ٹائپنگ سکول کھولا۔ جس میں سینکڑوں نوجوانوں نے ٹائپنگ سیکھ کر بڑے شہروں میں اچھی ملازمتیں حاصل کیں۔

مرحوم بے خانماں اور بے سہارا لوگوں کی اپنا قیمتی وقت نکال کر مدد کرتے۔ حد درجہ ملنسار تھے جو ایک مرتبہ آپ سے ملتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔

آپ 1981ء میں کینیڈا تشریف لائے۔ اور آتے ہی دینی خدمات میں جُٹ گئے۔ آپ نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے دونوں حصوں کو خود سنبھالا۔ اردو حصہ بھی ہاتھ سے خود لکھتے اور انگریزی حصہ خود ٹائپ کرتے۔ اس وقت گزٹ کے لئے ابھی کیمپوٹر کا استعمال شروع نہیں ہوا تھا۔ بڑی محنت اور لگن سے قرآن کریم کی آیات، احادیث، ملفوظات کا خود انتخاب کرتے۔ اس وقت انگریزی ترجمے مرکز سے فوری طور پر دستیاب نہیں ہوتے تھے تو خاں صاحب خود بڑی محنت سے خلیفہ وقت کے خطبات کے انگریزی ترجمے کرتے۔ اور بار بار نظر ثانی کرتے جب تک اطمینان نہ ہو جاتا اس وقت تک گزٹ میں شامل نہ کرتے۔ ان کی محنت اور لگن سے گزٹ کو چار چاند لگ گئے۔ آپ انگریزی سے اردو اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔

یہاں ان کی ہمسائیگی میں بہت سے سکھ خاندان آباد تھے۔ انہوں نے ان کو مجبور کر کے مالٹن میں سکھوں کی کمیونٹی کا صدر بنادیا۔ صدر ہونے کے باوجود عجز وانکسار کا یہ عالم تھا کہ سکھوں کے اجلاس میں سکھوں کی میزوں پر فرداً فرداً خود چائے، سموسے، نمک پارے، جلیبی، برفی وغیرہ پیش کرتے۔ ان کے امیگریشن، سماجی، مالی اور بعض دیگر مسائل کو خود دفتروں میں جا کر حل کرواتے۔ ان کے لئے درخواستیں تیار کرتے، ان کے کاموں میں ترجمانی کے فرائض انجام دیتے۔ سکھوں کی کمیونٹی میں بے حد مقبول اور ہر دل عزیز تھے۔ سکھ حضرات بھی ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کی سالانہ تقریبات میں احمدیوں کو مدعو کرتے اور اس طرح تبلیغ کے مواقع پیدا کرتے۔

دارالقضاء کینیڈا کے ابتدائی قاضیوں میں سے تھے۔ اس خدمت کو انتہائی اعلیٰ رنگ میں نبھایا۔

خلیق، ملنسار، ہمدرد و خیر خواہ اور حد درجے کے مہمان نواز تھے۔ جو بھی ان کے گھر جاتا اس کی ضرور خاطر مدارت کرتے۔ خوش مزاج، بذلہ سنج تھے۔ باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ ہمہ وقت مسکراتا اور دمکتا ہوا چہرہ ہوتا۔ حافظہ بلا کا تھا۔ اسلامی تاریخ کا گہرا مطالعہ تھا۔ سلسلہ کی شاید کوئی کتاب ہو جو ان کے زیر مطالعہ نہ رہی ہو۔ علم دوست تھے۔ کوئی نہ کوئی کتاب اور رسالہ زیر مطالعہ رہتا۔ اخبار بینی کا بھی بے حد شوق تھا۔ ان کی ذاتی لائبریری گو مختصر تھی کیونکہ یہاں گھروں میں جگہ کم ہوتی ہے لیکن پھر بھی کتابوں کا انتخاب بہت عمدہ تھا۔ آپ ایک ادیب، انشا پرداز، مضمون نگار اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ بچوں کے لئے کتابیں تصنیف کیں جن میں حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئیاں، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے کفن کے متعلق اردو زبان میں موادنہ ہونے کے برابر تھا۔ چنانچہ آپ نے ''مقدس کفن'' تالیف کیا جو بہت مقبول ہوا۔ اسی طرح ''فنکشن''، جو ایک مختصر کتابچہ ہے اس کو بھی شہرت ملی۔

جب تک صحت نے اجازت دی آپ بڑی باقاعدگی سے مالٹن سے دو تین بسیں بدل کر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے مرکزی مسجد بیت الاسلام تشریف لاتے رہے۔ اور جمعہ کی نماز کے بعد ہفت روزہ لاہور کے پرچے لوگوں کو تقسیم کرتے۔ پھر لوگوں سے لئے ہوئے پیسے جمع کر کے محترم ثاقب زیروی صاحب کو بھجواتے۔ آپ علم دوستی اور رواداری کا ایک چلتا پھرتا نمونہ تھے۔

اپنی والدہ کا بڑی محبت سے ذکر کرتے تو ہچکی بندھ جاتی۔ اکثر صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتے۔ ان کے زمانہ میں شاید ہی کوئی پرچہ ہوگا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرقاۃ الیقین سے کوئی نہ کوئی ایمان افروز واقعہ اردو اور انگریزی میں شائع نہ ہوتا ہو۔ ان کے بیسیوں مضامین جماعت احمدیہ کے اخبارات، رسائل وجرائد اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کی زینت بن چکے ہیں۔ آپ 26 سال تک احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مدیر رہے۔ آپ کو احمدیہ گزٹ کینیڈا کا اعزازی مدیر ہونے کا شرف بھی حاصل رہا۔

عام طور پر بہت تیز چلتے تھے۔ خوش لباس اور خوش مزاج تھے۔ فن لطیفہ گوئی میں مہارت رکھتے اور مجلس کو زعفران بنا دیتے تھے۔ احساس ذمہ داری کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ فرض شناسی، وقت کی پابندی، کاموں میں نظم وضبط، خلیق، ملنسار، غریب پرور، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔

خلافت سے غیر معمولی والہانہ عشق تھا۔ امیر کی اطاعت اور فرمانبرداری آپ کے خون میں رچی بسی تھی۔ رازداری میں انتہائی قابل اعتماد تھے۔ غرباء اور ضرورت مندوں کی مدد اس طرح کرتے کہ دوسرے ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے۔ اپنے بچوں اور ان کے دوستوں سے شفقت سے پیش آتے تھے۔ اپنے اعزا واقارب سے حُسن سلوک روا رکھتے۔ کسی سے شکوہ نہ کرتے یہاں تک کہ اپنے بچوں سے بھی کبھی شکایت نہ کرتے۔

جب آپ بہت زیادہ علیل ہوگئے تو بعضوں نے کہا کہ انہیں سینئر ہوم میں منتقل کر دیا جائے تو ان کے بچوں نے شدید مخالفت کی کہ ہم کسی قیمت پر اپنے ابا کو سینئر ہوم میں نہیں رکھیں گے۔ تادمِ آخر ان کے بچے خدمت پر مامور رہے خاص طور آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم منصور احمد خاں صاحب عرف لالی اور بڑی صاحبزادی محترمہ یاسمین صاحبہ نے غیر معمولی طور پر لحہ بہ لحہ خدمت کی۔ اللہ ان سب کو جزائے جزیل دے۔

بالآخر علم وفضل کا شیدائی، عجز وانکسار کا پیکر، محبت وشفقت کا مجسم، نیک اور پارسا وجود 3 نومبر 2017ء کو اپنی بھرپور زندگی گزار کر 97 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ (سورۃ الرحمٰن 55:27-28)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 نومبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں ازراہِ شفقت آپ کی طویل دینی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

6 نومبر 2017ء کو نماز عشاء کے بعد مسجد بیت الاسلام کے احاطہ میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 7 نومبر کو نیشول قبرستان میں اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ اختر فیضی صاحبہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ اس موقع پر محترم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر دور دراز شہروں اور امریکہ سے آئے ہوئے دوستوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم جاوید احمد خان صاحب امریکہ، مکرم فرید عارف خاں صاحب وڈبرج، مکرم نصیر احمد خاں صاحب بریمپٹن، مکرم منصور احمد خاں صاحب مالٹن اور دو بیٹیاں محترمہ یاسمین خان صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالباسط صاحب مالٹن، محترمہ لبنیٰ خان صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد صاحب امریکہ اور ایک بھائی مکرم مسعود احمد خاں صاحب برلنگٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ کی وفات یقیناً ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے بالخصوص اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے بالعموم ایک گہرے صدمے کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ مکرم حسن محمد خاں عارف صاحب کی مغفرت فرمائے، اپنے قرب میں اعلیٰ جگہ دے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، اُن کی خوبیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ (آمین)

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اور تمام قارئین احمدیہ گزٹ مکرم حسن محمد خان عارف صاحب کے جملہ لواحقین اور اعزا واقارب کے غم میں شریک ہیں اور ان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف) ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب مرحوم، ہدایت اللہ ہادی، عبدالعزیز خلیفہ صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نسیم مہدی صاحب، ملک لال خاں صاحب، حسن محمد خاں عارف صاحب مرحوم، عبدالوکیل خلیفہ صاحب مرحوم
کھڑے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف) شفیق اللہ صاحب، نبیل احمد رانا صاحب، منصور مظفر صاحب، محمد اکرم یوسف صاحب، بشیر احمد ناصر صاحب
(برموقع دورہ کینیڈا جولائی 2004ء)

تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2017ء

اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں

(سورۃ البقرۃ 4:2)

مکرم نعیم احمد لکھن صاحب امیر مقامی وینکوور

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہفتہ کے روز 8 جولائی 2017ء کو دوسرے اجلاس کی دوسری تقریر مکرم نعیم احمد لکھن صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ البقرۃ کی آیت چار ''اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں خرچ کرتے ہیں۔'' کے پر موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں اردو میں ایمان افروز تقریر کی جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

(ایڈیٹر)

الٓمّٓO ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَO الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَO

(سورۃ البقرۃ 2:2-4)

سورۃ بقرہ کی ان ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی جو نشانیاں بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَO یعنی جو کچھ ہم اُنہیں رزق دیتے ہیں اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اور دوسری جزو اس (تقویٰ) کی مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ہیں جو کچھ دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ عام لوگ رزق سے مراد اشیاء خوردنی لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جو کچھ قویٰ کو دیا جاوے وہ بھی رزق ہے۔ علوم وفنون وغیرہ معارف حقائق عطا ہوتے ہیں یا جسمانی طور پر معاش مال میں فراخی ہو، رزق میں شامل ہے اور اخلاقِ فاضلہ بھی رزق ہی میں داخل ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کچھ ہم نے دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں، یعنی روٹی میں سے روٹی دیتے ہیں، علم میں سے علم اور اخلاق میں سے اخلاق۔''

(الحکم 10 اپریل 1901ء)

اسی طرح اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''لیکن ظاہر ہے کہ اگر مالی عبادت میں انسان صرف اسی قدر بجا لاوے کہ اپنے اموالِ محبوبہ مرغوبہ میں سے کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیوے تو یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ ماسویٰ سے بکلی دستبردار ہو جائے اور جو کچھ اُس کا ہے، اُس کا نہیں بلکہ خدا کا ہو جائے، یہاں تک کہ جان بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہو کیونکہ وہ بھی مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اُس کے قول مِمَّا رَزَقۡنَا سے صرف درہم و دینار نہیں بلکہ یہ بڑا وسیع لفظ ہے جس میں ہر ایک وہ نعمت داخل ہے جو انسان کو دی گئی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 139-140)

اسی مضمون کی مزید وضاحت تفسیر کبیر میں یوں ملتی ہے:

''محض اردو دان طبقہ میں یہ غلط خیال رائج ہے کہ رزق کے معنی صرف کھانے پینے کی چیزوں کے ہیں۔ حالانکہ رزق کے معنی بقدرِ ضرورت سامان مہیا کر دینے کے ہیں۔ بے شک انہی معنوں سے غذا کے معنی بھی پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ وہ بھی انسان کا ضروری حصہ ہیں۔ مگر وہ اصل معنی نہیں ہیں بلکہ بعد میں ضمناً پیدا ہو گئے ہیں۔ پس مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ بھی تم کو ہم نے دیا ہو، خواہ وہ علم ہو، عزت ہو، عقل ہو، مال ہو، دولت ہو اُس میں سے ایک حصہ تم کو خرچ کرنا چاہئے۔''

(تفسیر کبیر، جلد اول، صفحہ 121)

تفسیر کبیر میں ہی حضرت مصلح موعودؓ نے لفظ رزق کے ایک اور نہایت لطیف معنی یوں بیان فرمائے ہیں:

''اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مال خرچ کرنے پر گھبرانا عقل کے خلاف ہے کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کی نعمت کا نام رزق رکھا گیا ہے اور رزق اُس عطا کو کہتے ہیں جو جاری ہو اور جو ایک ہی دفعہ ختم نہ ہو جائے۔ پس رزق کا لفظ استعمال کر کے اس جگہ اشارہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو خرچ کرے گا اُس کا مال بڑھے گا کم نہ ہوگا۔''

(تفسیر کبیر، جلد اول، صفحہ 124)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تفسیر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسمانی تفسیر قرار دیا ہے، اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''فی زمانہ حال اِنفاق کا بڑا محل یہ ہے کہ اپنے حوصلوں کو وسیع کر کے اس الٰہی سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے واسطے مال و زر دیا جاوے۔ اُس وقت بھی جس نے مال و زر سے پیار نہ کیا اور دین کی خدمت میں اُسے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے صرف کیا وہی اعلیٰ مرتبہ پا گیا اور صدیق بنا۔ اب بھی جو کرے گا بنے گا اور خدا اُس کی محنت اور سعی کو ضائع نہ کرے گا۔''

(حقائق الفرقان، جلد اول، صفحہ 62-63)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے جو یہ تفسیر بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں خرچ کرنے کا بڑا موقع یہ ہے کہ جماعت کے لئے اپنا مال و زر دیا جائے، اس کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یوں ملتی ہے کہ:

''کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کے بشرطِ استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔''

(الحکم، 10 جولائی 1903ء)

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ مومنوں کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے ان سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تاہم قربانی کی نوعیت حالات کے تقاضوں کے تحت بدلتی رہتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے وقت میں اگرچہ مالی قربانی بھی درکار تھی مگر حالات کے تقاضوں کے مطابق جانی قربانی کی زیادہ اہمیت اور ضرورت تھی۔

مگر جیسا کہ ابھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد سماعت فرمایا ہمارے لئے اس عہد میں اللہ تعالیٰ نے یہ آسانی پیدا فرما دی ہے کہ ہم سے جانی قربانی کا ویسا مطالبہ نہیں ہے بلکہ اب مالی قربانیوں کے جہاد کا دور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تم میں سے ہر ایک جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے۔''

(الحکم 10 جولائی 1903ء)

اس دور میں مالی قربانی کے جہاد کی اہمیت کا اندازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان بابرکت الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم، صفحہ 497)

اسی طرح حضور علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں:

’’ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اُس کے لئے اب وقت ہے اب اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ ...

ہر شخص کا صدق اُس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد19، صفحہ 83)

پھر ایک اور موقعہ پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

’’یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 497)

’’میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صدہا روپیہ خرچ کریں اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خِسّت اور بخل کو نہ چھوڑے۔ ...

جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم، صفحہ 156)

مالی جہاد میں شمولیت کی تحریک کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں جماعت کے نام ایک اشتہار شائع فرمایا گویا یہ اشتہار ہر احمدی کے نام ایک کھلا خط ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

’’یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی بھی تحریر معمولی نہیں تھی مگر یہاں پیغام کی اہمیت کے پیشِ نظر حضور علیہ السلام نے خود فرمایا کہ اس تحریر کو معمولی نہ سمجھا جائے) بلکہ اُن لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا اُنہی سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ...

اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے۔ اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہء بیعت سے اُس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اُس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم، صفحہ 468-469)

اب خاکسار آپ کی خدمت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ایک ارشادات پیش کرتا ہے۔ ان اقتباسات سے یہ بات مزید واضح ہوتی ہے کہ اس دور میں مالی جہاد کے تقاضے کیا ہیں اور اس سلسلہ میں افرادِ جماعت کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔

1۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

’’اے عزیزو! ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہہ بیٹھے کہ چندہ! چندہ!! ہر وقت چندہ! ہم کہاں تک چندے دیتے جائیں کیونکہ یہ چندہ میں اپنے نفس کے لئے تم سے نہیں مانگتا بلکہ میں یہ چندہ تمہارے لئے ہی مانگتا ہوں تاکہ یہ رقم تمہارے لئے خدا کے خزانہ میں جمع رہے اور تمہاری اُس زندگی میں کام آئے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔‘‘ (انوار العلوم۔ جلد8، صفحہ6)

2۔ 4 مئی 1928ء کے خطبہ جمعہ میں آپؓ نے ارشاد فرمایا:

’’اس وقت میں پھر دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کون سا کام کرے اُسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم 1/10 حصہ اور زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گزارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کر لے اور اگر جائیداد کی آمدن پر ہے تو اس کی کر لے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور انہی لوگوں میں رکھا جائے گا جو ایفائے عہد کرتے ہیں۔‘‘

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد11، صفحہ 376)

3۔ خطبہ جمعہ 15 نومبر 1929ء میں آپؓ نے اسی مضمون کو یوں بیان فرمایا:

’’ہمیں ڈرنا نہیں چاہئے اور قربانی کے موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہئے کیونکہ ایمان کی آزمائش کا یہی معیار ہمارے پاس ہے۔ ہمارے ہاتھ میں تلوار تو ہے نہیں، یہی معیار ہے جس سے اخلاص کا پتہ لگ سکتا ہے۔‘‘ (خطباتِ محمودؓ۔ جلد12، صفحہ 198)

4۔ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خطبہء جمعہ 21 جولائی 1933ء میں آپؓ نے فرمایا:

’’میں ایک دفعہ حضور کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ ایک منی آرڈر آیا جس کے کوپن پر کچھ لکھا تھا۔ جسے پڑھ کر آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی جیسے جذبہ وفا کو دیکھ کر ایک رقّت سی طاری ہو جاتی ہے۔ پھر آپ نے بتایا یہ منی آرڈر منشی رستم علی صاحبؓ کا ہے۔ اور لکھا ہے کہ حضور کی تحریر مالی تکالیف کے متعلق پہنچی اور اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اُس نے ساتھ ہی میرے لئے اس میں حصہ لینے کا موقع بہم پہنچا دیا یعنی میری ترقی کا حکم آ گیا ہے۔ اُن کی تنخواہ 70 روپے کے قریب تھی اور ترقی ہونے پر ایک سو یا کچھ کم و بیش کا اُس میں اضافہ ہوا تھا۔

انہوں نے لکھا یہ اضافہ اور جتنے عرصہ کی بقایا ترقی ملی ہے وہ سب حضور کے لئے ہے وہ میں بھیجتا ہوں اور پہلی تنخواہ سے چندہ بھی بھیجتا رہوں گا۔‘‘ (خطباتِ محمودؓ۔ جلد14، صفحہ 178)

5۔ ایک موقعہ پر مالی قربانی کی تحریک کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا:

’’برادران! مجھ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض دوست چندے دیتے دیتے تھک گئے ہیں۔ میں ان دوستوں کی رائے بالکل غلط سمجھتا ہوں وہ جو تھک گیا وہ ہمارا دوست نہیں۔ ...

میں تو گھر کے خرچ کے لئے جو قرض لیتا ہوں اُس میں سے بھی چندہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں اگر ہم اپنی ضرورتوں کے لئے قرض لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے لئے قرض کیوں نہ لیں۔ حق یہی ہے کہ اگر ہم مالی قربانی جو سب سے ادنیٰ قربانی ہے، پوری طرح نہیں کر سکتے تو دوسری قربانیاں جو اس سے زیادہ ہیں کب کر سکیں گے۔‘‘

(انوار العلوم۔ جلد12، صفحہ 306)

(باقی صفحہ 34)

منشیات اور شراب نوشی: روحانی، طبعی اور سماجی تنزل

مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نائب امیر، نیشنل سیکرٹری تربیت وصدر مجلس انصار اللہ یو ایس اے

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے دن آخری اجلاس میں 8 جولائی 2017ء کو محترم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نے منشیات اور شراب نوشی کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اُس کے ہولناک نتائج پر انگریزی میں فکر انگیز خطاب فرمایا۔ اس اہم خطاب کا اردو ترجمہ نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب نے کیا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

اِس صورت حال کو ایک خطرناک اور پُر اسرار پُل سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ خطرہ اس لئے بھی زیادہ ہے کہ آپ اِس کے بارہ میں جانتے نہیں، اِس پُل پر آپ کی موٹر تباہ بھی ہوسکتی ہے، لوگ بیمار بھی ہوسکتے ہیں، پُرتشدد جھگڑے بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ اتنا خطرناک پُل ہے کہ گذشتہ سال اِس پُل پر تین ملین لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ہنوز آپ میں سے اکثر لوگ اس کے بارہ میں شاید جانتے ہی نہیں۔

یہ پُل دوشہروں کے درمیان ہے۔ ایک طرف اُمید کا شہر آباد ہے، جہاں آپ میں سے اکثر لوگ رہتے ہیں۔ اُمید کے اِس شہر میں لوگ اپنے خاندانوں کے ہمراہ خوش وخرم صحت مند زندگی گزار رہے ہیں جہاں ہمدردی اور رواداری جیسی اقدار پائی جاتی ہیں۔ پُل کے دوسری جانب مایوسی اور نا اُمیدی کا شہر ہے۔ جہاں خاندان ٹوٹ کر بکھر چکے ہیں، اُن کے چہروں پر مسکراہٹیں ہیں لیکن اُن کے دل بجھے ہوئے ہیں، وہ مشکلات سے دوچار ہیں، آہ وبکا کر رہے ہیں، مالی مشکلات میں گرفتار ہیں، بیماریوں میں گھرے ہوئے ہیں، آپس کے تعلقات نہیں ہیں اور سب سے اہم بات یہ کہ ایک خودغرض معاشرہ جنم لے چکا ہے۔

اب آپ شاید حیران ہوں کہ ایسے پُل پر کون جائے گا، ہمیں ایسے پُل کی ضرورت ہی کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس کے لئے سُنہری خواب دکھائے جاتے ہیں، مختلف قسم کے جھانسے دیئے جاتے ہیں کہ پُل سے انتہائی خوبصورت اور دلکش قدرتی مناظر دیکھے جاسکتے ہیں، غروب آفتاب کا حسین منظر دکھائی دیتا ہے، آبشاریں اور برف پوش پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آتی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب آپ پُل کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کے سب دوست وہاں نظر آتے ہیں، اب تک آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ یہ پُل منشیات اور شراب نوشی کا پُل ہے جو ہماری سوسائٹی کو تباہ وبرباد کر رہا ہے۔

میں محترم امیر صاحب کینیڈا کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اِس اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلوائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِس ادنیٰ خادم کو اِس موضوع پر کچھ کہنے کی دعوت دی۔ یہ سچ ہے کہ یہ مسئلہ امریکہ اور کینیڈا دونوں کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے۔

میں وقت کی مناسبت سے اِس وقت صرف شراب نوشی اور ماروانا (marijuana) کو اپنا موضوع گفتگو بناؤں گا۔ باقی تمام منشیات جیسے کوکین اور ہیروئن وغیرہ کا اِس سوسائٹی میں ایک دستور بن گیا ہے۔ جب کہ منشیات کے استعمال میں 80% شراب نوشی اور ماروانا شامل ہے۔ کیونکہ اِس کا استعمال رواج کے بجائے عزت افزائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ کوئی بھی تجارتی ڈنر پارٹی شراب کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جاتی۔ ہائی سکول کے تجربات میں سے ایک اہم تجربہ ماروانا (marijuana) کا کش ہے۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ نئے دور کے اسلوب ہیں۔ میں آپ کے سامنے اعداد وشمار پیش نہیں کر رہا لیکن میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ میں نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں 25,000 مریضوں کا علاج کیا ہے۔ اِن میں بہت سے منشیات کا شکار تھے۔ آیئے اِس تعداد کو کم کریں۔

ایسا ہی ایک مریض جو 60 سال کا تھا، بااختیار عہدہ پر کام کرتا تھا، لاکھوں ڈالر آمدنی تھی، اُسے شراب کی لت پڑ گئی اور اس سے پہلے کہ اُسے احساس ہوتا وہ شراب کا عادی ہوچکا تھا۔ گھر اور دفتر میں لڑنے جھگڑنے لگا، مار پیٹ تک نوبت آ گئی۔ لوگوں نے علاج معالجہ کا مشورہ دیا، اُس نے علاج کروایا۔ لیکن اِس دوران ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ دوسری ملازمت بھی مل گئی اور نشہ کرنا بھی چھوڑ دیا لیکن کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی، یہ منشیات بھی زہر کی طرح ہوتے ہیں، ان کا اثر نہیں جاتا۔ دوسال بعد اُس کا بیٹا جو ابھی بچہ تھا بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر نے مرض کی تشخیص کے لئے سوال وجواب کے دوران اندازہ لگایا کہ بچے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اُس نے بچے سے سوال کیا کہ ’’تمہارا سب سے بڑا خوف کیا ہے؟‘‘ بچے نے جواب دیا کہ میرا سب سے بڑا خوف یہ ہے کہ میرا باپ نشہ میں دُھت گھر آئے گا اور مجھے بیلٹ سے مارے گا۔ اُس کے بعد کیا ہوا، پولیس نے اُس بااختیار شخص کو خاندان سے الگ کر دیا۔ اُس کی ملازمت کا پیشہ ورانہ لائسنس منسوخ ہو گیا اور مجھے اِس تمام واقعہ کا پتہ اُس وقت لگا جب اُس کی ٹانگ پر چوٹ لگ گئی جس کا مناسب علاج نہ ہوسکا اور اُسے ہسپتال جانا پڑا جہاں اُس نے اپنی ٹانگ بھی کھودی۔ یہ نئے اسلوب نہیں ہیں، یہ پُل ہمیں ہلاک کر رہا ہے، معاشرہ تباہی وبربادی کے دہانے پر کھڑا ہے۔

آپ شاید یہ سوچیں کہ یہ اکّا دُکّا دکھ بھری داستانیں ہیں لیکن یہ درست نہیں۔ گذشتہ سال میرے وطن امریکہ میں 80,000 لوگ شراب نوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہوئے۔ اِس تعداد کو درج ذیل تناظر میں دیکھیں کہ ہم نے ویت نام کی 20 سالہ جنگ میں اتنے امریکن نہیں کھوئے جتنے ایک سال میں شراب نوشی کی وجہ سے ضائع کر دئے۔ ویتنام میں ہم نے 20 سال میں 58,000 جانیں ضائع کی تھیں۔ یہاں کینیڈا میں گذشتہ سال ہم نے 5,000 جانیں شراب نوشی کی نذر کر دیں۔ ستمبر 2011ء سے لے کر اب تک (اِس میں وہ بدقسمت بھی شامل ہیں جو ستمبر 2011ء کے واقعہ میں مارے گئے) اتنے کینیڈین اور امریکن دہشت گردی کا نشانہ نہیں بنے جتنے ایک سال میں شراب نوشی کا شکار ہوئے۔ یہ

سالانہ اعداد و شمار ہیں جو بڑے واضح پیغام دیتے ہیں۔

اِس پُل کا نقصان یہ ہے کہ یہ انتہائی پُراسرار ہے، لاتعداد خاندان تباہ ہوجاتے ہیں، بچوں کو مارا پیٹا جاتا ہے، خواتین پر تشدد ہوتا ہے، جنسی امراض پھیلتی ہیں، لوگ دیوالیہ ہوجاتے ہیں، لوگ نشہ کی حالت میں موٹر چلاتے ہیں اور حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والی دکھ بھری داستان ہے۔

اِسی طرح ماروانا (marijuana) کا مسئلہ ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ماروانا (marijuana) کے استعمال میں کوئی خطرہ نہیں۔ یہ قانوناً جائز ہے لیکن قانوناً جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں اِس کا استعمال خطرہ سے خالی ہے، شراب نوشی بھی قانوناً جائز ہے۔ مارچ 2014ء میں ایک ایسا 19 سالہ نوجوان جو منشیات سے پاک تھا اپنے دوستوں کے ہمراہ کیلوریڈو گیا، کیلوریڈو امریکہ کی ایک ایسی ریاست ہے جہاں ماروانا (marijuana) کا استعمال اب قانوناً جائز ہے۔ شام کو اُس نے ایک بسکٹ کھایا جس میں ماروانا (marijuana) ملی ہوئی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ اب منشیات کھانے کی اشیاء میں بھی دستیاب ہیں جیسے بسکٹ اور کیک وغیرہ میں ملا کر استعمال کی جاتی ہیں۔ اِس نوجوان نے بسکٹ کا چھٹا حصہ کھایا اور آدھ گھنٹہ تک اُسے کوئی اثر نہ ہوا تو اُس نے باقی بسکٹ بھی کھالیا، اُسے نیند آ گئی چھ گھنٹے بعد جب اُس کی آنکھ کھلی تو اُسے پسینے آرہے تھے اور وہ کانپ رہا تھا اُس کی حرکتیں بے تکی تھیں، وہ کسی بھیڑیا کی طرح باتیں کر رہا تھا، دوستوں نے اُسے بہلانے کی کوشش کی لیکن اُس کی حرکتیں بند نہ ہوئیں، اُس نے خوف اور وسوسوں کے باعث چیخنا، چلاّنا شروع کر دیا، ہوٹل کے دروازہ سے باہر بھاگا اور چوتھی منزل سے چھلانگ لگا کر اپنی جان دے دی۔ یہ لوگ ہمیں بتاتے ہیں کہ ماروانا (marijuana) کے استعمال میں کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن جب نوجوان کی لاش کا معائنہ کیا گیا تو اُنہیں پتہ چلا کہ اُس میں ماروانا (marijuana) کے علاوہ کسی اور نشہ کا نشان بھی نہیں ہے۔

شاید آپ سوچتے ہوں کہ یہ ایک اور کہانی ہے اور اِس پر توجہ نہ دیں، لیکن یہ ایک کہانی نہیں، اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ماروانا (marijuana) استعمال کرنے والے 10% لوگ اِس کے عادی ہوجاتے ہیں اگر وہ اُسے ترک کرنے کے بارہ میں سوچیں تو وہ بھی خطرہ سے خالی نہیں، لہٰذا اِسے ترک کرنا ممکن نہیں۔ آپ اُنہیں بتا سکتے ہیں کہ ماروانا (marijuana) کا استعمال نقصان دہ ہے، اِس سے یادداشت پر اثر پڑ سکتا ہے، لوگ شدید دماغی خلل اور دیوانگی کا شکار ہوجاتے ہیں، نفسیاتی بیماریاں بڑی تیزی سے پھیل سکتی ہیں۔ دل کی دھڑکن خطرناک حد تک تیز ہوجاتی ہے، ماروانا (marijuana) کے استعمال کے بعد دل کے دورہ سے لوگ موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ شراب نوشی کرنے والے 20% لوگ اور ماروانا (marijuana) استعمال کرنے والے 10% لوگ اِس کے عادی ہوجاتے ہیں۔

اب اُس پُل کے بارہ میں سوچیں جہاں سے آپ کو غروب آفتاب کے حسین مناظر کے خواب دکھائے جاتے ہیں اور ساتھ ہی پُل سے گرنے کے 20% امکانات کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔ کیا آپ اب بھی غروب آفتاب کا نظارہ کرنا پسند کریں گے؟

یہ ایک وقتی تفریح ہے جس کے نتائج مستقل نوعیت کے ہیں لیکن ہماری سوسائٹی کا 70% سے 80% حصہ اِسی پُل پر ہے۔ ہمارے نوجوان، ہمارے طلبہ، ہمارے پیشہ وراحباب، ہماری بچیاں سب اِس دباؤ کا شکار ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ اِس کے بغیر وہ کیسے اِس سوسائٹی کا حصہ بن سکتے ہیں؟ کیسے کینیڈین کہلا سکتے ہیں؟ کیسے امریکن کہلا سکتے ہیں؟

میرے علم کے مطابق کینیڈین کہلانے کے لئے چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈم ’حقوق اور آزادی کا قانون‘ کی کوئی شق ہمیں شراب نوشی کے لئے مجبور نہیں کرتی۔

خوب محنت کریں۔ حب الوطنی کا مظاہرہ کریں۔ سائنسی ترقیات حاصل کریں۔ مگر بہتر پُل تعمیر کریں اور یہ طریقہ ہے کینیڈین بننے کا! لیکن اِس پُل پر حیرت انگیز حد تک انتشار بھی ہے۔

جس سوسائٹی میں ہم رہتے ہیں وہاں درحقیقت قدم قدم پر حفاظتی تدابیر مسلط ہیں۔ آپ کسی تعمیری علاقہ میں جاتے ہیں تو حفاظتی ہیٹ پہنتے ہیں۔ کار میں بیٹھتے ہیں تو حفاظتی بیلٹ باندھتے ہیں۔ آپ کسی گھر میں جاتے ہیں تو وہاں حفاظتی الارم موجود ہے۔ ہمارے کام کی جگہ پر حفاظتی ہدایت نامہ موجود ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس حفاظتی پِن (saftey pins) بھی ہیں۔ لیکن اِسی سوسائٹی میں ہزاروں لوگ منشیات کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ یہ تو پاگل پن ہے کہ ہم اِسے قانوناً جائز قرار دیتے ہیں۔ اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں کہ وہی والدین جو اپنے بچے کو سیٹ بیلٹ کے بغیر گاڑی میں بیٹھنے نہیں دیتے، اپنے 14 سالہ بچے / بچی کو شراب نوشی کی اجازت دے دیتے ہیں، یہی وہ عمر ہے جہاں سے اِس کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ وہی سوسائٹی جو کزن سے شادی کو ناپسندیدہ قرار دیتی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ ایسا کرنا مضرِ صحت ہے، وہ شراب نوشی کی اجازت دیتی ہے، جس سے ہر سال دنیا میں 3 ملین لوگ مر جاتے ہیں۔ مرنے والوں کی یہ تعداد کینسر اور ایڈز سے مرنے والوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہے۔ وہی سیاستدان جو گھریلو جھگڑوں کو قطعاً ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں دوسرے ہی سانس میں اپنی پسندیدہ شراب کے بارہ میں بتاتے ہیں، اُسی شراب کے بارہ میں جو گھریلو جھگڑوں کی بنیاد ہوتی ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ ہمارے نوجوان بھی ماحول سے متاثر ہوتے ہیں، پُل میں بلا کی کشش نظر آتی ہے، وہ سوچتے ہیں کہ زندگی میں تجربہ کے لئے ہمیں بھی ایک بار آزمانا چاہئے۔ اِس پُل کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ ہمیں مایوسیوں کے شہر کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ بات اُنہیں وہاں پہنچنے کے بعد پتہ چلتی ہے۔ بہت سے یہ سوچتے ہیں کہ میں وہاں جاؤں گا غروب آفتاب کا منظر دیکھ کر واپس آجاؤں گا۔ وہ کئی بار ایسا کرتے بھی ہیں۔ لیکن انجام کار ایسا نہیں ہوتا۔ آپ بار بار اُس پُل پر جاتے ہیں یہاں تک کہ آپ مایوسی کے اُس شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور یہ بہت مشکل کام ہے کہ آپ وہاں سے واپس لوٹ آئیں، میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ مایوسیوں کے اُس شہر سے بہت کم لوگ واپس لوٹ کر آتے ہیں۔

لہٰذا ہمارے نوجوان بھی بدحواسیوں کا شکار ہیں۔ ہمیں اُن سے بلا تکلف گفتگو کرنی چاہئے۔ نوجوان ماروانا (marijuana) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ وہ حرام نہیں ہے۔

میں نے یہ سب باتیں سُن رکھی ہیں۔ شراب کے بارہ میں وہ پوچھتے ہیں کہ کیا میں تھوڑی سی پی سکتا ہوں، مجھے اِس سے نشہ نہیں ہوتا؟ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ کیا میں لائٹ بئیر پی سکتا ہوں؟ آنحضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر کسی چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے تو کم مقدار بھی ناجائز ہے۔ ہمارے نوجوان پوچھتے ہیں کہ کیا میں ہر شام وائن کا ایک گلاس پی سکتا ہوں؟

میں نے سُنا ہے کہ اِس سے دماغ کی گتھیاں سُلجھ جاتی ہیں اور یہ صحت کے لئے بھی مفید ہوتی ہے۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ روزانہ ایک میل دوڑ لگانے سے صحت زیادہ بہتر ہوسکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے شراب پینے سے منع فرمایا اور اِسے امّ الخبائث قرار دیا۔

یہ میرا خیال نہیں بلکہ آپ کے ایمان کا جزو ہے۔ پھر یہ نوجوان پوچھتے ہیں کہ کیا شراب نوشی کے کچھ فائدے نہیں ہیں؟ ہاں پُل سے منظر بہت بھلا دکھائی دیتا ہے لیکن کیا آپ اُس کی قیمت

چُکانے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے۔

''وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے اُن دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) اُن کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔'' (سورۃ بقرۃ 2:220)

اِس پُل پر جانے کا ٹول آپ برداشت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا آپ وہاں جانا پسند نہیں کریں گے۔

ماروانا (marijuana) کے بارہ میں یہ نوجوان کہتے ہیں کہ یہ تو حرام بھی نہیں حالانکہ یہ حدیث بار بار بیان کی جاتی ہے مختلف کتابوں میں درج ہے کہ ''تمام نشہ آور اشیاء حرام ہیں'' لیکن یہ کیوں حرام ہے یہ تو نقصان دہ بھی نہیں؟ جواباً میں اُنہیں کیلوریڈو (Colorado) کے اعداد و شمار پیش کرتا ہوں۔ ماروانا کے استعمال کو قانونی حیثیت دینے کے بعد سے ہسپتالوں میں اُس سے متاثرہ مریضوں کی تعداد چارگنا بڑھ گئی ہے اور نفسیاتی معائنہ کی تعداد پانچ گنا بڑھ گئی ہے۔ آپ اِسے کیسے محفوظ کہہ سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

''ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجہ، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 70-71)

پھر حقہ اور شیشہ کا سوال اُٹھایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک خلیفہ عطا کیا ہے جس کی نظر ہمیشہ ہمارے تربیتی پہلوؤں پر وقت سے پہلے ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 17 جنوری 2014ء میں اِس طرف توجہ دلوائی اور حقہ اور شیشہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''مجھے پتہ لگا ہے کہ یہاں ہمارے بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یہ شیشہ استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس میں نشہ نہیں ہے یا کبھی کبھی استعمال کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ کبھی کبھی کا جو استعمال ہے ایک وقت آئے گا جب آپ بڑے نشوں میں ملوث ہو جائیں گے اور پھر اُس سے پیچھے ہٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 فروری 2017ء، صفحہ 7)

یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ ہم اپنی صحت، جان اور خاندان کا نذرانہ دے کر اُن میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔

ہمارے مذہب نے ہمیں انتہائی مستحکم مقام پر کھڑا کیا ہے۔

آپ سب نے اِس تنبیہ کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ تمام مذاہب شراب نوشی سے منع کرتے ہیں کوئی مذہب یہ نہیں کہتا کہ نشے میں دھت ہو جائیں۔ کچھ استثناء ضرور ہیں لیکن اسلام اِس کی سختی سے ممانعت کرتا ہے اور واضح طور پر حکم دیتا ہے کہ اُس پُل پر نہ جائیں جس پر کوئی یوٹرن نہیں۔

کیا یہ فخر کی بات نہیں کہ ہمارے دین نے ہمیں پندرہ سو سال پہلے اِن منشیات کے نقصانات کے بارہ میں باخبر کر دیا تھا یقین جانیئے کہ میں ماروانا (marijuana) کو قانوناً جائز قرار دینے کے تنازعہ کو بخوبی جانتا ہوں، ذرائع ابلاغ میں کیا کہا جا رہا ہے، سیاستدان اس کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ اگر شراب قانوناً جائز ہے تو ماروانا (marijuana) کو کیوں جائز قرار نہیں دیا جاتا۔ اُن کے لئے یہ ٹھیک ہو سکتا ہے مگر ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، اسلام کی رو سے یہ دونوں ممنوع ہیں، دونوں نقصان دہ ہیں۔ ہمیں اپنا موقف بدلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سیلاب کہیں رُکنے والا نہیں۔ وہ ایک دوسری بحث میں اُلجھے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے گھر بیٹھ کر جو چاہیں کریں اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں اور یہ ایک آزاد دنیا ہے، یہ سب دنیاوی باتیں ہیں ہمیں دنیا سے کوئی غرض نہیں ہمارا ایک دین ہے، ہم ایک خلیفہ کی اطاعت کرتے ہیں، ہم ایک خاندان ہیں، ہم اُمید کے شہر میں رہتے ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے بچے اُس پُل پر جائیں، مایوسی کے اُس شہر میں جائیں۔ میں نے اُس شہر میں رہنے والوں کو دیکھا ہے۔ یقین کیجئے آپ وہاں جانا پسند نہیں کریں گے!

مایوسی کے اِس شہر کا سب سے بڑا مسئلہ خود غرضی ہے۔ تمام دوست جو آج اِس راستہ پر آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، ساتھ دیتے ہیں اور اپنی جیب سے آپ کے لئے خرچ کرتے ہیں، وہ زبوں حالی میں آپ کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں اُس وقت کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہوتا۔

میں نے ہسپتال کے کمرہ میں شراب میں دھت کسی شخص کے ساتھ کبھی اُس کے دوستوں کو نہیں دیکھا۔ اِس جلسہ میں بیٹھے ہوئے دوسرے ڈاکٹر میری اس بات کی تصدیق کریں گے۔ ہم نے منشیات میں مبتلا مریضوں کو دیکھا ہے جب وہ ہسپتال میں مرنے والے ہوتے ہیں تو اُن کے آس پاس اُن کے یار دوست نہیں ہوتے۔ سوسائٹی بھی اُن کی پرواہ نہیں کرتی۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر اور نرسیں بھی اُنہیں نظر انداز کرتی ہیں۔ مریض تکلیف سے کراہ رہا ہوتا ہے اور عملہ اُس کی طرف اِس لئے توجہ نہیں دیتا کہ اُسے نشہ کی علّت ہے۔ آپ ایسے نظارہ کی تاب نہیں لا سکتے، ذرا سوچئے ایسے میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ہم اُمید کے اِس خوبصورت شہر میں رہنا چاہتے ہیں۔ ہم کوئی ایسی شے استعمال نہیں کرنا چاہتے جو ہمارے دماغ میں خلل ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے اور بُرے میں تمیز کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ انسان اور جانور میں یہی فرق ہے اور یاد رکھیں کہ مایوسیوں کے شہر میں انسانوں کے لئے کچھ بھی اچھا نہیں ہے، ذرا سوچئے آپ محض اُن لوگوں میں شامل ہونے کے لئے ایسی چیز کیوں استعمال کریں گے۔

ہماری تعلیم انتہائی خوبصورت ہے یہ لوگوں کو ہراساں نہیں کرتی، صرف سزا کی بات نہیں کرتی، یہ تقویت بخشتی ہے، اِس مسئلہ کا حل بھی ہماری تعلیم میں موجود ہے۔ ایک شخص ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ مجھ میں تین برائیاں ہیں لیکن اتنی قوت ارادی نہیں کہ تینوں کو ایک ساتھ چھوڑ دوں۔ میں جھوٹ بھی بولتا ہوں، زنا بھی کرتا ہوں اور شراب بھی پیتا ہوں۔ اگر آپؐ مجھے فرمائیں کہ میں اِن میں سے ایک چھوڑ دوں تو میں کون سی برائی چھوڑوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ کچھ دنوں کے بعد وہ شخص واپس آیا اور بولا یا رسولؐ اللہ میں نے تینوں برائیوں سے نجات حاصل کر لی ہے کیونکہ جب بھی میں زنا کے قریب جاتا یا جب میں جھوٹ بولنے لگتا تو مجھے خیال آتا کہ اگر رسولؐ خدا مجھ سے پوچھیں گے تو میں جھوٹ نہیں بول سکوں گا۔ لہٰذا میں اُن کے قریب نہیں گیا۔ اس طرح صرف ایک نصیحت پر عمل کرنے سے وہ تمام برائیوں سے نجات پا گیا۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! ہمیں اپنے بارہ میں خود سچائی سے کام لینا چاہئے اور اپنے بارہ میں غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اِس تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے اگر آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ نوجوانوں کے لئے بڑی اچھی تقریر تھی، تو یقین کیجئے آپ نے اِس کے مرکزی نقطہ کو کھو دیا۔ یہ صرف نوجوانوں کے لئے نہیں، بلکہ ہم سب کے لئے ہے۔ ہم سب اکٹھے مل کر امید کے شہر میں رہتے ہیں، یہاں کوئی مقابلہ کی صورت نہیں ہے۔ امامِ وقت ہمیں بار بار نصائح فرماتے ہیں اور ہم ہر بار اُنہیں بھلا دیتے ہیں۔ اب وقت ہے کہ ہم اِن ارشادات پر دوبارہ توجہ کریں۔

ہمیں من حیث القوم اپنے بارہ میں غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ جب ہم پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ (Prince Edward Island) سے پُل عبور کرکے کینیڈا کی طرف آتے ہیں تو 46 ڈالر ٹول ٹیکس دیتے ہیں اور سب لوگ جن میں سیاستدان، کینیڈین اور عوام شامل ہیں اِس پر احتجاج بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ ذرا سوچیں آپ کے بچے پُل سے گر رہے ہیں، اپنے بارہ میں سچائی سے کام لیں، ٹھنڈے دل سے سوچیں، ایک لمحہ کے لئے سیاست اور اگلے انتخابات کا خیال دل سے نکال کر سوچیں، میں بصد احترام آپ کی بھلائی کے لئے اپنی وہ اقدار آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ اسلام زبردستی نہیں کرتا بلکہ چھوٹ دیتا ہے۔

ہمیں اپنے بارہ میں سچائی سے کام لینا چاہئے اور اپنے بارہ میں غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے، ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میرا بچہ کبھی شراب نوشی نہیں کرسکتا، میری بیٹی کبھی ماروانا (marijuana) کے قریب نہیں جائے گی۔ میرا بیٹا ایسا نہیں کرسکتا۔ اِس بات کی ضمانت ہمیں کہاں سے ملی؟ ہمیں سچائی سے کام لینا چاہئے، ہم ایسے ماحول میں رہتے ہیں جہاں غلطیاں ہو جاتی ہیں، ہمارے بچے منشیات استعمال کرتے ہیں، اِس وجہ سے نہیں کہ وہ بُرے ہیں بلکہ اِس لئے کہ وہ انسان ہیں۔ یہ پُل لالچ دلاتا ہے۔ یہ بچے سکولوں اور کالجوں میں جاتے ہیں، جب وہ مدد کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں تو ہمیں سچائی کو قبول کر لینا چاہئے۔ جب وہ ہمارے پاس آکر اپنی غلطی کا اعتراف کرتے اور ہم سے معافی مانگتے ہیں تو یہ موقعہ نہیں کہ آپ اُن پر برہم ہوں اور یہ کہیں کہ "ہمیں شرمندہ کر دیا، خاندان میں ہماری ناک کٹوا دی" کیا اسلام یہ نہیں سکھاتا کہ:

"ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور رحم پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں۔"

(سورۃ البلد 18:90)

لہٰذا آپ بھی ایسے موقع پر اُن کے ساتھ حُسن سلوک اور نرم دلی سے پیش آئیں، وہ آپ کی مدد چاہتے ہیں۔

کسی دوسرے کے بیٹے کے بارہ میں افواہ اُڑانا بہت آسان ہے۔ کسی دوسرے کی بیٹی پر تبصرہ کرنا بہت آسان ہے لیکن اِس بات کی کیا ضمانت ہے کہ کل آپ کے بیٹے یا بیٹی کی باری آجائے؟ کیا قران کریم یہ نہیں کہتا:

"ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کے لئے"

(سورۃ الھمزہ 2:104)

دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں۔ اُن کی غلطیوں کی پردہ پوشی کریں۔ دوسروں کی کمزوریاں سامنے لانا ہمارا کام نہیں ہے۔

اور مجھ جیسے لوگ جنہیں جماعت میں عہدیدار کی حیثیت سے خدمت کا موقع رہا ہے، میں انتہائی احترام سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں بھی اپنے بارہ میں سچائی سے کام لینے کی ضرورت ہے، بعض اوقات ہمارا رویّہ سخت ہو جاتا ہے، ہم خود فیصلے کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہم مسئلہ کا حل نکالنا چاہتے ہیں، ہم لوگوں کو مسجد آنے پر پابندی لگا دیتے ہیں، یہ ہمارا کام نہیں کہ کسی کو مسجد آنے سے روکیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو خود سے الگ نہیں کرنا چاہئے، یہ ہمارے بچے ہیں، یہ ہمارے جسم کا حصہ ہیں، یہ ہماری روحانی جماعت کے افراد ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میرا کوئی مرید شراب کے نشے میں مخمور کسی گلی کی نالی میں پڑا ہو تو میں بڑی شفقت سے اس کا منہ صاف کروں اور اسے کندھے پر اٹھا کر اپنے گھر لے آؤں۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ۔ جلد 9، صفحہ 198)

میرے عزیز بہنو اور بھائیو ہماری کامیابی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے۔ اِس موقعہ پر آپ نے نعرے لگانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اپنی قوت کو ضائع نہ کریں بلکہ اِسے یہ سوچنے پر صرف کریں کہ ہم منشیات کے خلاف جنگ میں کیا کرسکتے ہیں، بعض اوقات نعروں کے دوران ہم اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں۔ ہمارے خلیفہ نے ہم پر ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ اسلام نے بہت سی جنگیں جیتی ہیں۔ غیر مسلم مورخین نے ابتدائی اسلامی جنگوں کے بارہ میں لکھا ہے جب کفار کے لشکر مسلمانوں کی نسبت تین چار پانچ اور سات گنا زیادہ ہوتے تھے تو کچھ مورخین نے مسلمانوں کی فتوحات کی وجہ یہ بتائی ہے کہ کفار صبح کے وقت نشہ کی حالت میں ہوتے تھے۔ یہ کس حد تک سچ ہے اِس تفصیل میں جائے بغیر ہمیں آج منشیات کے خلاف یہ جنگ لازماً جیتنی ہے کیونکہ یہی جماعت احمدیہ کا طُرّہ امتیاز ہے۔ ہم اِس موضوع پر اِس لئے گفتگو نہیں کر رہے کہ کوئی وبائی مرض پھیل رہی ہے۔ ہم اِس لئے گفتگو کر رہے ہیں کہ اِس نشہ کو روکنا ہی ہماری عظمت ہے۔

یہ جنگ کیسے جیتی جائے گی؟ اگر یہاں ایک بھی ایسا شخص ہے جو اِس پُل پر گیا ہو تو وہ جانتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں ہر ایسے شخص کے ساتھ خلوص دل سے گفتگو کر رہا ہوں، براہ مہربانی اپنے بارہ میں خود سچائی سے کام لیں۔ یہ چیزیں خطرے سے خالی نہیں ہیں، یہ حلال نہیں ہیں، اگر یہ قانوناً جائز ہے تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اِن کے استعمال سے کوئی خطرہ نہیں اور چونکہ یہ قانون کے دائرہ میں ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام اِس کی اجازت دیتا ہے۔ قانون سور کے گوشت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے، کیا آپ اُسے کھائیں گے؟ آپ اِس بارہ میں بخوبی جانتے ہیں اور یہ نہ بھولیں کہ ایک اور پُل بھی ہے۔

"یقیناً ہماری ہی طرف اُن کا لوٹنا ہے۔"

(سورۃ الغاشیہ 26:88)

ہمیں یومِ حساب سے گزرنا ہے اور اُس پُل کو بھی عبور کرنا اور اپنے خالق سے ملنا ہے براہ مہربانی اپنے بارہ میں غلط بیانی سے کام مت لیں، اپنے والدین سے غلط بیانی نہ کریں۔ میں ایسے باپوں کو جانتا ہوں جو صبح 4 بجے 20 ڈگری فارن ہیٹ میں ٹیکسی چلاتے ہیں تاکہ آپ سکول جائیں۔ آپ جانتے ہیں، میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ایسی مائیں ہیں جو اِس وقت سُن رہی ہیں جو آپ سے پہلے بیدار ہو کر آپ کا ناشتہ بناتی ہیں تاکہ آپ سکول جاسکیں۔ اِن والدین نے اپنی زندگی میں بہت سے مشکل پُل عبور کئے ہیں تاکہ آپ کسی مقام پر پہنچ سکیں۔ اُن کے خواب چکنا چور نہ کریں، اُن کی فرمانبرداری کریں، اُن سے معافی مانگیں۔ یقین رکھیں وہ آپ کو معاف کر دیں گے۔ وہ مجھ سے زیادہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔ اپنا سینہ و دل صاف کریں۔ آپ ایک خطرناک پُل پر ہیں۔ جس کے ایک طرف آپ کا خاندان ہے، آپ کی جماعت ہے، خلیفۃ المسیح ہیں۔ اِس طرف خوشیاں ہیں۔ اُمید کا شہر ہے۔ دوسری طرف تنہائی ہے، اداسیاں ہیں، مشینیں ہیں، جہاں آپ صرف ایک عدد سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کی موت کے ساتھ ہی ایک نیا باب کھل جاتا ہے۔ انتخاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم آپ کو مجبور نہیں کرسکتے۔ ہم آپ کو چھڑی سے مار نہیں سکتے، ہم آپ کی خواہشات کا احترام کریں گے۔ اگر آپ کا دوست دوبارہ آپ کو اِس راستہ کی طرف بلائے تو آپ اُسے کہیں کہ میرے دوست میں نے اپنی راہیں بدل لی ہیں اور میں یہ نقصان دہ مواد استعمال نہیں کروں گا۔ اور اگر وہ اصرار کرے تو شاید آپ کو اُسے سیدھے راستے پر لانے کی ضرورت ہے۔ اور یہی آپ کو کرنا بھی چاہئے۔

آپ فخر سے اُمید کے شہر میں رہنے کے لئے پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا اُس پُل سے کوئی تعلق نہیں۔

استغفار کی اہمیت اور برکات

مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں حضرت ہود علیہ السلام کی زبان سے استغفار کرنے کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ۔

وَیٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّ یَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ○ (سورۃ ھود 53:11)

ترجمہ: اور اے میری قوم! اپنے ربّ سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ وہ تم پر لگاتار مینہ برساتے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور جرموں کا ارتکاب کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر نہ چلے جاؤ۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے استغفار کرنے کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ:

فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ط اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا○ یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ○ وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ط ○

(سورۃ نوح 71: 11-13)

اور مَیں نے ان سے کہا اپنے ربّ سے استغفار کرو، وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو گے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا۔ اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

وَّ اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ○ (سورۃ ھود 11: 4)

ترجمہ: نیز یہ کہ تم اپنے ربّ سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامانِ معیشت عطا کرے گا۔

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ لَزِمَ الۡاِسۡتِغۡفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنۡ کُلِّ ضِیۡقٍ مَّخۡرَجًا وَّ مِنۡ کُلِّ ہَمٍّ فَرَجًا وَّ رَزَقَہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔

(سنن ابو داؤد۔ ابواب الوتر، باب فی الاستغفار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر وقت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی کے وقت اس کے نکلنے کے لئے ایک راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر غم سے نجات دیتا ہے۔ اور اسے اس راہ سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہ کر سکے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا۔ یہی وہ امر ہے جس کو قرآنِ کریم دوسرے لفظوں میں استغفار سے موسوم کرتا ہے۔ (نور القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 357)

پھر فرمایا: کہ ہر گند سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے، اس کے قرب کو پانے کے لئے، اپنے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

پھر ایک شخص نے قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی کہ میرا قرض بہت ہے دعا کریں اتر جائے۔ .... تو آپؑ نے فرمایا:

''استغفار بہت پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے، نیز استغفار کلیدِ ترقیات ہے۔''

(ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 442)

تو فرمایا تمہاری ہر قسم کی ترقی کے لئے اور قرضوں سے بچنے کے لئے، پریشانیاں دور ہونے کے لئے استغفار ہی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ غور کر کے سمجھ کر پڑھو صرف رٹے ہوئے الفاظ نہ دہراتے چلے جاؤ اور پھر ساتھ اپنے اندر جو برائیاں ہیں ان کا بھی جائزہ لیتے رہو اور محاسبہ کرتے رہو اور ان سے بھی بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ ترقی کے دروازے تم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور! میرے لئے دعا کریں میرے اولاد ہو جائے، آپؑ نے فرمایا: ''استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔'' (ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 444)

تو بہت سے لوگ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا لکھتے رہتے ہیں اولاد کے لئے بھی اور دوسری چیزوں کے لئے۔ ان کو یہ نسخہ آزمانا چاہئے۔ لیکن بات وہی ہے کہ صرف رٹے ہوئے فقرے نہ ہوں بلکہ دل کی گہرائیوں سے استغفار کرے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور انسان اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

(خطباتِ مسرور۔ جلد 2، صفحہ 326-327)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان آیات (نوح۔ 11۔ 13) میں حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم استغفار کرو۔ تو سب برکتیں حاصل ہوں گی۔ گناہ بخشے جائیں گے۔ بارش ہوگی۔ ہر شے ارزاں ملے گی۔ مال و دولت بہت ہوگی۔ اولاد کی کثرت ہوگی۔ باغ ہوں گے۔ نہریں جاری ہوں گی۔ ان آیات سے استغفار کی فضیلت ظاہر ہے۔ استغفار کیا ہے؟ سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پچھلے گناہوں کی سزا سے بچنے کی توفیق طلب کرنا۔ ... روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص گیا اور قحط کی شکایت کی۔ آپ نے اسے فرمایا کہ استغفار کرو۔ پھر ایک اور شخص گیا۔ اس نے کہا۔ یا حضرت۔ مَیں محتاج ہوں۔ فرمایا استغفار کرو۔ ایک تیسرے نے کہا کہ میرے اولاد نہیں ہوتی۔ اسے بھی استغفار کرنے کا حکم دیا۔ چوتھے نے پیداوارِ زمین کی کمی کا گلہ کیا۔ اسے بھی استغفار کی تاکید فرمائی۔ حاضرِ مجلس ربیع بن صبیح نے عرض کی کہ آپ کے پاس مختلف لوگ آئے اور مختلف چیزوں کے سائل ہوئے مگر آپ نے جواب سب کو ایک ہی دیا۔ اس کے جواب میں حسن

بصری نے قرآنِ شریف کی یہی آیات پڑھیں ۔ جماعت احمدیہ کو بھی استغفار کی تاکید ہر روز بار بار کی جاتی ہے۔

(حقائق الفرقان۔جلد4،صفحہ 215)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر تم استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تو تمہاری خوشحالی کے سامان آسمانوں سے پیدا کئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اگر تمہاری زندگیاں اس کی رضا کے حصول کے لئے لگی ہوئی ہوں گی تو تمہیں قوت کے بعد مزید قوت عطا کرتا چلا جائے گا۔

(خطباتِ ناصر جلد5 صفحہ 395)

وَ مَا کَا نَ اللّٰہُ مُعَذِّ بَھُمْ وَ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ o
(سورۃالانفال 8: 34)

ترجمہ: اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں۔

مَیں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزولِ بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذابِ الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصّہ کے طور پر نہ سُنو۔ مَیں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذابِ الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سِپر کا کام دیتا ہے۔ قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مَا کَا نَ اللّٰہُ مُعَذِّ بَھُمْ وَ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ہ (سورۃالانفال 8: 34) اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذابِ الٰہی سے تم محفوظ رہو، تو استغفار کثرت سے پڑھو۔

(ملفوظات۔۔جلد اوّل،صفحہ 134)

قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ وَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِیْ الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم فی الیوم و اللیلۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خدا کی قسم! مَیں تو ہر روز ستر (70) بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

عَنِ الْاَ غَرِّ الْمُزَنِیِّ وَ کَانَتْ لَہُ صُحْبَۃٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہُ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِی وَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

(صحیح مسلم ۔کتاب الذکر و الدعاو التوبۃ و الاستغفار، باب استحباب الاستغفار و الاستکثار منہ)

ترجمہ: حضرت اَ غَرِّ الْمُزَنِیّ جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل کو پیاس لگائی جاتی ہے اور مَیں ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں۔

’’یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے ناراض نہ ہو جائے ۔ اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کر سکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دَور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اِسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعًا یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔‘‘

(چشمۂ مسیحی ۔ روحانی خزائن، جلد20،صفحہ 379)

نیز فرمایا: ’’استغفار تو ایک اعلیٰ صفت ہے۔ انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری اور ضُعف اس کا فطری تقاضا ہے۔ انبیاء اس فطری کمزوری اور ضُعفِ بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں ۔ لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی تُو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔ غـفـر کہتے ہیں ڈھکنے کو۔ اصل بات یہی ہے کہ جو طاقت خدا کو ہے وہ نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو اور نہ رسول کو۔ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ مَیں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں ۔ پس اظہارِ عبودیت کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خدا تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔‘‘

(ملفوظات ۔ جلد پنجم ،صفحہ 607)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: اِستغفار روحانی ترقی کے لئے ایک دعا ہے۔ چونکہ روحانی ترقی کی کوئی حدّ نہیں اس لئے انبیاء علیہم السلام ہمیشہ دعا میں لگے رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ زیادہ نور مانگتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی اپنی روحانی ترقی پر سیر نہیں ہوتے اس لئے ہمیشہ استغفار میں لگے رہتے ہیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ تفسیر سورۃ محمدؐ ۔جلد7،صفحہ 340)

حَدَّثَنِیْ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَ مَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ مَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَ ھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار و قولہ تعالیٰ استغفروا ربّکم)

حضرت شدّاد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیّد الاستغفار یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اے میرے اللہ تُو میرا ربّ ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تُو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے۔ اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں۔ میں نے جو بُرے کام کئے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں اپنے پر تیرے احسان کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ دعا اس پر یقین رکھ کر دن کو پڑھے اور اس دن شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بہشت والوں میں ہوگا۔ اور جو کوئی یہ دعا رات کو اس پر یقین رکھ کر پڑھے اور اسی رات صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بھی بہشت والوں میں ہوگا۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں۔

''استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے۔ اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بدنتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔''

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 379۔380)

نیز فرمایا: ''گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بُھن کر راکھ ہو جاویں۔'' (ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 218)

نیز فرمایا: ''اِستغفار کے حقیقی اور اصل معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریّت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اِس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوّت کے ساتھ مستغفر کی فطری کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اَور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد لیا گیا کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مُستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطری کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے عِلم سے عِلم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ تفسیر سورۃ روم تا سورۃ ذٰریٰت۔ جلد 7، صفحہ 347)

نیز فرمایا: ''لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا یا عباداللّٰہ خدا سے ڈرو آفات اور بلیّات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔

استغفار اور توبہ کا یہ مطلب نہیں جو آجکل لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ استغفر اللّٰہ استغفر اللّٰہ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے معنے بھی کسی کو معلوم نہیں۔ استغفر اللّٰہ ایک عربی زبان کا لفظ ہے۔... استغفار کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ سے اپنے گذشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا اور آئندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا۔ استغفار انبیاء بھی کیا کرتے تھے اور عوام بھی۔ ....

استغفار ایک عربی لفظ ہے اس کے معنے ہیں طلب مغفرت کرنا کہ یا الٰہی ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بدنتائج سے ہمیں بچا۔... اور آئندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں۔ صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ ...

پس چاہیئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو۔ بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مدِّ نظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔'' (ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 607۔ 608)

نیز فرمایا: ''استغفار کو بہت لازم پکڑنا چاہئے۔ جب بندہ عاجزی سے اپنے مولیٰ کریم سے معافی اور مغفرت چاہتا ہے تو آخر اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے دل کو گناہ کی طرف سے نفرت دی جاتی ہے۔ استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ انسان رو کر اور تضرع سے اللہ جلّشانہٗ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے۔ سو استغفار کا کم سے کم یہ اثر ہوتا ہے کہ غضبِ الٰہی سے بچ جاتا ہے اور آخری اثر استغفار کا یہ ہے کہ گناہوں سے بچایا جاتا ہے۔... استغفار ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے۔ یہ بہت مبارک طریق ہے۔''

(مکتوباتِ احمد۔ جلد 2، صفحہ 481)

قمر الانبیاء صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحبؓ مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہ جو اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ پڑھنے کا کثرت سے حکم آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے انسان کو گویا ایک ذُنب یعنی دُم لگ جاتی ہے جو کہ حیوانی عضو ہے۔ اور یہ انسان کے لئے بدنما اور اس کی خوبصورتی کے لئے ناموزوں ہے اس واسطے حکم ہے کہ انسان بار بار یہ دعا مانگے اور استغفار کرے تا کہ اس حیوانی دُم سے بچ کر اپنی انسانی خوبصورتی کو قائم رکھ سکے اور ایک مکرم انسان بنا رہے۔''

(سیرت المہدی۔ جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 508)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب حمد الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں۔ اس کا علاج کرنا چاہئے اور وہ علاج کیا ہے؟ اِسۡتِغۡفَار۔ اس لئے فرمایا نَسۡتَغۡفِرُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ (سورۃ ھود ۔ 4) رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات میں جو ہم نے پڑھی ہیں استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔'' (خطباتِ نورؓ۔ صفحہ 284۔285)

نیز فرمایا: ''غَفَرَ کے معنے ہیں ڈھانکنا۔ دبانا۔ تمام انبیاء خدا تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے تھے۔ اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان چونکہ کمزور ہے۔ اس کو معلوم نہیں کہ کونسا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے۔ اور کونسا نقصان کا کام ہے۔ اور تکلیف کا راستہ ہے۔ پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے کہ وہ اس کے واسطے نیکی کی راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے۔ جن سے وہ بدی سے بچا رہے۔ اور کسی طرح کے حرج اور تکلیف میں پڑنے سے محفوظ رہے۔ خدا تعالیٰ کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے۔''

(حقائق الفرقان۔ جلد 4، صفحہ 523)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر تم اللہ تعالیٰ سے یگانگت پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اور تمہارے رستہ میں ایسی رکاوٹیں ہیں کہ جن کی وجہ سے خدا تک پہنچنا تمہارے لئے ناممکن ہو گیا ہے۔ تو ان کو دور کرنے کا یہ طریق ہے کہ پہلے تم اپنے ربّ سے غفران مانگو۔ یعنی گناہوں کی وجہ سے جو تمہارے دلوں پر زنگ لگ گئے ہیں۔ اور وہ خدا تک تمہیں نہیں پہنچنے دیتے ان کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اعانت طلب کرو۔ اور اس سے دعائیں کرو۔ کہ وہ تمہارے زنگوں کو دور کر دے۔ دوسرے معنے استغفار کے دبا دینے کے ہیں ان معنوں کے رو سے ... یہ معنے ہوں گے کہ ان جذبات کے دبانے کی دعا مانگو۔ جو خدا تک پہنچنے میں روک بن جاتے ہیں۔'' (تفسیر کبیر۔ جلد 3، صفحہ 144)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جو شخص جتنا جتنا استغفار کو اپنا شعار بناتا چلا جائے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔... استغفار تو ہر وقت ہی کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دیتا ہے اور سمجھ عطا کرتا ہے وہ کوئی وقت بھی بغیر استغفار کے نہیں رہتے بہت سی چیزوں کا انحصار عادت پر بھی ہوتا ہے۔ اب ہم میں سے بہت سے گھروں سے نکلتے ہیں سودا لینے کے لئے بازار جاتے ہیں ہم اِدھر اُدھر کے پراگندہ خیالات ذہن میں رکھ کر بھی یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں اور ہم استغفار کرتے ہوئے بھی وہی فاصلہ طے کر سکتے ہیں۔ ایک سیکنڈ بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ لیکن ایک صورت میں ہم نے اپنا وقت ضائع کر دیا اور دوسری صورت میں ہم نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا تو یہ عادت ڈالنی چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو۔ کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے خالی لفظ نہ ہوں جو اس کے منہ سے نکل رہے ہوں بلکہ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہِ کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پوری شدت کے ساتھ بیدار ہو کہ میں کچھ نہیں ہر طاقت، ہر علم، ہر روشنی، ہر بھلائی، ہر خیر میں نے اپنے ربّ سے حاصل کرنی ہے۔ میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے۔

(خطباتِ ناصرؒ۔ جلد 1، صفحہ 964)

پھر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”استغفار سے متعلق قرآن مجید میں مختلف دعائیہ آیات ہیں۔ نیز استغفار کی ایک دعا یہ بھی ہے۔ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ احباب کو ایسی آیتوں اور اس دعا کا ورد کر کے زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہئے۔“

(خطباتِ ناصرؒ۔ جلد 2، صفحہ 202)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بعض دفعہ ایک انسان کو نور عطا ہوتا ہے اور اپنی غفلت سے اس کو سنبھال نہیں سکتا۔ اسے بچانے کے لئے اس کو جو کوشش کرنی پڑتی ہے اس کا نام استغفار ہے۔ جیسے بعض دفعہ آپ دیا لے کر چلتی ہوئی ہواؤں میں نکلیں تو کس طرح آگے ہاتھ رکھ رکھ کر یا عورتیں بعض دفعہ اپنی چادر کے پلّو ڈال ڈال کر اس کو بچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہی استغفار ہے۔

استغفار کا مطلب یہ ہے کہ پناہ میں آنا، چھپنا، کسی بد اثر سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا، اُس سے تعلق توڑنا۔ پس ہواؤں سے اس طرح اپنے آپ کو بچانا یہ استغفار ہے۔“

(خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 11، صفحہ 228)

نیز فرمایا: ”استغفار کے بغیر گناہ سے نجات ممکن ہی نہیں ہے۔ گناہ کے خلاف سب سے طاقتور دفاع استغفار ہے جو شخص ہر وقت استغفار میں مصروف رہتا ہے اس سے گناہ کی اہلیت چھین لی جاتی ہے۔ اس کی گناہ کی طاقت مر جاتی ہے کیونکہ استغفار میں ہر وقت خدا کی طرف یہ توجہ ہے کہ اے خدا! مجھے اس بدی سے بھی بچا، اپنی امان میں لے، اپنی حفاظت میں رکھ، اپنی رضا کی چادر اوڑھا دے اور میرے بنی نوع انسان سے تعلق اسی حد تک قائم رہیں جس حد تک تیری رضا ہے۔ اس رضا سے باہر میرا ہر تعلق کاٹا جائے۔“

(خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 11 صفحہ 454)

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے استغفار کا ذریعہ ہمارے سامنے رکھا ہے اور یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوشش کریں گے ان کو مَیں ہدایت کے راستے دکھاؤں گا۔... یہ مستقل مزاجی سے کوشش ہے۔ اگر شیطان ہر راستے پر ورغلانے کے لئے بیٹھا ہے تو خدا تعالیٰ کا بھی وعدہ ہے کہ جو ایک کوشش سے میری طرف آئیں گے۔ لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ہم انہیں اپنے راستے کی طرف ہدایت دیں گے۔ پس استغفار بھی جو خالص ہو کر مستقل مزاجی سے کی جائے اللہ تعالیٰ سے برائیوں کے خلاف طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس اصل کو سمجھیں۔ ...

بشری کمزوریاں بے شک انسان میں رہتی ہیں لیکن استغفار کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ظاہر نہ ہوں۔ کبھی ایسی حالت نہ آئے جو ان کو ظاہر کرنے والی ہو۔ اگر کبھی ایسی حالت آتی ہے تو فوراً استغفار کی وجہ سے خدا تعالیٰ وہ طاقت عطا فرمائے کہ اس کا اظہار نہ ہو سکے۔...

استغفار اس نیک فطرت کو بھی ابھارتی ہے اور بدی کو اس طرح دبا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے اس کا اظہار نہیں ہوتا اور پھر اس کو یعنی نیکیوں کو مستقلاً اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد 7، صفحہ 376۔377)

پھر پیارے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی استغفار اور توبہ صرف الفاظ دہرا لینا یا منہ سے اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی اپنی حالت کی تبدیلی کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے۔ جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرتا ہے تو پھر انسان کے لئے ... دینی اور دنیاوی فائدے ملتے ہیں۔ دنیا و آخرت کے فائدے اسی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا انسان مورد بنتا ہے۔...

پس حقیقی استغفار کیا ہے؟ ایسی استغفار جس سے روح گداز ہو کر بہہ نکلے۔ اور یہ روح گداز ہونا زبانی منہ سے استغفار کرنا نہیں ہے بلکہ وہ استغفار ہے کہ دل سے ایک جوش کی صورت میں استغفار نکلنی چاہئے۔ اور جب یہ نکلتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے آنکھ کے پانی کی صورت میں بہتی ہے تو پھر یہ ایک انسان میں انقلاب پیدا کرتی ہے اور تبدیلی لاتی ہے۔...

پس استغفار جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقصد کو پورا کرتا ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور زمانے کے فسادوں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے انسان کو بچاتا ہے۔ اُن راستوں پر چلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے ہیں جن سے دنیا و آخرت سنورتی ہے، وہاں انسان کی ذاتی ضرورتوں کو پورا کرنے اور مشکلات سے نکالنے کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔... انسان استغفار سے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر فضل فرمایا کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جس نے ہمیں عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اُس کے فضلوں کو سمیٹنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ لیکن اس سے حقیقی فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیں مستقل استغفار کرتے چلے جانے کی بھی ضرورت ہے جسے ہر احمدی کو حرزِ جان بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

(خطباتِ مسرور۔ جلد 10، صفحہ 22۔31)

آپ کے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت قیمتی ارشاد

آپ کی طرف سے احمدیہ گزٹ کینیڈا ستمبر 2017ء کا شمارہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے سب معاونین کی کوششوں کو آئندہ بابرکت فرماتا رہے اور آپ سب کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔

دسویں قسط

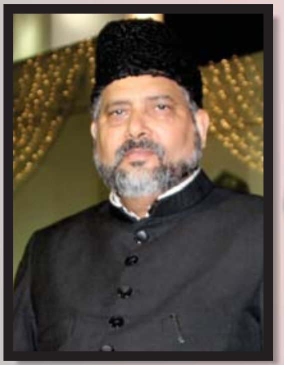

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

میئر آف مسی ساگا کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو، عرب سیرین خواتین کی اجتماعی ملاقاتیں، ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر سے ملاقات، کینیڈا کے اخبار Globe and Mail کی جرنلسٹ کو انٹرویو، جیوش کمیونٹی کے ایک وفد کی ملاقات، انفرادی ملاقاتیں، تقریب آمین

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب وکامران، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُور رس نتائج کا حامل رہا۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپرد قلم فرمائی جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہیں۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

(ایڈیٹر)

24 اکتوبر بروز سوموار 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میئر آف مسی ساگا سے ملاقات

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں، میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں میئر آف Mississauga , Bonnie Crombie صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں اور حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔

میئر نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ آپ سے ملاقات ہوئی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ بہت شکریہ آپ یہاں آئی ہیں۔

میئر نے عرض کیا : میں معذرت چاہتی ہوں کہ میں آپ سے Thanks giving Weekend پر نہیں مل سکی جب کہ دوسرے سیاست دان ملنے آئے تھے۔ کیونکہ میں اپنی فیملی کے ساتھ تھی۔ میں سوچ رہی تھی کہ میں نے آپ سے ملنے کا یہ بہترین موقع کھودیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: فیملی سے ملنے کا پلان بھی ضروری ہوتا ہے۔

میئر نے کہا: خاص طور پر سیاست کی زندگی میں ضروری ہوجاتا ہے، نہیں تو ہمیں باقی دنوں میں فیملی سے ملنے کا موقع نہیں ملتا۔ میں معذرت چاہتی ہوں کہ میرا پلان آپ کی ملاقات کے ساتھ مکس (Mix) ہوگیا۔ اس دفعہ کینیڈا میں آکر آپ کیسا محسوس کررہے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت اچھا لگ رہا ہے۔

میئر نے کہا: ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ کیونکہ ہمارے شہر کے علاقہ میں سب سے زیادہ اردو بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ اور اس میں مختلف رنگ ونسل کے لوگ رہتے ہیں۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ یہاں سب سے بڑی مسلم کمیونٹی رہتی ہے۔

حضور کے استفسار پر میئر نے کہا : میں نے تھوڑی بہت اردو اور پنجابی بھی سیکھ لی ہے۔ ہمارا یہ پُرزور طریق پر ماننا ہے کہ ہر ایک کو آزادی کے ساتھ برابر موقع ملنا چاہئے تاکہ ہم آگے بڑھ کر کامیاب ہوسکیں۔ یہی قانون سب پر ایک طرح ہی لاگو ہو۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میرے پاس ناانصافی کے لئے صبر کا کوئی مادہ نہیں ہے۔ جب کبھی ناانصافی کی بات ہوتی ہے تو ہم اسی وقت اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ بھی ہماری اس بات کے بارہ میں کہتے ہیں کہ ہم نے صحیح قدم اٹھایا ہے۔ میں یہ کہنا پسند کروں گی کہ ہمارے جتنے بھی مختلف روایات اور طریق ہیں ان کے ساتھ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ مسی ساگا میں تمام سال بہت سے پروگرام ہوتے ہیں اور ہم ان سب میں شریک ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جس طرح آپ نے بتایا ہے تو یہ ایک ملٹی کلچرل سوسائٹی ہے۔

میئر نے کہا: بہت زیادہ ملٹی کلچرل ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ ہمارے ان تمام پروگراموں میں الگ الگ مذاہب کے لوگ شریک ہوتے ہیں، جیسے ہندو، سکھ، عیسائی یہاں تک کہ یہودی کمیونٹی بھی۔ جیسا کہ ہم ابھی اردو زبان کے بارہ میں بات کررہے تھے اسی طرح ہمارے ہاں اردو، پنجابی، پولش اور تھوڑی سی ہندی، اور عربی بولنے الے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنے شہر میں بہت سارے سیرین پناہ گزینوں کو بھی آباد کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کافی احمدی ریفیوجی ہیں اِن کا

تعلق بھی مسی ساگا شہر سے ہے۔

میئر نے عرض کیا: ہمارے ہاں کافی زیادہ احمدی ہیں۔ ہمارے پاس ایک یا دو احمدی مساجد ہیں یا ایک مسجد اور ایک سینٹر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: : ہم مسی ساگا شہر میں ایک مسجد ضرور بنائیں گے۔ اس وقت وہاں ہماری باقاعدہ مسجد نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے بطور میئر ہوتے ہی وہاں مسجد بن جائے۔

اس پر میئر نے کہا: میں بھی یہی امید رکھتی ہوں۔ ہم کمیونٹی کے ساتھ اس میں بھرپور حصہ لیں گے۔ ہم اس بارہ میں بات کر رہے تھے کہ لوگوں کو کس طرح کینیڈین کلچر میں شامل کرنا ہے۔ اور یہ بات کہ جماعت احمدیہ کس قدر وطن کی محبت اور وفا کے بارہ میں تعلیم دیتی ہے۔ بے شک یہ ایک مشکل امر ہے کیونکہ دونوں میاں بیوی کام کر رہے ہوتے ہیں اور اکثر ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ خاوند دوسرے ملک میں ہونے کی وجہ سے فیملی کی مشکلات اور بھی بڑھ جاتی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اچھے رنگ میں تربیت کر سکیں۔

مسی ساگا شہر کے حوالہ سے بات ہوئی تو امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا: جلسہ سالانہ بھی وہاں ہوتا ہے اور انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: لیکن اب ہمیں جلسہ سالانہ کے لئے اس سے زیادہ بڑی جگہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ جگہ ہمارے آنے والے جلسوں کے لئے چھوٹی ہو جائے گی۔

میئر صاحبہ نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اتنے لوگ آپ کے جلسہ پر آنے لگے ہیں۔ مجھے پہلے جلسہ پر آنے کا موقع اس وقت ملا تھا جب میں فیڈرل ممبر تھی۔ جب سٹیون ہارپر کی حکومت آگئی تو میں نے early retirement لے لی لیکن میں خدمت کا شوق رکھتی تھی اس لئے کونسلر بن گئی۔ شاید آپ Hazel McCallion سے ملے ہوں جو مسی ساگا کی سب سے زائد عرصہ کے لئے میئر رہی ہے۔ 36 سال کے لئے وہ میئر کے عہدہ پر فائز تھی۔ اس کے بعد میں میئر بنی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میری دعا ہے کہ اب آپ سب سے زائد عرصہ کے لئے میئر بنیں۔

میئر نے کہا: میں بھی اسی طریق پر کام کر رہی ہوں جس طریق پر ہیزل نے کام کیا۔ نیز، میں مختلف قسم کے لوگوں کے ساتھ کام کرنا پسند کرتی ہوں۔ شہر کو بہتر بنانے کے لئے transportation پر خوب کام ہو رہا ہے، خاص کر اس لئے کہ لوگوں کی تعداد بہت بڑھ رہی ہے اس لئے اس نظام کو جدید کرنا اور وسعت دینا بہت ضروری ہے۔ اس طرح ہم ترقی کر رہے ہیں۔

میئر نے دریافت کیا: ہم کیا کر سکتے ہیں جس سے شہر کی بہتری ہو؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میرے خیال سے آپ اچھا کام کر رہی ہیں۔

میئر نے بتایا کہ ہم اپنے آپ کو edge شہر کہتے ہیں، کیونکہ ہم ٹورانٹو کے کونے پر واقع ہیں۔ ہم کینیڈا کے چھٹے نمبر پر بڑا شہر ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کا شہر ٹورانٹو میں merge ہوگا یا ٹورانٹو آپ کے شہر میں؟

میئر نے کہا: ہم کسی صورت میں بھی ٹورانٹو میں شامل نہیں ہوں گے۔ مسی ساگا اور ٹورانٹو کے اچھے تعلقات ہیں۔

میئر نے عرض کیا: ہمیں نہایت اعزاز ہے کہ آپ کینیڈا ہمارے پاس تشریف لائے ہیں۔ آپ اس دورہ میں کافی مصروف رہے ہیں۔ کیا آپ کو دوسرے شہر اور صوبے دیکھنے کا موقع ملا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں آٹوا گیا تھا اور وہاں کافی مصروفیت تھی۔

میئر نے کہا: آپ جسٹن ٹروڈو وزیراعظم سے بھی ملے تھے یہ بھی مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ نے بہت سارے انٹرویو دیئے ہیں؟ Peter Mansbridge نے بھی ایک انٹرویو کیا جو نشر ہونے والا ہے۔ اُس انٹرویو کو پورا کینیڈا دیکھے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی باتوں سے سب لطف اندوز ہوں گے۔

حضور انور کے استفسار پر امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ مسی ساگا میں جماعت کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا ہم مسی ساگا میں پیس ویلج جیسا کچھ بنا سکتے ہیں اور وہاں ابھی باقاعدہ مسجد بھی نہیں ہے؟

اس پر میئر نے کہا: اگر زمین مل جائے، تعمیر کی اجازت تو مل جائے گی۔ مذہبی اداروں کی تعمیر کے لئے میں ہمیشہ مستعد ہوں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ میئر نے ہمارے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں خوب مدد کی تھی اور سٹی ہال کے پروگرام میں شامل ہوئی تھیں۔

اس پر میئر نے کہا: میں نے ایک تقریر بھی کی تھی جس میں بتایا تھا کہ آپ کی جماعت مسی ساگا اور کینیڈا میں خوب خدمات بجالا رہی ہے اور ہم خوشی سے آپ کا جشن مناتے ہیں۔ ہمارے تمام کونسلرز اور مسی ساگا کے دیگر معززین اور مہمان بھی آئے تھے، اس حد تک لوگ آئے تھے کہ سٹی ہال بھر گیا۔

میئر نے عرض کیا کہ آپ کی جماعت رفاہ عام کے کاموں میں ہماری مدد کرتی ہے۔ ہم آپ کی جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے دس ہزار پاؤنڈ وزن میں ضرورت مند لوگوں کے لئے کھانے کی خشک اشیاء جمع کیں۔

اس پر حضور انور نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ اگلے سال آپ اس کو بھی بڑھائیں۔ کم سے کم دگنا کردیں۔

میئر نے بتایا: ہم نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ ملازمتیں دے رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ اپنے نوجوانوں کو مصروف رکھیں گے اور کام دیں گے تو کم خدشہ ہے کہ وہ انتہا پسند بنیں گے۔

میئر نے کہا: بالکل ٹھیک ہے۔ نہ صرف کام کے لحاظ سے بلکہ سکولوں میں بھی ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کو مصروف رکھیں اور ان کے والدین سے اچھے تعلق قائم کریں اور اس طرح ان کو دیگر کاموں میں مصروف رکھیں۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کی جماعت اس لحاظ سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ humanity first بھی بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ نہ صرف کینیڈا میں بلکہ تمام دنیا میں۔

میئر نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دورے کا شرف کب تک حاصل رہے گا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا : اس ماہ کے آخر تک میں ٹورانٹو سے ویسٹرن کینیڈا چلا جاؤں گا۔

میئر نے عرض کیا: جتنی دیر کے لئے آپ آئے ہیں آپ کو کینیڈا کا صحیح پتہ لگے گا۔ کیا آپ نے البرٹا اور وینکوور دیکھے ہیں۔ وہاں کی خوبصورتی ٹورانٹو سے بہت الگ ہے۔ یہاں کی زمین فلیٹ ہے اور وہاں بہت سے پہاڑ ہیں۔ وینکوور میں جماعت احمدیہ کے لوگ کتنے ہیں؟

اس پر آصف خان سیکرٹری امور خارجہ نے بتایا کہ ایک ہزار سے زیادہ ہیں۔

اس پر میئر نے کہا: مجھے بہت خوشی ہے کہ مسی ساگا میں وہاں سے دگنی جماعت ہے۔

اس پر حضور انور نے بتایا کہ کیلگری میں تین ہزار سے زیادہ تعداد ہے۔ مسی ساگا میں ٹورانٹو کے بعد سب سے زیادہ احمدی ہونے چاہئیں۔

میئر نے کہا: بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے آپ کی جماعت کی ہاؤس آف کامن آٹوا میں بھی بات کی ہے۔ آپ بہت زیادہ انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہی جذبہ ہم مسی ساگا کے لوگ رکھتے ہیں۔ کچھ مدت پہلے ایک واقعہ ہوا تھا جو مذہبی آزادی کے خلاف تھا۔ میں اس واقعہ کے خلاف کھڑی تھی۔ اس کی

نفی کی تھی۔ میرے خیال سے ایسے واقعات ڈونلڈ ٹرمپ کی وجہ سے ہیں۔ intolerance کا واقعہ ہوا تھا اور میں اس کے خلاف پریس میں خوب بولی تھی۔ پولیس کو بھی بلایا گیا تھا۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک مضمون چھپا تھا جس میں مسس ساگا کی میئر پر الزام لگایا گیا تھا کہ پاکستانیوں کے بہت قریب ہے۔ اس طرح وہ لوگوں کو خراب کر رہی ہیں اور انتہا پسندی کو بڑھاوا دے رہی ہیں۔

میئر نے کہا: یہ باتیں مسی ساگا میں برداشت نہیں کی جا سکتیں۔ ہم سب کو خوش آمدید اور عید مبارک اور دیوالی مبارک اور میری کرسمس کہتے ہیں۔

میئر نے عرض کیا: میں آپ کے پاس خاص وقت نکال کر آئی ہوں کیونکہ مجھے پتہ لگا کہ میں ایک واحد سیاست دان ایسٹرن کینیڈا کی ہوں جو آپ سے نہیں ملی۔ میں نے آپ سے ضرور ملنا تھا۔ باقی سب کام چھوڑ کر آئی ہوں۔ میرے لئے یہ بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں آج آپ سے مل سکی اور میں مسس ساگا اور تمام کونسلرز کی طرف سے سلام کا تحفہ پیش کرتی ہوں۔

حضور انور کے استفسار پر میئر نے بتایا کہ ہمارے کونسلرز بعض لبرل اور بعض کنزرویٹو ہیں۔

حضور نے استفسار فرمایا کہ میئر کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے؟

اس پر میئر نے بتایا میں براہ راست منتخب کی گئی ہوں۔ میرے خیال سے مجھے تریسٹھ فیصد ووٹ ملے تھے۔ انشاء اللہ اگلی دفعہ اس سے زائد ہوگا۔ ہماری کوشش ہے کہ ہر لحاظ سے تجارتی طور پر یا فیملی کے طور پر مسس ساگا کا شہر کامیاب ہو۔ اس لئے ہم نے اپنی کمیونٹی کے لئے بہت سے پارک اور دیگر چیزیں تیار کی ہیں اور مزید بناتے رہیں گے۔

اس کے بعد میئر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں ایک سرٹیفکیٹ پیش کیا اور شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔

میئر آف Mississauga کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

بیگم مرزا خلیل احمد صاحبہ کی عیادت

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اسماء خلیل صاحبہ کی عیادت کے لئے Humber River Hospital تشریف لے گئے۔ محترمہ اسماء خلیل صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممانی جان ہیں۔

یہ ہسپتال پیس ویلیج سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ موصوفہ کے علاج اور رابطہ رکھنے کے حوالہ سے ڈاکٹر تنویر احمد صاحب کو ہدایات دیں۔ (ڈاکٹر تنویر احمد صاحب امریکہ سے آئے ہوئے ہیں اور اس وقت قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں۔)

مرکز بیت الاسلام واپسی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے آئے۔ سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

عرب سیرین خواتین کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق عرب سیرین خواتین کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں 56 خواتین اور 25 بچیاں شامل تھیں۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے۔

حضور انور کی آمد سے قبل ہی ان سب کی آنکھیں اشکوں سے تر تھیں اور زبان سے خدا کے شکر کا اظہار ہو رہا تھا۔ جونہی حضور انور ہال میں داخل ہوئے۔ سب نے کھڑے ہو کر عربی قصیدہ پڑھا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ اکثر خواتین نے اسی بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کو بالمشافہ دیکھنا ہمارا خواب تھا اور آج حضور انور کو اپنے سامنے پا کر ہمارا خواب پورا ہو گیا ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ پہلے تو حضور انور سے صرف خواب میں ہی ملاقات ہوتی تھی اور جس رات حضور انور کو خواب میں دیکھتے تھے اس سے اگلا سارا دن ایک عجیب خوشی اور سرور کی کیفیت میں گزرتا تھا۔ اب حضور انور کو سامنے دیکھا ہے تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور ہمارے گھر آئے ہیں۔ کھانا تناول فرمایا ہے اور ہمارے گھر میں نماز پڑھائی ہے۔

ہم نے یہ خط قبل ازیں حضور انور کی خدمت میں تحریر کیا تھا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خواب پورا فرمائے۔ اس لئے درخواست ہے کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب کی ہی یہ خواہش ہے اور سب کی طرف جانا ممکن نہیں ہے لیکن آپ کی خواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب نے جماعت احمدیہ کے مادی اور روحانی مائدہ پر مل کر کھانا کھایا ہے۔ اس طرح آپ کا خواب پورا ہو گیا ہے۔

اس پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قلم، چاکلیٹ اور حجاب عطا فرمائے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 195 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں بریمپٹن، وان، پیس ویلیج، احمدیہ ابوڈ آف پیس، ونڈسر، رچمنڈ ہل اور مسس ساگا سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نو بج کر بیس منٹ مسجد بیت الاسلام تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور نے 40 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر میں دعا کروائی۔

درج ذیل بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی:

حیّان احمد، رحمان اسد جنجوعہ، آفتاب احمد، ہاشم احمد بلوچ، فارس شاہ، دانیال بشارت، عارف مسعود، نصر رضوان رشید، ثاقب احمد نور الدین، ساغر احمد، زکریا ولی احمد، آدم احمد بھٹی، جہان الدین، یاسر احمد، محمد امان افضل شیر خان، لبید احمد راشد۔

ماہ نور خولہ حسین، نائمہ خلود خان، بشریٰ رحمان، حدیقہ احمد، علیشہ شکیل، یمنا نوید چوہدری، صباحہ طارق، مدیحہ ملک، تانیہ باجوہ، لونہ عودہ، ایشال عطا، عنایہ نور، ھبۃ الشکور خان، ایمان ابراہیم، عروش عطیۃ الشافی بلال، ضوحیٰ بلال، زُبدہ احمد جاوید، دریشا احمد، لجین سعادت، مدیحہ احمد، نادیہ بی خان، خدیجہ علی، یُسریٰ ماہم اور عطیۃ الاسلام چٹھہ۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

25؍ اکتوبر بروز منگل 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل، ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر Mr. Banwarilal Sennik اپنی اہلیہ کے ساتھ حضور انور کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

موصوف نے بتایا کہ مَیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیس سمپوزیم کا ایڈریس سنا تھا اور ویڈیو دیکھی تھی۔ مجھے حضور انور کو ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ حضور انور کا خطاب بہت مؤثر تھا۔ آپ کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ آپ دنیا میں امن، رواداری اور انسانی اقدار کے قیام کے لئے بڑے اخلاص اور سچائی سے کام کر رہے ہیں اور لوگ آپ کی بات کو توجہ سے سنتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمیں آپ سے ملنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ ہم نے حضور کو ٹی وی پر بھی دیکھا تھا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم حضور سے مل رہے ہیں۔

پاکستان میں رہ کر کام کرنے کے حوالہ سے موصوف کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں ہمارے خلاف قانون بنا ہوا ہے۔ نہ نماز پڑھ سکتے ہیں، مسجد کو ''مسجد'' نہیں کہہ سکتے، اذان نہیں دے سکتے اور نہ مَیں اپنی کمیونٹی سے بات کرسکتا ہوں۔ یہاں لندن میں تو مَیں ہر جمعہ کے دن خطبہ دیتا ہوں۔ ہمارے ٹی وی چینل MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوتا ہے اور ساتھ مختلف اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی Live نشر ہوتا ہے۔ پاکستان میں قیام کی صورت میں مجھے بند کمرے میں رہنا پڑے گا اور اگر اپنی ذمہ داریاں ادا کروں تو پھر جیل میں رہنا پڑے گا۔ دونوں صورتوں میں اپنے فرائض ادا نہیں کرسکتا۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام قادیان میں پیدا ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کی حالت بگڑ جائے گی اور اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور مسلمان بگڑ جائیں گے تو اس وقت خدا تعالیٰ ایک مصلح اور ریفارمر کو بھیجے گا۔ اُس وقت ایک نبی، ایک اوتار آئے گا جو مسیح اور مہدی کہلائے گا اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے مسلمانوں کو آشنا کرے گا اور دنیا کو بتائے گا کہ اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر مذہب میں کسی ریفارمر کے آخری زمانے میں آنے کی پیشگوئی موجود ہے اور یہ آنے والا شخص ایک ہی ہوسکتا ہے، دو نہیں ہوسکتے۔ جس اوتار اور نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی، اُس ایک نے ہی آنا تھا تاکہ وحدت قائم ہو اور امّت واحدہ کا قیام عمل میں آئے۔

ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور آپؑ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

قرآن کریم میں آپؑ کی آمد کے جو نشانات تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؑ کے آنے اور دعویٰ کے لئے جو نشانیاں بیان فرمائی تھیں وہ سب پوری ہوچکی ہیں۔

ایک نشان چاند اور سورج گرہن کا بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب آنے والا مسیح ومہدی کا دعویٰ کرے گا تو اُس کی صداقت کے لئے رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو مخصوص ایام میں گرہن لگے گا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ چاند کے گرہن کی جو تین تاریخیں ہیں ان میں سے پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا اور اسی طرح سورج کے گرہن کی جو تین تاریخیں ہیں ان میں سے درمیانی تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق آپؑ کے دعویٰ کے بعد ایسا ہی وقوع میں آیا۔ 1894ء میں ایشیا میں یہ گرہن لگا اور پھر 1895ء میں دنیا کے دوسرے حصہ امریکہ وغیرہ میں یہ گرہن لگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک ظاہری نشان تھا جو پورا ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے ظاہری نشانات تھے جو سب پورے ہوگئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ آنے والا آچکا ہے اس کو قبول کرو اور ایک ہو جاؤ لیکن وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آنا ہے، لیکن ابھی تک آیا نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات 1908ء میں ہوئی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور مَیں پانچواں خلیفہ ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مَیں دو مقاصد لے کر آیا ہوں۔ ایک یہ کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانے اور اس کے حقوق ادا کرے اور دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہو۔ بعض دفعہ انسان کا حق ایسا ہوتا ہے کہ حق ادا کرنے والے کی عبادت سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ پس ہر انسان کو چاہئے کہ وہ دوسرے انسان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

کونسلر صاحب کی اہلیہ کہنے لگیں کہ آپ کا طریق بہت اچھا ہے کہ آپ وقت کے ساتھ ساتھ Mould ہوتے جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم کہیں بھی اور کسی جگہ بھی Mould نہیں ہو رہے۔ ہم تو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور ہمارا ہر عمل اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب مسلمانوں اور مخالفین کے درمیان جنگیں ہوئیں تو تاریخ ثابت کرتی ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی پہلے حملہ نہیں کیا اور مسلمانوں نے کبھی بھی پہل نہیں کی۔ مسلمانوں نے ہمیشہ اپنا دفاع کیا ہے اور اپنے اوپر ہونے والے حملہ کا جواب دیا ہے۔

قرآن کریم میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی ہے اور بعض شرائط کے ساتھ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ اب اگر تمہیں اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر کوئی عبادت خانہ، ٹمپل، چرچ، Synagogues اور مساجد باقی نہ رہتیں۔ یہ سب تباہ کردی جاتیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جنگ کی اجازت اس صورت میں ہے کہ جب مذہب کو بچانا ہے اور انسانیت کو بچانا ہے۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں اس نے مسجد کی حفاظت کرنی ہے وہاں چرچ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور Synagogues کی بھی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ اس وقت جو لڑائیاں ہورہی ہیں اور ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان ملک پر حملہ آور ہے۔ مسلمان ہی آپس میں ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ یہ ہرگز جہاد نہیں ہے۔ جہاد کی کوئی شرط بھی یہاں پوری نہیں ہورہی۔ تمہارے مذہب پر تو کوئی بھی حملہ آور نہیں ہے۔

موصوف کونسلر کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کا ذکر ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مَیں کرشنؑ کے رنگ میں بھی آیا ہوں اور کرشن علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امن کے قیام اور انسانیت کی اقدار اور معاشرہ میں رواداری قائم کرنے کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہندو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں اور مسلمان ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں ہندوؤں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اِس حد تک جانے کے لئے تیار ہوں کہ مَیں اپنے ماننے والوں کو کہوں گا کہ گائے کا گوشت نہیں کھانا تا کہ ہندوؤں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور سب امن سے رہیں اور امن برباد نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم ہے اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرنے کی تعلیم ہے۔

قرآن کریم کی تو یہ تعلیم ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو ورنہ وہ تمہارے خدا کو بُرا کہیں گے۔ تو قرآن کریم کی یہ تعلیم تو چودہ سو سال سے ہے اس لئے ہم تو Mould نہیں ہورہے۔

موصوف کونسلر کی اہلیہ صاحبہ کہنے لگیں کہ خدا ہر جگہ نظر آتا ہے، ہر مذہب میں نظر آتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک ہی خدا ہے، کوئی اسے اللہ کہتا ہے اور کوئی God کہتا ہے اور کوئی بھگوان کہتا ہے۔ ہر نبی ایک ہی تعلیم لایا ہے۔ حضرت بدھاؑ، حضرت زرتشتؑ، حضرت کرشنؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب خدا کے نبی تھے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ ہر قوم میں نبی بھیجا تا کہ لوگوں کو ایک خدا کا پتہ لگے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہر قوم کا نبی سچّا ہے اور ہم نبی کو سچّا مانتے ہیں۔ اللہ سب کا ایک ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کو اخلاق مذہب نے سکھائے اس سے پہلے انسان جانوروں کی طرح زندگی گزارتا تھا۔

موصوفہ کہنے لگیں کہ حج پر مسلمان لوگ جاتے ہیں اور وہاں سے انگوٹھیاں لے کر آتے ہیں اور ان پر ’اللہ‘ لکھا ہوتا ہے اور ہم بھی پہن لیتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تو سب کا ایک ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں غانا میں رہا ہوں۔ میرے پاس ایک انڈین دوست جو وہاں انجینئر تھے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غانین دوست آئے اور کہنے لگے کہ پاکستان اور انڈیا میں کیا فرق ہے۔ تو ہمارے انڈین دوست نے جواب دیا کہ ہم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہمارے بڑوں نے فرق کر دیا ہے۔ پس اصل یہی ہے کہ ایک ہی خدا ہے اور باقی سب اس کی مخلوق ہے۔ ہم سب کو آپس میں مل جُل کر رہنا چاہئے تا کہ معاشرہ میں امن اور رواداری اور انسانیت کی اعلیٰ اقدار کا قیام ہو اور اسی کے لئے ہم کوشاں ہیں۔

ماریشس کے کونسلر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 254 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں، بریمپٹن، وان، پیس ویلج، مسس ساگا، احمدیہ ابوڈ آف پیس، بریڈفورڈ کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 40 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

سلمان علیانہ، میکائیل مبشر خان، بجیل احمد، زین احمد، وجاہت احمد چوہدری، ابراہیم حسین، سیّد جلیس احمد مسرور، عیان احمد شیخ، دانیال ضیاء، یوسف احمد صابر، توحید منگلا، احیان احمد چغتائی، رفیع احمد خان، خاقان سعدی، موحد اسلام عمران، جلیس حسین، مسرور احمد، علیان خان، ایقان عبداللہ، مطہر احمد۔

عنایہ ہدیٰ چودھری، عریج رمضان، شمائلہ وہاب، صوفیہ ارم، شافیہ احمد، فوزیہ احمد کاہلوں، یسریٰ روف، عطیہ شہزاد، فیلہ عفّت، ہانیہ عمر مرزا، سیّدہ انوشہ افتخار، فاتحہ ندرت، مدیحہ نعیم، عطیۃ الحیّ محمود، ماہم احمد، کاشفہ بشیر باجوہ، زویا چوہدری، مریم ہدیٰ سیّد، ہدیٰ عرفان، کنزا احمد۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

26؍اکتوبر بروز بدھ 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز، ربوہ اور قادیان اور دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ روزانہ اسی طرح ڈاک باقاعدہ موصول ہوتی ہے اور حضور انور باقاعدگی سے روزانہ ساتھ کے ساتھ ملاحظہ فرما کر ہدایات عطا فرماتے ہیں اور پھر یہ ہدایات متعلقہ جماعتی اداروں اور جماعتوں کو ساتھ ساتھ بھجوادی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ کینیڈا کے احباب جماعت کی طرف سے، جن

میں یہاں مقیم سیرین عرب احباب بھی شامل ہیں، بڑی تعداد میں روزانہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ان خطوط کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔

کینیڈا کے اخبار Globe and Mail کی جرنلسٹ کو انٹرویو

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں کینیڈا کے ایک بڑے اخبار گلوب اینڈ میل (Globe and Mail) کی جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھی۔ اس اخبار کی روزانہ ایک ملین سرکولیشن ہے۔

☆ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ پاکستان میں آپ کو کس قدر تکلیف دی جارہی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : مسلمانوں کا عمومی طور پر یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص نے مسلمانوں اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آنا تھا وہ ابھی تک نہیں آیا۔ لیکن ہم مانتے ہیں کہ وہ شخص آچکا ہے۔ اس شخص کا لقب جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی مسیح اور مہدی اور نبی کا ہے۔ یہی تنازعہ کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اسی لئے مسلمان ہم سے نفرت کرتے ہیں اور اسی وجہ سے 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں حکومت نے ایک قانون پاس کیا تھا جس میں احمدیوں کو ملکی قانون میں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس کے باوجود ہم وہاں رہتے تھے۔ ہم اسلام پر مسلمانوں کی طرح ہی عمل کر رہے تھے۔ مسجدوں میں اذان دیتے تھے۔ چہ جائیکہ دوسرے مسلمان ہمیں مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ ہم اسلام کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کر رہے تھے۔

پھر ضیاء الحق کے دور حکومت میں 1984ء میں یہ قانون مزید زور کے ساتھ reinforced کروایا گیا اور یہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے تھا کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ وہ مسلمانوں کی طرح عبادت نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے بچوں کو مسلمانوں والے نام بھی نہیں دے سکتے۔ اذان بھی نہیں دے سکتے، یہاں تک کہ السلام علیکم بھی نہیں کہہ سکتے۔ اگر ایسا کرو گے تو تین سال کے لئے جیل کی سزا ہوگی۔ تو اس مسئلے کا یہی پس منظر ہے۔

ہر ایک احمدی پاکستان میں اس تکلیف کا شکار نہیں ہے۔ بعض احمدی جو زیادہ فعال نہیں ہیں یا دور دراز علاقے میں رہتے ہیں یا اپنے ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک رکھتے ہیں وہ عام زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کے سروں پر قانونی تلوار لٹکی ہوئی ہے۔ کسی وقت بھی قانون انہیں پکڑ سکتا ہے۔

2010ء کے سانحہ میں جب دو احمدی مساجد پر انتہا پسندوں کی طرف سے حملہ کیا گیا اور تقریباً 85 احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ تو اس واقعہ کے بعد ہمدردی کرنے کی بجائے دشمنی اور نفرت اور مزید بڑھ گئی۔ مسلمان علماء نے اس کو مزید ہوا دی۔ اس وجہ سے دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدی بھی جو آرام سے زندگی گزار رہے تھے ان کو بھی اب مشکلات کا سامنا ہے۔ تکلیفیں مزید بڑھ رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جب تک یہ قانون موجود ہے احمدی کچھ نہیں کر سکتے۔ پولیس یا قانون جاری کرنے والے یا حکومت جس کے پاس بھی احمدی جائیں قانون ساتھ نہیں دیتا۔ تم نے سلام کہا تو تم کو سزا ملے گی۔ قانون والے کہتے ہیں کہ لوگوں سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ تم مسلمانوں جیسے عمل کرو۔

ایک وقت تھا کہ بہت سے قصبے اور شہر تھے جہاں احمدی امن سے رہتے تھے۔ لیکن اب مولوی اور انتہا پسند گروپ ہر قصبہ اور شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور عوام کو کہتے ہیں کہ تم احمدیوں کا قتل کرو۔ بے شک ان دور دراز علاقوں میں مخالفین کا خاص زور نہ ہو۔ پھر بھی ایک خوف ہے کہ کسی وقت بھی کوئی لوگوں کے بیچ آکر حملہ نہ کر دے۔ مسلمانوں کی نفرت احمدیوں کے لئے بڑھتی جارہی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: حکومت نے ایسا قانون کیوں پاس کیا جس سے احمدی اتنی مشکلات میں پڑ گئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : یہی تو بات ہے۔ حکومت کو مذہب کے معاملات میں دخل انداز نہیں ہونا چاہئے۔ حکومت کو سیکولر اور جمہوری ہونا چاہئے۔ لیکن جمہوریت کے نام پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو یہ قانون پاس کر دیا۔ تم یہ کہو کہ ہم غیر مسلم ہیں لیکن ہمیں اس بات پر کیسے مجبور کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کہیں۔ جو بھی میں مانتا ہوں مجھے یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ مانوں۔ یا کم از کم اس پر عمل کروں۔ میں جو چاہوں اپنے بچے کا نام رکھ سکوں۔ بے شک وہ John ہو یا احمد۔ یا کرشن ہو۔ حکومت کو ان معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ جو نام مجھے پسند ہے مجھے حق ہے کہ میں اپنے بچے کا نام رکھوں۔ یہ سب فضولیات ہیں۔ علماء کے پاس پاکستان میں کوئی سیاسی طاقت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ میں علماء کے پاس زیادہ سیٹس نہیں ہیں۔ لیکن لوگوں کو بھڑکانے کی ان کے پاس طاقت ہے۔ وہ لوگوں کو اکٹھا کر کے سڑکوں پر لے آتے ہیں۔ جو چاہے وہ کرتے ہیں۔ یہ ایک چیز ہے جس سے حکومت ڈرتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ ان لوگوں کے خلاف کوئی ایکشن لے۔ اس صورت میں اگر وہ سخت اقدام اٹھائیں تو میرا نہیں خیال کہ دو ماہ سے زائد نہیں لگیں گے کہ سب کچھ نارمل ہو جائے گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: اب میں آپ سے کینیڈا کے متعلق پوچھنا چاہتی ہوں؟ احمدیہ جماعت کے پاس کینیڈا میں رہتے ہوئے کون کونسی آزادی حاصل ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : یہاں پر تو ہمیں آزادی حاصل ہے۔ ہم اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ دوسروں کو تبلیغ بھی کر سکتے ہیں۔ یہاں اچھی نوکریاں بھی مل جاتی ہیں۔ ہر چیز کی آزادی ہے۔ یہ حقوق سب سیکولر حکومتوں میں ہونے چاہئیں جو جمہوریت کا دعویٰ کرتی ہیں۔ پاکستان میں ضیاء الحق کے دَور کے بعد ایسا ہوا کہ احمدی ووٹ بھی نہیں ڈال سکتا۔ اگر ووٹ ڈالنا ہے تو اپنے آپ کو پہلے غیر مسلم قرار دینا ہوگا اس کے بعد ووٹ ڈالنے کی اجازت ملے گی۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان مانتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو کیسے غیر مسلم قرار دے دیں۔ اس کی وجہ سے ہم نیشنل الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتے۔ نہ ہی لوکل الیکشن یا کسی اور الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ایک وجہ ہے کہ اسمبلی یا سیاسی اقتدار کی جگہوں پر ہماری کوئی آواز نہیں ہے۔ مغربی ممالک کے لوگ جو ہم سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کیا کریں تو ہم انہیں بتاتے ہیں کہ ہمیں کسی سے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ پاکستانی حکومت کو احساس دلا دو کہ ایک عام شہری ہونے کے ناطے احمدیوں کے پاس برابر حقوق ہونے چاہئیں۔ کم از کم ووٹ ڈالنے کا حق ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے تم نے ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا لیکن پاکستان کے شہری ہونے کی بنا پر ووٹ کا حق تو دو۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا : آپ کے خیال میں یہ مسئلہ عنقریب کہیں بدلے گا یا کوئی بہتری آئے گی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : میرا نہیں خیال کہ اس قانون کو کبھی کوئی حکومت ختم کرنے کی جرأت کرے گی۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: اس کا کیا مطلب ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر اللہ ایسی طاقتور حکومت لے آئے جو اس کو بدل سکے، یا کوئی معجزہ ہو تو تبدیلی آئے گی۔ ہم بس معجزہ کا انتظار کر سکتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا : امریکا میں الیکشن ہونے والا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ تمام مسلمانوں پر امریکہ میں بین لگا دینا

چاہئے۔ کیا آپ کا پیغام محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' اُس کے لئے بھی ہوگا جو کہ کلیتاً میں کہوں گی، نفرت پھیلا رہا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل۔ آپ کا کیا مطلب ہے کہ ہم ڈونلڈ ٹرمپ سے نفرت کرتے ہیں یا نہیں؟

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: مَیں جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کا اس کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: وہ تو بس امریکن لوگوں میں نفرتیں پیدا کر رہا ہے۔ ہم پہلے ہی اتنے مسائل اور مشکل وقت سے گزر رہے ہیں۔ اگر کوئی انسان اور مصیبتیں اَور نفرتیں پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اُسے انسانیت کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ایسا شخص تو انسانیت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: ایسے انسان کو آپ کیا پیغام دیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میرے مسلمان ہونے کے باوجود کیا اسے میرا پیغام پہنچ جائے گا؟ وہ تو یہی کہے گا کہ میں تمہاری بات نہیں سننا چاہتا۔ ابھی دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میرے خیال میں وہ اپنے لوگوں میں بھی اپنی شہرت کھو رہا ہے۔ نفرتیں پیدا کر کے انسان حاصل ہی کیا کر سکتا ہے؟ مجھے پتہ چلا ہے کہ کنزرویٹو لیڈر کا بھی یہاں کینیڈا میں انتخاب ہونے والا ہے۔ کل ایک امیدوار نے اعلان کیا کہ ایک شخص یہاں بھی ہے اگر وہ منتخب کیا گیا تو وہ مسلمانوں پر پابندیاں لگانے کی کوشش کرے گا۔ وہ حجاب اور مسجدوں کی تعمیر پر پابندی لگا دے گا۔ مسجدوں کے مینار بننے پر بھی پابندی لگا دے گا۔ پس ڈونلڈ ٹرمپ سے کوئی سبق سیکھنے کے بجائے یہاں پر بھی اس کے نظریات لائے جا رہے ہیں۔ آپ کے ایک لیڈر نے یہ بات کرنی شروع کر دی۔ نفرت پیدا کرنے کی بجائے ہم سب کو مل کر کوشش کرنی چاہئے کہ انسانیت کی بہتری پر کام کریں اور وہ صرف آپس میں امن پیدا کرنے سے ہو سکتی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: عجیب بات یہ ہے کہ امریکا میں لوگوں کی ایک بھاری تعداد اس کا ساتھ دے رہی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ اس کو سپورٹ کیوں کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہو سکتا ہے ان میں سے بعض کو مسلمانوں کے ساتھ ذاتی تجربات ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے ان کو مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہوگئی۔ لیکن میرے خیال میں ان میں سے اکثریت کو معلوم ہے کہ اگر وہ منتخب کیا گیا تو وہ سب کچھ نہیں کرے گا جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا قدم ہے۔ میرا نہیں خیال کہ ایک امریکن صدر جس کی ذہنی حالت قائم ہے وہ مسلمانوں کو بَین کرنے کا ایسا کوئی قدم اٹھائے گا۔ اگر مسلمانوں کو امریکا میں آنے پر پابندی لگا دی جائے تو جو لاکھوں مسلمان امریکا میں رہ رہے ہیں تو ان کا کیا کرو گے۔ وہ مسلمان معاشرہ میں اچھی طرح راسخ ہیں، لوگوں کو جانتے ہیں۔ غیر مسلمان بھی ان سے ہمدردی کرتے ہیں۔ بس مَیں ان کے لئے دعا کروں گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کینیڈا کے مسلمانوں کے سلوک کے بارہ میں کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچرل ملک ہے۔ اس میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ بھی ہجرت کر کے آئی ہوں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا: میرے والد یہاں ہجرت کر کے آئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی مَیں کہہ رہا ہوں۔ اصل کینیڈین تو وہ ہیں جو لوکل ہیں۔ باقی سب خود یا ان کے آباؤ اجداد ہجرت کر کے ایک وقت میں یہاں آئے تھے۔ اس معاشرہ میں میرے خیال سے اتنی قابلیت ہے یا یہ کہہ لو عادت ہوگئی ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ رہ لیتے ہیں یا کینیڈین لوگوں میں دوسرے لوگوں کو اپنے معاشرہ میں شامل کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہ لوگ مختلف قوموں اور ملکوں سے ہیں۔ مختلف مذاہب کے ہیں۔ یہاں پر بہت سارے کلچر، شہریت اور مذاہب اور زبانیں بولنے والے لوگ ہیں۔ تو کس کو تم ہاتھ لگاؤ گے۔ کس کے خلاف اقدام اٹھاؤ گے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا: بے شک ہم ہر قسم کے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ چونکہ آپ ملٹی نیشنل ہیں اس لئے آپ اس نفرت میں نہیں بڑھیں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: Islamophobia کے خلاف لڑنے میں آپ ہمارے ساتھ ہیں۔ اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور نے فرمایا یہ حرکتیں اور فساد انتہا پسند گروپ یا دہشت گرد گروپ کر رہے ہیں۔ وہ مذہب کو نہیں جانتے اور دوسروں کو اسلام سے ڈرا رہے ہیں۔ اگر تم اسلام کی تعلیم اور تاریخ کا مطالعہ کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ کبھی بھی اس طرز پر لوگوں نے عمل نہیں کیا۔ جہاد کیا ہے؟ آج کل مسلمان دنیا سب سے زیادہ تکلیف جھیل رہی ہے۔ جہاں مسلمان، مسلمان کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ حکومتیں اپنے لوگوں کے خلاف اور باغیانہ گروپ حکومتوں کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ اس وجہ سے بڑے انتہا پسند گروپ جیسا کہ داعش، القاعدہ، طالبان اور دیگر گروپ نکل آئے ہیں۔ وہ سب اسلام کی حقیقی تعلیم سے منہ پھیر رہے ہیں۔ میں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ صرف ان لوگوں کے عمل دیکھ کر یا کسی ایک شخص کے عمل دیکھ کر جیسا کہ فرانس اور بیلجیم میں حادثات ہوئے تھے بعض گروپ مغرب میں کہتے ہیں کہ سب مسلمان ایک ہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس لئے ہمیں مسلمانوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ ان کا یہی اسلام ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ اسلام کی اصل تعلیم کو دیکھنا ہوگا۔ یہ انتہا پسند گروپ مسلمانوں کی کُل آبادی کے مقابل پر نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہ یہ سب صرف اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اسی لئے ہم احمدی کہتے اور تبلیغ کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کامل انصاف ہے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ کسی ملک کی دشمنی تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تمہیں انصاف ضرور کرنا ہوگا۔ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کرنا ہوگا۔ تو یہ ہے اصل تعلیم۔ جب مسلمانوں کو پہلی مرتبہ جنگ کی اجازت دی گئی تھی۔ اور وہ ایک لمبے عرصہ کے بعد دی گئی اس عرصہ میں مسلمانوں کو مکہ میں طرح طرح کی اذیت دی گئی پھر بانی اسلام ہجرت کر کے مدینہ آگئے تھے۔ پھر مکہ کے کافروں نے وہاں پر بھی آ کر آپ پر حملہ کیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دفاع کی اجازت دی۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اب تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ اپنا دفاع کرو کیونکہ یہ مخالف لوگ صرف دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں لڑ رہے بلکہ یہ مذہب کو ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اب اگر وہ مخالفین نہ روکے جاتے تو پھر آج کوئی چرچ یا مندر یا یہودی معبد نہ ہوتا۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے جو دفاع کی اجازت دی گئی وہ اس بات کی اجازت دی گئی تھی کہ تمام مذاہب کو بچایا جائے۔ اس لئے اسلام کہتا ہے کہ تم نے چرچ، مندر اور یہودی معبد اور مسجد کا دفاع کرنا ہے۔ صرف یہ نہیں کہا کہ مسجد کا۔ تو یہ ایک دلیل ہے کہ مسلمانوں کو مذہب کے دفاع کے لئے لڑنا چاہئے۔ ہمیں تمام عبادت گاہوں کو بچانا ہوگا۔ اس پیغام کے سننے کے بعد میرا نہیں خیال کہ کوئی اسلام سے نفرت ہونی چاہئے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: یعنی ساتھ دینے سے آپ کی مراد ہے کہ آپ تمام مذاہب کا دفاع کریں گے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں بالکل، ہم کر رہے ہیں اگر تم کسی احمدی کو بلاؤ کہ میرے چرچ کی حفاظت کرو تو وہ ضرور آئے گا۔

آخر پر جرنلسٹ نے عرض کیا: آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں یہاں بلایا اور یہ موقع فراہم کیا۔

☆ اخبار Globe and Mail کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انٹرویو ایک بج کر تیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ اس دوران مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جیوئش کمیونٹی کے ایک وفد کی
حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اس کے بعد ایک بج کر 40 منٹ پر جیوئش (Jewish) کمیونٹی کے چار افراد پر مشتمل وفد نے حضور انور سے ملاقات کی۔

اس وفد میں Greator Toronto کی جیوئش کمیونٹی کی نائب صدر Sara Lefton صاحبہ، ڈپٹی ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ پبلک ریلیشن Steve Mcdonald صاحب اور انٹرفیتھ امور کی ذمہ دار Kimmel Ariella صاحبہ شامل تھیں۔

وفد کے ممبران نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح سے مل رہے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ کینیڈا میں یہودیوں کی تعداد تین لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ ٹورانٹو ریجن میں دو لاکھ سے زائد ہے۔ یہودیوں کی تعداد کے لحاظ سے اسرائیل اور امریکہ کے بعد کینیڈا میں تیسری بڑی یہودی کمیونٹی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایک مرکز حیفا میں بھی ہے۔

مذہبی آزادی کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ مذہبی آزادی کے حق کو دنیا بھر میں تسلیم کیا جانا چاہئے۔ ہم قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلامی تعلیم میں جہاد وغیرہ کا حکم ہے لیکن اس کے لئے بعض حالات کا ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے بعض شرائط ہیں تب وہ جائز ہوتا ہے۔ دراصل آج کل کے نام نہاد علماء اسلامی تعلیمات کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں اور یہ اپنے مقاصد کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ جہاں تک اسلامی تعلیم کا تعلق ہے اسلام صرف امن وسلامتی کا پیغام دیتا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ اچھے طریق سے پیش آنے اور عدل وانصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

وفد کے ممبران نے بتایا کہ ہم اسرائیل اینڈ جیوئش افیئر کے لئے کام کرتے ہیں۔ پچاس سے پچپن ربائی ہمارے بورڈ میں شامل ہیں اور ہمارے سب کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

وفد نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ٹورانٹو ریجن میں مجموعی طور پر یہود کے دو سو سے زائد Synagogues ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی اقدار کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ربّ العالمین ہے اور وہ سب کا رازق ہے چہ جائیکہ وہ یہودی، مسلمان، عیسائی، ہندو، سکھ یا کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتا ہو۔ سب کا رازق خدا ہے۔ پس اگر ہم یہ بات مانتے ہیں تو ہمیں خوشی سے آپس میں مل کر رہنا چاہئے۔ پس ہمیشہ انسانی قدروں کا خیال رکھیں اور ایک ہو کر ان کے لئے کام کریں تاکہ ہمارے معاشرہ میں امن قائم رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں محبت اور امن کی تعلیم کو بغور سمجھنا چاہئے اور اپنے لوگوں کو بھی سمجھانا چاہئے۔ ہم تو یہی کرتے آئے ہیں۔ ہم سب ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے: تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ یعنی سب ایک ہی بات پر اکٹھے ہو جاؤ جو تم سب کے لئے برابر ہو اور وہ ایک بات واحد اور قادر مطلق خدا ہے۔ وہ ہر مذہب کا، ہر قوم کا خدا ہے۔ پس اگر ہم اپنے آپ کو سچے مومن مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان ہے تو پھر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہودی ہو یا مسلمان ہو یا عیسائی ہو۔ سب کو باہم مل کر کام کرنا ہوگا تاکہ ہم سب کا ایمان بڑھے تاکہ ہم اُس خدا کا مقصد پورا کریں جو قادر مطلق ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کی مخلوق اس دنیا میں امن سے رہے۔

اس پر وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ یہودیت میں بھی ہم اسی چیز کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اس دن کے منتظر ہیں کہ یہ تمام باتیں پوری ہوں اور ہم سب امن سے رہیں۔ ہمارا بھی یہی ایمان ہے کہ ہم سب ایک آدم کی نسل ہیں۔ ہمارا آغاز ایک ہے اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے والدین کسی کے والدین پر فوقیت رکھتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم سب آدم کی اولاد ہیں۔ اس طرح ہم سب بھائی بہن ہیں۔ پس ہمیں امن سے رہنا چاہئے۔ اگر ہم اس قول کا پاس کر لیں کہ تمام انسان آدم اور حوّا کی اولاد ہیں تو تمام انسانیت اخوّت کے رشتہ میں بندھ جائے اور دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

حضور انور نے ایک یہودی عالم کا دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے امریکہ کے ایک ربائی کے بارہ میں یاد ہے جو مجھے لندن میں ملے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب مَیں پہلی دفعہ مسجد اقصیٰ کے اس حصہ میں گیا جو مسلمانوں کے پاس ہے۔ اس مسجد میں یہودیوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے لیکن مَیں یہودی ہوتے ہوئے بھی وہاں گیا تو مسجد کے مسلمان خادم نے مجھ سے پوچھا کہ تم مسلمان ہو، تمہارا دین کیا ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یہی میرا ایمان ہے۔ اس پر وہ مجھے لے گیا اور مسجد دکھائی۔ لیکن پھر کہا کہ مجھے ابھی بھی شک ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ مَیں نے کہا تمہیں اَور کیا بتاؤں۔ پھر اُس نے کہا پورا کلمہ سناؤ۔ مَیں نے کہا ''محمد رسول اللہ''۔ تو اس نے پھر کچھ مسجد کا حصہ دکھایا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ مجھے ابھی بھی آپ کے مسلمان ہونے پر یقین نہیں آ رہا۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس پر مَیں نے اُسے کہا کہ دراصل مَیں یہودی ہوں۔ لیکن کلمہ کے پہلے حصہ پر تو مجھے مذہبی ایمان ہے اور دوسرے حصہ یعنی ''محمد رسول اللہ'' پر میرا ذاتی ایمان ہے کیونکہ اگر انصاف کی نظر سے تاریخ کو دیکھا جائے تو عرب کی جو حالت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تھی اس کی اصلاح کوئی نبی ہی کر سکتا تھا۔ اس لئے مجھے تو یقین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے جنہوں نے وحشی عربوں کی حالت کو بدل ڈالا۔

پس ایک خدا کو مانیں اور ہر مذہب کے بانیوں اور لیڈروں کا احترام کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس اگر ہم نے انسانی قدروں کا پاس نہ کیا اور امن وسکون کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش نہ کی تو پھر تباہی ہمارے راستہ پر ہوگی۔ اب تو بعض چھوٹی چھوٹی قوموں نے بھی نیوکلیئر ہتھیاروں تک رسائی حاصل کر لی ہے اور کسی بھی وقت ایک بٹن دبانے سے آدھی دنیا آناً فاناً تباہ ہو جائے گی۔ اس لئے امن کے قیام کے لئے بہت زیادہ محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا کہ مَیں دو کاموں کے لئے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانیں اور اس کے حقوق ادا کریں اور دوسرے ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ان دونوں باتوں پر عمل کر لیا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

یہودی وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات دو بجے تک جاری رہی۔ آخر میں وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

اس کے بعد سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس پروگرام میں 35 فیملیز کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

بریمپٹن، وان، وڈبرج، پیس ولیج، ہملٹن، مسس ساگا، ایبری ولیج۔

اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام جانے کے لئے جونہی ''ایوان طاہر'' سے باہر تشریف لائے تو راستہ کے دونوں اطراف مرد وخواتین اور بچوں بچیوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ یہ لوگ سردی کے اس موسم میں قریباً دو گھنٹے اس راہ پر محض اس لئے کھڑے تھے کہ یہاں سے کسی وقت حضور انور کا گزر ہونا ہے اور وہ اپنے پیارے آقا کا دیدار کریں گے اور حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کریں گے۔ سبھی اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو السلام علیکم کہہ رہے تھے اور اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے کہ ان کا پیارا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔

حضور انور ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہتے تو ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھتے اور یوں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے فیض پاتا۔

تقریب آمین

مسجد بیت الاسلام تشریف آوری کے بعد آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 40 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

نبیل احمد، صہیب منگلا، ابرار احمد اعجاز، حسیب احمد کاہلوں، ہاشم شہزاد چوہدری، حمزہ احمد، سعید شیخ، زیان علی، اویس عثمان، عبدالسلام دانش، معیز وسیم، ثمر احمد خان، عطاء الشافی علی احمد، فاران محمود، کامران افضل، شایان احمد قریشی، ماجد محمود، کاشف ندیم، حزقیل احمد، اوصاف احمد مرزا، معیز احمد طاہر، محبّ احمد طاہر، تعظیم خلیفہ۔

عریبہ کھوکھر، ثناء رؤف، ہبہ ظفر، زویا سیّد، امۃ السبوح باجوہ، عروسہ صابر، شافیہ خان، شافیہ احسن، درّثمین احمد، درّ عدن مہک، مریم احمد، شائلہ علیشہ مسعود، رضیہ سراء، کاشفہ مسعود، عدیلہ احمد، شانزے ملک، زارہ احمد۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

27 / اکتوبر بروز جمعرات 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری خطوط، ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 58 فیملیز کے 218 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل تیرہ جماعتوں سے آئی تھیں:

بریمپٹن، وان، وڈبرج، پیس ولیج، ہملٹن، احمدیہ ابوڈ آف پیس، مسس ساگا، ٹورانٹو ویسٹ، بریڈفورڈ، وڈسٹاک، مارکھم اور سینٹ کیتھرین۔

سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا، بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں، پریشانیوں اور تکالیف اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کے لئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ بابرکت لمحات اُن کی زندگیوں کو راحت اور سکون عطا کر گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔

آج موسم سرد تھا اور بارش بھی تھی لیکن اس کے باوجود اس احمدیہ بستی کے مکین ہزاروں کی تعداد میں اُس راہ پر کھڑے تھے جہاں سے اُن کے پیارے آقا نے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاسلام تک جانا تھا۔ مرد احباب کے علاوہ خواتین اور بچوں اور بچیوں کا ایک بڑا ہجوم تھا جو اس راہ پر کھڑا تھا۔ ان میں بوڑھی عورتیں بھی تھیں جو ویل چیئر پر تھیں، ماؤں نے اپنے بچوں کو گودوں میں اٹھایا ہوا تھا اور اپنے آقا کی آمد کی منتظر تھیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو حضور انور کے چہرہ پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہاتھ بلند ہوگئے اور حضور! السلام علیکم کی آوازوں کا ایک تلاطم برپا ہوا۔ حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہتے۔ ایک ایک قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے تھے اور ان چند لمحات میں ہزاروں تصویریں بن گئیں جو اُن مکینوں کے لئے اور اُن کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہیں۔ ان کے گھروں کی بھی رونق ہیں اور ان کے دلوں کی بھی زینت ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گھروں کو بھول گئے ہیں اور سارا سارا دن ان راہوں پر کھڑے گزار دیتے ہیں جہاں سے کسی وقت ان کے پیارے آقا اور محبوب امام کا گزر ہونا ہے۔ یہ برکتوں اور سعادتوں کے حصول کے دن ہیں اور اِس امن کی بستی کا ہر مکین ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 13 جنوری 2017ء)

جلسہ سالانہ مغربی کینیڈا 2017ء

منعقدہ مورخہ 7-8 اکتوبر 2017ء مقام سسکاٹون، مینی ٹوبا

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا جلوہ تھا کہ مجھے مع اہلیہ اس سال ویسٹرن کینیڈا کے جلسہ میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں تقریباً ہر سال اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کی توفیق دے رہا ہے اور حضور انور سے ہر سال ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔ اس سال ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کا ویزا بھی مل گیا تھا اور جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء میں شامل ہو کر اور حضور انور سے ملاقات کر کے اور حضور کی اقتدا میں کچھ نمازیں ادا کر کے ہم مینی ٹوبہ پہلے ایڈمنٹن بڑی بچی کے پاس پہنچے اور وہاں کچھ دن رہ کر سب سے چھوٹی بچی کے پاس سسکاٹون پہنچے۔ ہمیں قطعاً علم نہیں تھا کہ ویسٹرن کینیڈا کا جلسہ سالانہ اس سال سسکاٹون میں ہونا ہے اور یہ کہ ہم اس وقت یہاں ہوں گے۔ ساری Time Management اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا جلوہ تھا۔ جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر بانیٔ جماعت احمدیہ نے جب مسیح ابن مریم کے فوت ہونے اور مسیح موعود کے دعویٰ کا اعلان کیا تو متحدہ ہندوستان کے طول و عرض میں مخالفت کا ایک طوفان امنڈ آیا۔ آپ پر کفر کا فتویٰ لگ گیا۔ آپ تقریباً ایک سال کوشش فرماتے رہے کہ کسی پُر امن ماحول میں عوام الناس کو وفات مسیح کا مسئلہ اور آنحضرت ﷺ کی ہی اُمّت سے مسیح موعود کے مبعوث ہونے کا مسئلہ سمجھا سکیں۔ لیکن علماء سوء نے ہر جگہ ہنگامہ آرائی، فساد برپا کیا اور معاملہ بگڑتا چلا گیا۔ بالآخر حضور نے مومن اور کافر میں تفریق کے لئے قرآنی معیار پر معاندین کو چیلنج کیا اور 'آسمانی فیصلہ' کے نام سے ایک رسالہ تصنیف فرما کر بعض صحابہؓ کو ایک روز کے لئے 27 دسمبر 1891ء کو قادیان بُلوا کر مشورہ کیا اور تبلیغ اسلام کے لئے تجاویز اور ملاقات اور اجتماعی دعا اور باہمی تعارف کا ایک نیا باب شروع ہوا۔ جب یہ رسالہ شائع ہوا تو حضور نے 7 دسمبر 1891ء کو دینی مشورہ کے لئے (پہلا) جلسہ قرار دیا اور آئندہ ہر سال تین روزہ جلسہ منعقد کرنے کا اعلان فرمایا اور اس کے ساتھ وابستہ برکات کا ذکر کیا۔

جوں جوں جماعت پھیلتی گئی ہر ملک میں جلسہ سالانہ کی تقریب منعقد ہونے لگی۔ بالخصوص جب پاکستان میں قانون سازی کر کے جماعت پر پابندیاں لگائی گئیں تو کئی ملکوں میں جہاں اگرچہ جلسوں کا آغاز ہو چکا تھا۔ زیادہ تعداد اور کیفیات میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا جس کی ایک روشن مثال کینیڈا کا جلسہ سالانہ ہے۔

1974ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا منصوبہ بن رہا تھا اور خلیفۂ وقت (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے ان کے سوالوں کے جواب دیئے تھے تو آپ کو الہام ہوا **وسع مکانک انا کفینک المستھزئین** کہ جو استہزا کا منصوبہ بنایا گیا ہے ان کے لئے یقیناً اللہ کی ذات کافی ہے اور اب وسعت مکانی ہوتی چلی جائے گی۔ 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جب کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا تو اس سال جلسہ سالانہ کینیڈا کا آغاز ہوا۔ اور 2017ء میں 7 تا 9 جولائی کینیڈا کا 41 واں جلسہ سالانہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ چونکہ کینیڈا بہت بڑا ملک ہے اور چار بڑے صوبے برٹش کولمبیا، البرٹا، سسکچوان اور مینی ٹوبہ ویسٹ کینیڈا کہلاتے ہیں اس لئے کینیڈا کی جماعت نے ویسٹرن کینیڈا کے لئے بھی اضافی جلسوں کا انتظام کیا ہوا ہے اور یہ ویسٹرن کینیڈا کا 17 واں جلسہ سالانہ تھا جو 7-8 اکتوبر 2017ء کو Saskatoon میں بڑی کامیابی سے منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1980ء کے دورہ پر خواہش فرمائی تھی کہ پاکستان سے کینیڈا ایک سو فیملیز شفٹ ہو جائیں۔ اب تو لگتا ہے ہزاروں شفٹ ہو گئی ہیں۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

اسلام کی پندرھویں صدی ہجری میں جماعت کو بالخصوص کینیڈا میں بہت ترقیات نصیب ہو رہی ہیں۔ خلیفۂ وقت کے دوروں سے احباب جماعت میں ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوتی اور جماعت پہلے زیادہ بیدار ہو جاتی ہے اور ہر شعبہ میں بہت تیزی آ جاتی ہے۔ خلافت رابعہ میں ٹورانٹو میں شاندار مسجد بیت الاسلام بنی تھی۔ خلافت خامسہ میں کیلگری میں، مسجد نور، وینکوور میں مسجد بیت الرحمٰن، لائیڈ منسٹر میں مسجد بیت الرحمٰن، ریجائینہ میں مسجد بیت محمود کا حضور نے خود افتتاح فرمایا تھا۔ اب تو ہر بڑے شہر میں مسجد کے لئے عمارتیں خرید لی گئی ہیں یا مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ سسکاٹون، ونی پیگ، آٹواہ اور مانٹریال ہر جگہ انتظام ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا خلافت خامسہ کا شاندار کارنامہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وعدوں کے مطابق امام جماعت اور جماعت احمدیہ کینیڈا کو جو عزت دی ہے وہ غیر معمولی ہے۔

ملک کا وزیر اعظم اور اعلیٰ عہدیدار جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور پیغام بھیجتے ہیں اور احمدیت اسلام کی پُر امن انصاف پر مبنی تعلیم اور جذبہ حب الوطنی اور خدمتِ انسانیت کی تحریکات پر بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس جلسہ کے موقع پر بھی وزیر اعظم کا پیغام ویڈیو کے ذریعہ سنا گیا اور کئی اعلیٰ حکومتی شخصیات نے نہ صرف شرکت کی بلکہ جماعت کی اعلیٰ کارکردگی پر خوشی کا سٹیج پر آ کر اظہار کیا۔ جسے دیکھ کر جہاں مومنوں کے دل سکینت پکڑتے ہیں وہاں معاندین جاہلانہ غیرت کا اظہار کر کے غیظ و غضب میں بڑھ رہے ہیں لیکن جہالت اپنے مؤقف پر قائم ہے۔

Love For All Hatred For none

ویسٹرن کینیڈا کے اس سال کی ایک خصوصیت کینیڈا کی مقامی آبادی First Nations یا Indigenous People کی نمائندگی اور ان کے چیف کے ساتھ امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا مشترکہ اجلاس Co-Session تھا۔

(باقی صفحہ 35)

سہ درہ پل

A Bridge with Three Spans

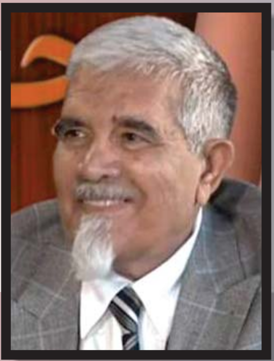

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس کے ایک سینیئر سول سرونٹ جناب ضیاء الدین احمد کی انگریزی زبان میں لکھی گئی خود نوشت A Bridge with Three Spans (سہ درہ پل) کے عنوان سے ای یونیورس بلومنگٹن الی نائے امریکہ سے 2016 میں شائع ہوئی ہے۔ جناب ضیاء الدین احمد بہار کے ایک قصبہ آرہ میں پیدا ہوئے۔ (ہم نے آرہ کو نوح ناروی کے اس شعر کے ذریعہ جانا تھا جس کی مثال ہمارے استاد سہل ممتنع کا مطلب سمجھانے کو دیا کرتے تھے کہ ’’آرے سے گئے نوح تو نارے آئے۔ نارے سے گئے نوح تو آرے آئے‘‘)۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ دیال سنگھ کالج سے گریجوایشن کی اور گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی میں ایم اے کیا۔ مرے کالج سیالکوٹ میں انگریزی کے لیکچرار ہوئے اور وہیں سے سپیریئر سروس کا امتحان دے کر آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس میں شامل ہوئے اور پھر چل سو چل۔ مشرقی پاکستان میں رہے، مغربی پاکستان میں کراچی، اسلام آباد، پشاور میں رہے اور پھر ڈیپوٹیشن پر یواین میں چلے گئے۔ یواین میں جانے کے بعد ان کا بیشتر وقت پاکستان سے باہر گزرا۔ یوگوسلاویہ، ایتھوپیا، برما اور نیویارک جانے کہاں کہاں۔

واں سے نکل کر پھر نہ فراغت ہوئی نصیب
آسودگی کی جان تری انجمن میں تھی!

مصنف کا کہنا ہے کہ انہیں اردو سے کوئی زیادہ رغبت نہیں رہی حالانکہ بہاری ہونے کی وجہ سے اُن کے ماں باپ اردو بولتے تھے اور اسی وجہ سے انہوں نے اپنی خودنوشت کے لئے اردو کو ذریعہ اظہار نہیں بنایا مگر ہم نے ان کے خاندان کے دیگر افراد کو جو ہمارے ہی محلّہ میں قیام پذیر رہے ہمیشہ اردو بولتے ہی پایا۔ اُن کے بڑے بھائی معین الدین چھوٹے بھائی محی الدین کے ناطہ ہمارے بہت خیال رکھتے تھے۔ محی الدین کالج میں ہم سے جونیئر تھا مگر انگریزی کا بہت اچھا ڈیبیٹر (مقرر) تھا۔ ہم اردو کا مقرر اور سینئر ہونے کی وجہ سے اس کا بہت ادب کرتے تھے مگر وہ کالج کا استاد ہونے کی وجہ سے ہمارا لحاظ رکھتا تھا۔ محی الدین فوج میں لیفٹننٹ کرنل کے رینک تک پہنچا اور ریٹائر ہونے کے بعد کینیڈا آ گیا یہاں دل کے ہاتھوں جان ہار بیٹھا۔ اس کی اولاد یہاں کینیڈا میں ہے اور اپنے حال میں خوش حال اور مگن۔ اس کی ناوقت وفات پر ہم نے نوحہ لکھا تھا: ’’ایک تیز رو مسافر‘‘۔ اس کے بھائی جان کی کتاب پر لکھتے وقت بھی اس کا چہرہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ ان کے دو چھوٹے بھائی ہمارے شاگرد بھی رہے۔

بھائی ضیاالدین احمد کا چرچا ہم نے بہت سنا تھا مگر ملاقات اب آ کے معین کی وفات کے موقع پر ہوئی۔ انہیں مل کر ان کے ابا قبلہ محمد بشیر الدین یاد آئے۔ ہمارے شہر ربوہ میں تین بہاری بلکہ بھاگلپوری خاندان بہت نمایاں تھے۔ ایک پروفیسر علی احمد، (والد محترم جناب میاں عبدالرحیم احمد) دوسرے میجر اسماعیل صاحب اور تیسرےؔ جناب بشیر الدین کا خاندان۔ مؤخر الذکر خاندان کے میجر زین العابدین کو ہم اس لئے بھی زیادہ جانتے ہیں کہ وہ ہمیشہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو باقاعدہ ہر ہفتہ دعا کے لئے ضرور خط لکھتے تھے اور اس میں شاذ ہی ناغہ ہوتا تھا۔ ہم کالج میں داخل ہونے سے قبل میاں صاحبؓ کے کلرک تھے اور دعائیہ خطوط کے جواب لکھنا ہمارے ذمہ تھا۔ کوئی دس پندرہ برس قبل بھائی زین العابدین سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کبھی ہمارے پاس کیلیفورنیا آؤ تو تمہیں تمہارے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط دکھاؤں۔ جب ہم نے ضیا صاحب کی یہ بات پڑھی کہ بھائی زین العابدین نے انہیں اُن کے کالج کے زمانہ کا خط دکھایا تو ہمیں یقین آ گیا۔ (سہ درہ پل۔ صفحہ 86)

بھائی زین العابدین کو غالباً پرانے خطوط جمع کرنے کا شوق ہے۔ آثار قدیمہ سے تو جناب ضیاالدین کو بھی بہت شغف ہے جس کا اظہار مشہور ماہر آثار قدیمہ احمد حسن دانی سے ان کی نشستوں سے ہوتا ہے (باب 19)

ڈاکٹر احمد حسن دانی کی خودنوشت ’’دانی کی کہانی دانی کی زبانی‘‘ چھپ چکی ہے۔ دانی صاحب ہندو یونیورسٹی بنارس کے مسلمان گریجوایٹ تھے جہاں انہوں نے ہندو بن کر وقت گذارا تھا۔ اور سنسکرت اور قدیم ہندوستانی زبانیں جانتے تھے۔ ہم نے ان کی خودنوشت سے قبل ان کے بڑے مالویہ صاحب یعنی پنڈت مدن مالویہ بانی ہندو یونیورسٹی کے ساتھ تصویر اپنے دوست ڈاکٹر لکشمی مالویہ کے ہاں جاپان میں دیکھی تھی۔ دانی صاحب نے وہ تصویر بڑے فخر کے ساتھ اپنی خودنوشت میں شامل کی ہے۔

گورنمنٹ کالج کے اساتذہ کے ذکر میں جناب ضیاالدین احمد نے پروفیسر سراج کا ذکر بڑے احترام سے کیا ہے اور کسی اخبار میں بیان کردہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے سیکرٹری خارجہ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے تو اپنے استاد پروفیسر سراج سے ملاقات کرنے کے لئے اُن کے گھر لاہور گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے سارا وقت ان کے چرنوں میں بیٹھے رہے۔

(صفحہ 85)

یہ واقعہ ہمارے ایک وزیر خارجہ نے اپنی خودنوشت میں بھی بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے سیکرٹری خارجہ نے پاکستان کے دورہ پر آنے سے قبل پاکستان کے سیکرٹری خارجہ سے جو خود بھی پروفیسر سراج کے شاگرد تھے، یہ درخواست کی کہ اُن کی پروفیسر سراج سے ضرور ملاقات کروائی جائے۔ ہمارے سیکرٹری خارجہ نے پروفیسر سراج کو خط لکھا کہ ہندوستان کے سب سے بڑے ڈپلومیٹ پاکستان آ رہے ہیں اور آپ سے ملاقات کے خواہش مند ہیں اس لئے فلاں فلاں تاریخوں کو اسلام آباد میں موجود رہیں۔ پروفیسر سراج نے جواب دیا کہ وہ بیمار ہیں اس لئے اسلام آباد کے سفر اور ملاقات سے معذور ہیں۔

(باقی صفحہ 35)

حیاتِ قدسی

تصنیف حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ

مکرم شیخ عبدالودود صاحب، نیشنل سیکرٹری اشاعت کینیڈا

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کا اصل نام غلام رسول قدسی تھا۔ آپؓ صوبہ گجرات کے راجیکی گاؤں میں پیدا ہوئے اس لیے آپ کو مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے نام سے بھی جا نا جا تا ہے۔ آپ نے لڑکپن ہی میں قبولِ احمدیت کا شرف حاصل کرلیا تھا جس کی مختصر تفصیل یوں ہے کہ ایک دفعہ آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتاب آ ئینہ کمالاتِ اسلام پڑھنے کا موقع ملا۔ جب آپ نے یہ نظم جس کا مطلع تھا :

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

ترجمہ: محمدؐ کی جان میں عجب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں عجب لعل ہے۔

آپ اس نعتیہ نظم کو پڑھتے چلے گئے مگر سوز وگداز کا یہ عالم تھا کہ آپ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری تھے۔ جب آپ آخری شعر پر پہنچے کہ:

کرامت گرچہ بے نام ونشاں است
بیا بنگر زِغلمان محمدؐ است

ترجمہ: امت اگرچہ بے نام ونشان ہے۔ تو آل اور آل محمدؐ کے غلاموں سے دیکھ۔

تو آپ کے دل میں شدید تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش آپ کو بھی ایسے صاحبِ کرامت بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع ملتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب پڑھنے اور آپ کا تعارف سننے کے بعد پہلا فقرہ جو آپؓ کے منہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نکلا وہ یہ تھا کہ دنیا بھر میں اس شخص کے برابر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق نہیں ہوا ہوگا۔

ستمبر یا اکتوبر 1897ء میں آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظور فرمالیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف آپؓ کو 1899 میں نصیب ہوا۔ آپؓ کے ساتھ آپؓ کے استاد حضرت علامہ امام الدین صاحب بھی قادیان آئے اور انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ آپؓ خود قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیارت اور بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مسجد مبارک کے زینہ سے چڑھتے ہوئے میں تو نذرانہ پیش کرنے کے لئے رقم نکالنے لگا اور حضرت مولوی صاحبؓ حضرت اقدس کی خدمت میں جا پہنچے۔ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشتے ہی فرمایا۔ وہ جولڑکا آپ کے پیچھے آرہا ہے اس کو بلاؤ۔ چنانچہ مولوی امام الدین صاحب پیچھے لوٹے اور مجھے کہنے لگے کہ حضور آپ کو یاد کرتے ہیں۔ میں بے ساختہ حضور علیہ السلام کے قدموں میں گر گیا اور روتے روتے میری ہچکی بندھ گئی۔ حضور نے نہایت شفقت سے میرے سر پر اور میری پیٹھ پر دستِ مسیحائی پھیرا اور مجھے دلاسہ دیا اور میں نے دوبارہ دستی بیعت کی۔ (حیاتِ قدسی، صفحہ 19-20)

آپؓ نے جماعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے ساری عمر خدمات سرانجام دیں اور جماعت میں عزت واحترام کا خاص مقام حاصل کیا۔ خدا تعالیٰ نے آپؓ کو اپنی جناب سے خاص قبولیت دعا کا شرف بخشا تھا۔ آپؓ کا نام ذہن میں آتے ہی قبولیتِ دعا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق کا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔

آپؓ نے اپنی سوانح حیات کے تفصیلی حالات خود قلمبند کئے ہیں جس میں خاندانی حالات سے لے کر عہدِ طفولیت، جوانی اور بڑھاپے تک کے ایمان افروز واقعات نیز قرآن کریم کے سینکڑوں معارف اور تقریباً نصف صدی تک کی تبلیغی مہمات کا ذکر درج ہے۔ جن کو حیاتِ قدسی کے نام سے شائع کیا گیا۔ قمرالانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کتاب کے بارہ میں فرمایا:

واقعات بہت دلچسپ ہیں۔ اور جماعت میں روحانیت اور تصوف کی چاشنی پیدا کرنے کے لئے خدا کے فضل سے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ ایسی کتابوں کی احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بکثرت اشاعت ہونی چاہئے۔ مناظرانہ باتوں کی نسبت اس قسم کے روحانی مذاکرات کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحبؓ نے مزید فرمایا:

خشک منطق اور فلسفیانہ دلائل کی نسبت جو تاثیر خدا نے روحانی لوگوں کے اقوال اور واقعاتِ زندگی اور مکاشفات میں رکھی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ حضرت مولوی راجیکی صاحبؓ کی یہ تصنیف بھی اسی ذیل میں آتی ہے۔ مخلصین جماعت کو چاہئے کہ اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھ کر فائدہ اٹھائیں بلکہ دوسرے لوگوں میں بھی اس کی زیادہ سے زیادہ تحریک کریں۔ روح کو جلا دینے کے لئے ایسا لٹریچر نہایت درجہ مفید ہوتا ہے۔ (حیاتِ قدسی، حصہ پنجم، صفحہ 6)

اس کتاب میں بیان کئے گئے دعوتِ الی اللہ کے تجربات اور زندگی میں پیش آنے والے غیر معمولی واقعات ہر احمدی کے لئے اور خصوصاً داعیان الی اللہ کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تعلق باللہ اور خلافتِ احمدیہ سے اخلاص ووفا کے تعلق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوانح حیات حضرت میاں نذیر محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1889ء تا 1973ء

مکرم میاں منور احمد صاحب

چونکہ اس مضمون میں مذکور بعض واقعات پہلے شائع نہیں ہوئے اس لئے ان واقعات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

(ادارہ)

میرے والد صاحب، حضرت میاں نذیر محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ابن صحابی تھے۔ ان کی ولادت اندازاً 1889ء کی ہے۔ ان کے بڑے بھائی کا نام حضرت میاں وزیر محمد صاحب اور چھوٹے بھائی کا نام عبدالرحمٰن صاحب تھا، اور تین بہنیں تھیں۔ خاندان میں سب سے پہلے میاں وزیر محمد صاحب (والد محترم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیاء) نے بیعت کی۔ اس کے بعد میرے دادا جان نے بیعت کی۔ تاریخ احمدیت جلد ہفتم (پرانے ایڈیشن کے مطابق ہشتم) کے آخر میں درج قادیان کے صحابہؓ کی ایک فہرست میں آپ کا نام 148 نمبر پر میاں نذیر محمد صاحب (میاں فیملی) درج ہے جہاں آپؓ کی زیارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1904ء لکھا ہے۔

حضور علیہ السلام کی صحبت کا یہ اثر تھا کہ بھاٹی دروازہ میں سخت مخالفت کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے۔

اسی محلہ میں ایک سرخ اور سفید رنگ کا مخالف تھا جو لوگوں کو یہ کہتا پھرتا تھا کہ اگر مرزا (حضور علیہ السلام) سچا ہے تو مرتے وقت میرا منہ کالا ہو جائے۔ اُس کو یہ گمان تھا کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک رات وہ اپنے مکان کی تیسری منزل کی چھت پر سویا ہوا تھا جس کی گرد منڈیر نہ تھی۔ رات کو اُٹھا اور چل پڑا۔ تین منزلوں سے گرا اور صبح ہونے تک کسی کو خبر نہ ہوئی۔ صبح جب لوگوں نے دیکھا تو شور پڑا۔ والد صاحبؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ والد صاحبؓ نے دیکھا سارے جسم کا رنگ اسی طرح ہے لیکن چہرہ پورا کالا سیاہ تھا۔ اس وقت والد صاحبؓ نے لوگوں کو یاد دلایا کہ جو یہ کہا کرتا تھا کہ اگر مرزا (حضور علیہ السلام) سچا ہے تو مرتے وقت میرا منہ کالا ہو جائے، پورا ہو گیا اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت کا نشان بن گیا۔

حضور علیہ السلام کے زمانے میں جب طاعون پڑی تو ہمارے دادا جانؓ کے محلّہ میں بہت سی اموات ہوئیں۔ والد صاحبؓ فرماتے تھے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کسی نہ کسی کے طاعون سے مرنے کی خبر ملتی۔ فرماتے تھے کہ میں اپنے والد کے ساتھ خود بھی اُس جگہ پر پہنچتا اور مرنے والے کے دفنانے کے انتظام میں شریک ہوتا۔ خوف سے بہت کم لوگ اُس کو ہاتھ لگاتے اور کئی دفعہ ایسا ہی ہوا کہ خود ہی سارا انتظام کرنا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا۔

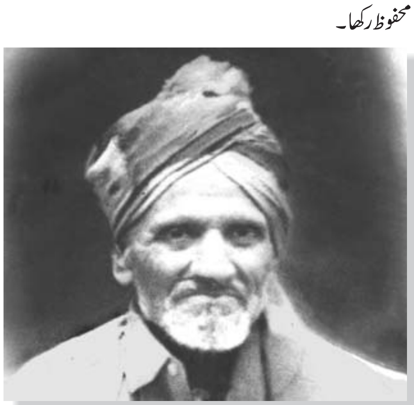

دادا جانؓ تعمیرات کے ماہر تھے۔ بھاٹی دروازہ میں بہت سی جائیداد تھی۔ اس کے علاوہ لاہور میں دوسرے مقامات پر بھی مکانات تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کی وجہ سے مخلوق خدا سے بہت ہمدردی رکھتے تھے۔ مکانات کا کرایہ لینے کے لئے جاتے تو اگر کسی کرایہ دار کے پاس رقم نہ ہوتی اور اسے تنگ دست دیکھتے تو کرایہ وصول کرنے کی بجائے اس کے گھر کے لئے کھانے پینے کا سامان مہیا کر دیتے اور اس وقت تک کرایہ نہ لیتے جب تک اس کی حالت بہتر نہ ہو جاتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کی تعمیل میں دارالصناعت قائم کی جس میں لکڑی، لوہے اور چمڑے کی مصنوعات میں مہارت حاصل کرنے کا انتظام موجود تھا۔ اور قادیان کے بہت سے لڑکوں کو ان صنعات کا کام سکھایا گیا۔ لکڑی کی مصنوعات کے سکھانے کی ذمہ داری ابا جانؓ کے سپرد تھی۔

والد صاحبؓ کو حضور علیہ السلام کے خاندان سے والہانہ عشق تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکثر ملتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈلہوزی کی رہائش گاہ کا فرنیچر ابا جانؓ نے ہی تیار کیا تھا۔ فرنیچر کی تیاری کے دوران حضورؓ کو شکایت ملی کہ فرنیچر درست نہیں بن رہا۔ حضورؓ نے پیغام بھیجا کہ جتنا فرنیچر تیار ہوا ہے اور جس حالت میں بھی ہے فوراً قصر خلافت میں لے آؤ۔ حکم کی فوراً تعمیل کی گئی۔ پیغام بھیجنے پر حضورؓ دالان میں تشریف لائے، حضورؓ نے بڑے غور سے مکمل اور نامکمل فرنیچر دیکھا اور بعض ہدایات خوشنودی کے رنگ میں دیں۔ اور پھر فرمایا کہ واپس لے جاؤ اور کام مکمل کرو۔ لہٰذا سارا سامان واپس لے آئے اور کام مکمل کیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ جس نے شکایت کی تھی حضورؓ اُن سے سخت ناراض ہوئے کہ اس قسم کی شکایت کیوں کی گئی۔ فرنیچر مکمل ہونے پر حضورؓ کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا گیا۔

میری والدہ حضرت سعیدہ بیگم صاحبہ بھی خدا کے فضل سے صحابیہ تھیں اور حضرت اقدس علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ اُن کا ایک واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر، مبارک منزل دہلی دروازہ لاہور میں ٹھہرا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک کمرے میں میرے دادا جان حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے والد حضرت حکیم محمد حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مرہم عیسیٰ) صاحب اور کچھ دوسرے احباب بیٹھے ہیں۔ اس وقت میری عمر چار یا پانچ سال کی ہوگی۔ میں نے ان کے درمیان ادھر ادھر پھرنا شروع کر دیا۔ میں تو

صرف دادا جانؓ یا والد صاحبؓ کو ہی پہچانتی تھی جب میں حضور علیہ السلام کے پاس سے گزری تو حضورؑ نے مجھے پکڑ لیا اور گود میں بٹھا لیا۔ مجھے پوچھنے لگے کہ آپ کے ابا کا کیا نام ہے۔ میں نے بتا دیا پھر پوچھا کہ آپ کے دادا کا کیا نام ہے؟ وہ بھی میں نے بتا دیا۔ کچھ دیر حضورؑ کی گود مبارک میں بیٹھی رہی اور پھر حضورؑ نے مجھے چھوڑ دیا۔ اُس وقت تو مجھے کچھ بھی احساس نہ تھا کہ خدا کے ایک نبی نے مجھے اپنی گود میں بٹھائے رکھا، بعد میں جب میں نے ہوش سنبھالی تو میرے والد صاحبؓ نے مجھے بتایا کہ تم حضور علیہ السلام کی گود میں بیٹھی تھی۔ قادیان میں جب حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوائے احمدیت بنانے کے لئے صحابیاتؓ کو جمع کیا تو میری والدہؓ بھی وہاں پہنچ گئیں اور سوت کاتنے میں حصہ لیا۔

میرے والد صاحبؓ کو شکار کا بہت شوق تھا ایک دفعہ مچھلی کے شکار کے لئے قادیان سے باہر دریائے بیاس پر گئے۔ رات دریا پر گزاری۔ ان کے ساتھ اُن کے بڑے بیٹے میاں مبشر احمد صاحب بھی موجود تھے۔ تہجد اور صبح کی نماز کے بعد مچھلی کا شکار شروع کیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ایک بہت بڑی مچھلی لگ گئی۔ والد صاحبؓ نے ڈوری کے تناؤ سے محسوس کیا کہ مچھلی بہت بڑی ہے اور یہ ڈوری ٹوٹ جائے گی بڑی احتیاط سے کچھ کھینچتے اور کبھی ڈھیلا چھوڑ دیتے۔ اسی دوران مچھلی نے ہوا میں چھلانگ لگائی تو دیکھا کہ بہت بڑی مچھلی ہے اور اس کو باہر لانا محال ہے۔ دعا شروع کر دی کہ اگر یہ مچھلی باہر آ گئی تو حضورؑ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ کافی دیر اسے پانی میں کھیلنے دیا۔ آہستہ آہستہ اسے کنارے کے قریب لاتے رہے جب کنارے کے قریب آ گئی اور صاف نظر آنے لگی تو بیٹے سے کہا کہ ایک گڑھا کنارے کے پاس کھودو۔ جب گڑھا تیار ہو گیا تو مچھلی کو اس طرح کھینچا کہ مچھلی اس گڑھے میں آ گری۔ فوراً ہی ریت اُس پر ڈال دی گی۔ وہ مچھلی قریباً چار فٹ لمبی اور دس انچ چوڑی تھی۔ واپس آنے کے دوسرے دن صبح کی نماز سے پہلے مسجد مبارک کے ساتھ کسی مناسب جگہ پر مچھلی رکھ دی۔ نماز کے بعد حضورؑ سے ملاقات کی اور عرض کی کہ حضورؑ کے لئے دریا سے مچھلی پکڑ کر لایا ہوں۔ حضورؑ، ابا جانؓ کے ساتھ تشریف لے آئے۔

مچھلی دیکھ کر کہا کس کانٹے سے پکڑی ہے؟ والد صاحب نے سارا واقعہ بھی بیان کیا اور وہ کانٹا بھی دکھایا جو اتنا چھوٹا تھا کہ زیادہ سے زیادہ دو بالشت تک کی مچھلی پکڑی جا سکتی تھی۔ حضورؑ نے ازراہ شفقت مچھلی قبول فرمائی۔

مسجد احمدیہ دہلی دروازہ کے قریب احرار کا دفتر تھا۔ میرے والد صاحبؓ کا لوہے کا کارخانہ تھا صبح کے وقت کام پر جاتے ہوئے احرار کے دفتر کے نیچے سے گذرتے تھے۔ 1953ء کے فسادات کے دوران جب ایک دن اس دفتر کے قریب سے گذرے تو ایک احراری ملاں سامنے آتا نظر آیا۔ آپؓ نے بلند آواز سے لاحول پڑھی۔ اُس نے آپؓ کو بڑے غصے سے دیکھا گریبان سے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ لاحول کیوں پڑھی جواب دیا کہ مجھے شیطان نظر آیا اس لئے پڑھی ہے۔ اس دوران کچھ لوگ اردگرد کھڑے ہو گئے اور دست درازی سے روکا۔ ابا جانؓ سے معاملہ پوچھا۔ کہا کہ مجھے شیطان نظر آیا اس لئے لاحول پڑھی تھی۔ اس نے کہا کہ اس نے مجھے دیکھ کر پڑھی تھی۔ لوگوں نے اس سے سوال کیا کہ کیا تم شیطان ہو۔ کچھ لوگ ہنسنے لگے۔ سخت شرمندہ ہوا جواب نہ دے سکا اور چلا گیا۔

قادیان سے ہجرت کے بعد لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ قادیان میں ایک بڑی جگہ تھی اس میں فرنیچر تیار کرنے کی چار بڑی دکانیں تھیں۔ اسی مناسبت سے لاہور میں ایک لوہے کا کارخانہ الاٹ ہوا۔ اس میں بہت کمائی ہو سکتی تھی ابا جانؓ نے جس کو بھی ایماندار سمجھا اور اپنے ساتھ کام پر لگایا وہی آمد کا بڑا حصہ لے جاتا رہا۔ صرف اس لئے کہ ابا جانؓ ہر ایک کی بات کو سچ سمجھتے تھے۔ اسی لئے گھر میں مالی تنگی رہی۔ چنانچہ کارخانہ نیلام ہو گیا۔ پھر لکڑی کے کام کو شروع کیا اسی دوران ٹی۔ آئی۔ کالج لاہور سے ربوہ منتقل چکا تھا۔ اس کی سب لیبارٹریوں کے فرنیچر اور دوسرا لکڑی کا سامان اپنی نگرانی میں تیار کروایا۔ بڑھاپے میں بھی شکار کا شوق پورا کرنے کے لئے کئی بار دریا پر چلے جاتے۔

صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، ہمیشہ تہجد پڑھتے اور ہمارے لئے دعاؤں میں لگے رہتے خدا کی ہر نعمت پر خدا کا بے حد شکر ادا کرتے ان کی دعاؤں کی بدولت مالی مشکلات کے باوجود ہم تعلیمی میدان میں ترقی کرتے رہے۔

میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم۔ ایس۔ سی کا طالب علم تھا یہ جاننے کے باوجود کہ اس کالج میں اخراجات زیادہ ہوں گے داخلے سے نہیں روکا۔ مالی مشکلات کی وجہ سے تین ماہ تک فیس ادا نہ کر سکا۔ کالج نے میرا نام خارج کرنے کا نوٹس لگا دیا۔ والد صاحبؓ کو بتایا فرمایا کہ تم کالج جاتے رہو میں دعا کروں گا۔ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ نے مجھے پوچھا کہ فیس کیوں نہیں ادا کرتے۔ میں نے کہا کہ مالی مشکلات ہیں۔ اس نے کہا کہ تم نے بتایا کیوں نہیں پھر اس نے کہا کہ ایک درخواست لکھو تا کہ میں تمہیں کالج میں فزکس ڈیپارٹمنٹ میں کچھ کام دے دوں۔ خدا کا فضل ایسا ہوا کہ تعلیم مکمل ہونے تک مجھے فیس ادا نہیں کرنی پڑی اور سال کے آخر میں مجھے کچھ بقایا رقم بھی ادا کی گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے بہت اچھے نمبروں میں کامیابی بھی دی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

خدائے رحمٰن نے آپؓ کو گیارہ بیٹے دئے اور دعاؤں کے بعد ایک بیٹی بھی عطا فرمائی۔ بعد میں آپؓ کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی لمبا عرصہ حیات رہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مبشر احمد، ۲۔ مظفر احمد، ۳۔ مبارک احمد، ۴۔ منور احمد،
۵۔ صادقہ بیگم، ۶۔ منیر احمد، ۷۔ ناصر احمد۔

اب آپؓ کے چار بیٹے ہیں۔

مبشر احمد، منور احمد، منیر احمد، ناصر احمد اور بیٹی صادقہ بیگم خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔

آپؓ تہجد کے بعد فجر کی نماز سے پہلے نہایت ہی پیار بھری آواز میں یہ کلمات اللہ تعالیٰ کی حمد میں پڑھا کرتے تھے۔

مالک الملک لا شریک لہ ھو وحدہ لا الٰہ الا ھو

اللہ تعالیٰ آپؓ کی مغفرت فرمائے، آپؓ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے، آمین۔

دو آسمانی امان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے دو امان نازل ہوئے تھے۔ ایک تو اُن میں سے اٹھ گیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود مگر دوسری امان قیامت تک باقی ہے اور وہ استغفار ہے۔ **ماکان اللہ معذبھم وھم یستغفرون ○** (سورۃ الانفال 8: 34) پس استغفار کرتے رہا کرو کہ پچھلی برائیوں کے نتائج سے بچے رہو اور آئندہ بدیوں کے ارتکاب سے۔

(ارشاداتِ نورؓ، جلد اول، صفحہ 69)

مساجد فنڈ میں مالی قربانی پیش کرنے والے بچوں کی چند جھلکیاں

مساجد فنڈ میں مالی قربانی پیش کرنے والے بچوں کی چند جھلکیاں

اراکین مجلس عاملہ، خدام الاحمدیہ ربوہ

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف) سعید احمد عالم گیر صاحب، میر داؤد احمد صاحب، حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، غلام باری سیف صاحب

کھڑے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف) حسن محمد خاں عارف صاحب، عبدالرشید غنی انبالوی صاحب، قریشی مقبول احمد صاحب، نامعلوم، ملک رفیق احمد صاحب، عملہ حفاظت، عملہ حفاظت، محمد احمد ثاقب صاحب، دوست محمد شاہد صاحب

بقیہ از خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 27/ اکتوبر 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں اس حوالہ سے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ حقیقی نیکی کیا ہے اور اس میں کس طرح ترقی کی جاسکتی ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ نیکی ایک زینہ ہے خدا اور اسلام کی طرف چڑھنے کا۔لیکن یادرکھو کہ نیکی کیا چیز ہے۔ شیطان ہر راہ میں لوگوں کو بہکاتا ہے۔ مثلاً فرمایا کہ تازہ روٹی کے ہوتے ہوئے فقیر کو باسی کھانا دینا حقیقی نیکی کے خلاف بات ہے۔پس حقیقی نیکی کے لئے ہر معاملہ میں باریکی اور توجہ نہایت ضروری ہے۔اور یہ حقیقی نیکی کس طرح پیدا ہوتی ہے۔فرمایا حقیقی نیکی کے لئے ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو اور ایمان یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر نظر ہے۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: یہ کافی نہیں کہ انسان اتنی ہی بات پر خوش ہوجاوے کہ زنا نہیں کیا یا چوری نہیں کی ۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ جب تک کہ وہ بدیاں چھوڑ کر نیکیوں کو اختیار نہیں کرتا اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔نیکیاں بطور غذا کے ہیں یعنی جس طرح غذا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح نیک اعمال کے بغیر انسان روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حقیقی نیک وہ ہے جس کا ظاہر و باطن ایک جیسا ہو۔فرمایا کہ نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔جس قدر انسان کا ایمان کم ہو اسی قدر انسان کے نیک اعمال میں کمی پیدا ہوتی ہے۔پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہمارا ٹارگٹ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کو مضبوط کریں۔تب ہی ہم نیک اعمال بجالائیں گے اور تب ہی خیر بریہ میں شامل ہونے والے ہوں گے۔اسی طرح حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اس بات کو بھی کھول کر بتایا کہ نیک لوگ جائز چیزوں میں بھی اعتدال سے کام لیتے ہیں اور حد سے نہیں بڑھتے۔ایسا ہرگز نہیں ہے کہ انسان اچھی چیزوں سے فائدہ نہ اٹھائے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھی اچھی اور بہترین چیزوں کے استعمال سے منع نہیں کیا۔ہاں وہ لوگ ان چیزوں میں منہمک نہیں ہوئے یعنی ان کا حقیقی مقصد بہرحال دین اور قربِ الٰہی ہوتا ہے۔پھر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے نیکی کے متعلق فرمایا کہ یادرکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ہو۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ نیکیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے مندرجہ ذیل تین اشخاص کے نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔مکرم حامد مقصود صاحب مربی سلسلہ۔مکرم علی سیدی صاحب امیر جماعت تنزانیہ۔مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ۔

بقیہ از اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں

6۔ 29 جولائی 1949ء کے خطبہ جمعہ میں آپؓ نے فرمایا:

’’اگر ہم ایک ماموری جماعت ہیں جیسا کہ ہمارا دعویٰ ہے تو یقیناً ایک وقت ایسا آئے گا جب دنیا ہمیں مٹا دینے کے درپے ہوگی۔مگر جب ایسا وقت آئے گا تو کیا وہ لوگ جو اپنی آمد کا 1/10 یا 1/9 یا 1/8 بھی چندہ کے طور پر نہیں دیتے وہ اس وقت احمدیت کی خاطر اپنی سینکڑوں روپے کی آمد کو چھوڑ دیں گے؟ اگر اس وقت وہ سلسلہ کے لئے اپنی آمد کا 1/10 حصہ بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہم اُن پر یہ امید کس طرح کر سکتے ہیں وہ اُس وقت احمدیت کے لئے سب کچھ قربان کر دیں گے۔‘‘ (خطبات محمودؓ۔جلد30،صفحہ226)

7۔مالی قربانیوں کے ہمیشہ جاری رہنے کا ذکر کرتے ہوئے 31مارچ 1944ء کے خطبہ جمعہ میں آپؓ نے فرمایا:

’’پس چاہے ایک ارب پونڈ خزانہ میں آجائے تب بھی خلیفہ وقت کا فرض ہوگا کہ وہ ایک غریب کی جیب سے جس میں ایک پیسہ موجود ہے دین کے لئے پیسہ نکال لے اور ایک امیر کی جیب سے جس میں دس ہزار روپیہ موجود ہے دین کے لئے دس ہزار روپیہ نکال لے۔کیونکہ اس کے بغیر دل صاف نہیں ہوسکتے اور بغیر دل صاف ہونے کے جماعت نہیں بن سکتی۔‘‘

(خطبات محمودؓ۔جلد25،صفحہ 246-247)

8۔خطبہ جمعہ مورخہ 16 جنوری 1948ء میں آپؓ نے ارشاد فرمایا:

’’یہ تو مجھے یقین ہے اور میرا قریباً ساٹھ سالہ عمر کا تجربہ بتا رہا ہے کہ سلسلہ کبھی دیوالیہ نہیں ہوگا،مگر مجھے ڈر ہے کہ قربانیوں اور چندوں میں سستی دکھانے والے دیوالیہ نہ ہوجائیں۔‘‘

(خطبات محمودؓ۔جلد29،صفحہ25)

9۔10اگست 1917ء کے خطبہ جمعہ میں آپؓ نے قربانیوں کی ضرورت واہمیت یوں بیان فرمائی:

’’حضرت صاحب نے ایک کام شروع کیا اُس کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔آپ نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھا ہے کہ ہم نے جو دینی اور تبلیغی کام شروع کئے ہیں ہماری جماعت کا فرض ہے کہ چندوں سے اس کی مدد کرے۔کیوں اس لئے کہ آپ کے وقت بڑی خدمت روپیہ کا خرچ کرنا ہی ہے۔اسی لئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اُن شرائط کے علاوہ جو شریعت نے مقرر کی ہیں صرف چندوں کے متعلق ہی لکھا ہے کہ جو شخص تین مہینہ تک چندہ نہ دے وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔تو آج کل جان نہیں مانگی جاتی مہینہ کے بعد چندہ طلب کیا جاتا ہے کیونکہ آج کل یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔‘‘

(خطبات محمودؓ۔جلد5،صفحہ536)

10۔خاکسار اپنی گذارشات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُن الفاظ پر ختم کرتا ہے جو حضور نے جماعت کے نام اپنے ایک پیغام میں 15فروری 1924ء کو تحریر فرمائے:

’’اے عزیزو! فتح کا زمانہ آگیا ہے،کامیابی دروازے پر ہے۔خوشی کی گھڑیاں ناچتی ہوئی چلی آتی ہیں اور تمہارے قدموں کے چومنے کی مشتاق ہیں۔وہ دن قریب ہیں جب فوج در فوج لوگ اسلام اور احمدیت کو قبول کریں گے پس اس زمانہ کی مناسبت سے اپنی قربانیوں کو بھی بڑھادو۔‘‘

(انوارالعلوم۔جلد8،صفحہ7)

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ للہ رَبِّ الْعٰلَمِین O

بقیہ از جلسہ سالانہ مغربی کینیڈا 2017ء

سٹیج پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا کے ساتھ دو Indigenous Chief باری باری اپنے مخصوص لباس اور سر پر پروں والے تاج کے ساتھ شامل ہوئے اور اپنے نیک جذبات کا اظہار ان کی اپنی زبان میں ایک دعائیہ کلام بھی پیش کیا گیا۔ احباب جماعت نے ان کے ساتھ ذوق وشوق سے تصویریں بھی بنوائیں۔ اس طرح اقوام عالم کو امّت واحدہ بنانے کا عمل یہاں تو شروع ہو چکا ہے اور چند کینیڈا کے قدیمی باشندے جماعت میں باقاعدہ شامل بھی ہو چکے ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ یہ سعی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت پر کی جا رہی ہے۔

اس جلسہ میں حقائق ومعارف پر مشتمل تقاریر کا ایک سلسلہ تھا جو علم اور ایمان اور یقین اور معرفت میں ترقی کا باعث بنا بعض ایسے دوستوں سے ملاقات ہوئی جو پاکستان میں متفرق جگہوں پر آباد تھے اور سالوں بعد ان سے رابطہ استوار ہوا۔ مجھے پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر اور اسی طرح خلیجی ممالک میں کام کرنے کا موقع ملا ہے چنانچہ بہت سے للہی محبت رکھنے والے دوست ملے اور انہوں نے اپنے عزیزوں سے ملوایا ایک نائیجرین جو میرے بعد عمان میں رہ کر آئے ہیں اُن سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ بعض دوستوں کے بچے جو یہاں پل اور پڑھ رہے ہیں ان سے ملنا بڑی خوشی کا باعث ہوا۔ غرضیکہ یہ جلسہ بہت سی برکتوں اور خوشیوں کا باعث بنا۔ محترم امیر صاحب کینیڈا سے ہمارے تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے تعلقات تھے۔ ان کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بے تکلفی سے لطف اندوز ہوا۔ مقامی اخبار Saskatoon Starphoinix نے اپنی اشاعت میں جماعت کے اس جلسہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔ وزیر اعظم Justin Trudeau کا پیغام اور قبائلی چیف Filix Thomas کا پیغام سنایا گیا۔ When nations gather کے مطابق یعنی جماعت احمدیہ کے افراد اور قدیمی آبادی کے قبائل کا باہمی تعلق جماعت کے ساتھ خیر وبرکت کا باعث بن رہا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ از سہ درہ پل

جب مہمان محترم کو پروفیسر سراج کا خط دکھایا گیا تو وہ بہت پریشان اور شرمندہ ہوئے اور کہا بھلے آدمی آپ سے کس نے کہا تھا کہ پروفیسر سراج کو یہاں آنے تکلیف دی جائے؟ میں تو جہاں کہیں بھی وہ رہتے ہیں وہاں اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ دونوں سفر کر کے لاہور میں پروفیسر سراج کے ہاں حاضر ہوئے اور ہندوستانی مہمان جب تک ان کے پاس موجود رہے ان کے ساتھ صوفہ پر نہیں بیٹھے ان کے چرنوں میں بیٹھے رہے۔ افسوس ہے کہ میں نے اس واقعہ کا حوالہ اس کتاب پر تبصرہ لکھتے وقت محفوظ نہیں کیا ورنہ حوالہ دینے سے میری بات زیادہ موثق ہو جاتی۔

اس کتاب میں ہمارے بعض دوستوں کا ذکر خیر بھی ہے۔ مثلاً خالد حسن اور انعام الحق کا ذکر خیر۔ خالد حسن مرے کالج کے سینئر ڈیبے ٹر (مقرر) تھے وہ سال ششم کے طالب علم تھے مگر ہم سال اول کے۔ مرے کالج کی ڈی بیٹ میں اُن سے تعارف ہوا اور پھر عمر بھر کی دوستی ہو گئی۔ خالد حسن بھی انہی کی طرح سپیریئر سروس کے امتحان میں کامیاب ہو کر ٹیکسیشن کے محکمہ میں کام کر رہے تھے کہ تجمل حسین انکم ٹیکس کمشنر مغربی پاکستان نے بھٹو صاحب کے کہنے پر انہیں پاکستان انفارمیشن کے محکمہ میں تبدیل کروایا پھر ان کے بین الاقوامی صحافی ہونے کے راستے کھل گئے۔ یہاں امریکہ میں بھی اُن سے ملاقات رہی۔ میں اُن کی دعوت پر واشنگٹن گیا اور قرۃ العین حیدر پر مضمون پڑھا۔ خالد حسن نے اپنی کتاب ''قرۃ العین حیدر کے خطوط خالد حسن کے نام'' ہمیں عطا فرمائی۔ ایک بار ہمارے ہاں ٹورنٹو بھی تشریف لائے بلکہ اکمل علیمی نے خالد حسن کے تعزیتی مضمون میں لکھا تھا کہ مرنے سے قبل خالد حسن کا آخری ٹیلیفون بھی ہمارے نام ہی تھا، جس میں اس نے غالب کے کسی شعر کا حوالہ پوچھا تھا۔ اللہ مغفرت فرمائے نہایت باوفا اور مہربان دوست تھا۔ اسی طرح انعام الحق ہمارا ساتھی ڈیبے ٹر (مقرر) تھا۔ ایم اے اکنامکس کرنے کے بعد سول سروس میں شامل ہوا آخری ملاقات ہوئی تو وہ وفاقی محتسب کے دفتر کا کرتا دھرتا تھا۔ اب پتہ نہیں کہاں ہے؟ جہاں ہو خوش رہے!

جناب ضیاالدین احمد نے کتاب کا عنوان ''سہ درہ پل'' اس لئے رکھا کہ اس میں ان کی زندگی کے تین ادوار معرضِ بیان میں آئے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل کا زمانہ۔ ہجرت کے بعد تعلیم اور ملازمت کا دور اور پھر یو این سے وابستگی کی وجہ سے دنیا بھر کا سفر۔ کتاب کے تعارفیہ میں آپ نے لکھا ہے کہ جب وہ کتاب لکھنے لگے تو ان کے دوست احسان نے ان کے سامنے تین سوال رکھے کہ ''اپنی زندگی کے حالات لکھتے وقت آپ کھل کر اور بے تکلفی سے تو لکھ سکتے ہیں اور بعض مقامات پر انتہائی خود شناسی کا مظاہرہ بھی کر سکتے ہیں مگر کیا آپ مکمل طور پر سچے اور غیر متعصب بھی ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ کے اپنے ذاتی تخیلات اور خواہشات آپ کو مجبور نہیں کریں گے کہ آپ اپنی باتوں کو سچا اور ناقابل تردید سمجھنے لگیں؟ تنقید کو تو جھٹلایا نہیں جا سکتا مگر کسی یادداشت میں تجربہ گاہوں جیسی غیر جانبداری قائم رکھنا ناممکن ہوتا ہے۔ میں نے یہی کرنے کی کوشش کی ہے کہ اپنی زندگی کی تصویر کو خلوص اور ہمدردی سے پیش کر دوں۔''

(کتاب کا ابتدائیہ)

ساری کتاب پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ جناب ضیاالدین احمد اپنے اس مقصد میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں اور یہ کوئی کم خوبی کی بات نہیں۔ مگر جیسا کہ خود انہیں بھی احساس ہے کہ ''پاکستان میں ان کے افراد خاندان پر اور عمومی طور پر احمدیوں پر جو زیادتیاں ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں میں نے اس کی تفصیلات کو بیان نہیں کیا کہ یہ تو ایک مسلسل المیہ ہے اور میرے بیان کرنے سے اس پر ردعمل بھی ہو سکتا ہے۔''

(کتاب کا ابتدائیہ)

حالانکہ اس موضوع پر دوسرے غیر جانبدار بین الاقوامی صحافی ادبا اور شعرا کھل کر لکھ چکے ہیں اور اب تک لکھ رہے ہیں۔ جناب ضیاالدین احمد کے لکھنے سے کون سی قیامت ٹوٹ پڑتی؟ ایک بین الاقوامی ادارہ سے وابستہ احمدی فرد کو تو اس باب میں لازماً اپنی زبان کھولنا چاہئے تھی! ہمیں ان کی یہ کم حوصلگی اچھی نہیں لگی!

کتاب کے سرورق پر آپ نے لکھا ہے کہ ''ایک ایسے ہندوستانی لڑکے کی داستان جس نے بیسویں صدی کے اہم واقعات کے درمیان زندگی کی ہے۔'' اور یہ بات باون تولے پاؤرتی کی ہے۔ اسی پر میں اس تجزیہ کو ختم کرتا ہوں۔ امید ہے یہ کتاب بہتوں کو برصغیر میں رونما ہونے والے واقعات کے صحیح پس منظر سے آگاہ کرنے میں کامیاب رہے گی۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ

22 اکتوبر 2017ء کو محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید مرزا صاحب ، بریمپٹن ہارٹ لیک جماعت 82 سال کی عمر میں اچانک وفات پا گئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

24 اکتوبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم عبدالحلیم طیب صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت ونائب امیر مساجد فنڈ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 25 اکتوبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابدؔ صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔

آپ مخلص ،صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار اور خلیق خاتون تھیں۔ راولپنڈی میں مختلف حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ ایک اچھے مضمون نگار کی حیثیت سے جانی جاتی تھیں ۔آپ کے مضامین جماعت کے اخبارات ، رسائل وجرائد اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کی زینت بنتے رہے ہیں۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے مکرم مرزا منصور احمد صاحب بریمپٹن ،مکرم مرزا ناصر احمد صاحب امریکہ،مکرم مرزا جاوید احمد صاحب پاکستان اور ایک بیٹی محترمہ نادیہ احمد صاحبہ سرے بی سی اور تین بہنیں محترمہ ثریا بیگم صاحبہ یوکے،محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اور محترمہ عقیلہ بیگم صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ جمیلہ شائق صاحبہ

4/نومبر 2017ء کو محترمہ جمیلہ شائق صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر مشتاق احمد شائق صاحب ،ٹورانٹو جماعت 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

10 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 11 نومبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عبدالحنان سوبھی صاحب مشنری ٹورانٹو نے دعا کروائی۔

مرحومہ ایک مخلص ،صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق ،ملنسار اور دعا گو خاتون تھیں۔حضرت چوہدری ودھاوے خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے مکرم شکیل احمد شائق صاحب امریکہ، مکرم جمیل احمد شائق صاحب سکاربرو، مکرم عقیل احمد شائق صاحب ریگسڈیل اور ایک بیٹی محترمہ فوزیہ مظفر صاحبہ پاکستان ، دو بھائی محترم چوہدری عبدالباری صاحب مسی ساگا، مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب یوکے اور ایک ہمشیرہ محترمہ زبیدہ خلیق صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم نصیر احمد صاحب

4/نومبر 2017ء کو مکرم نصیر احمد صاحب ویسٹن جماعت 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

7 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور ان کی نعش پاکستان لے جائی گئی اور ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔آپ مکرم مولانا اللہ دتہ مبشر صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ کے علاوہ چھ بیٹے مکرم زبیر احمد صاحب اور مکرم شعیب احمد صاحب ویسٹن ،مکرم نواز رب احمد صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم یاسین احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب پاکستان اور دو بیٹیاں محترمہ طیبہ منصورہ صاحبہ اور محترمہ سعیدہ منصورہ صاحبہ جرمنی اور تین بھائی مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم رشید احمد صاحب اور مکرم قدیر احمد صاحب پاکستان اور ایک ہمشیرہ محترمہ عصمت بیگم صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم محمد اکبر صاحب

12 نومبر 2017ء کو مکرم محمد اکبر صاحب ٹورانٹو جماعت 91 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

14 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 15 نومبر کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

آپ منکسر المزاج ، ہمدرد و خیر خواہ، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والے دعا گو بزرگ تھے ۔مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم وقار اکبر صاحب پیس ویلج ، دو بیٹیاں محترمہ فوزیہ اکرم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم یوسف صاحب نمائندہ خصوصی احمدیہ گزٹ کینیڈا اور محترمہ راشدہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب فرینکفرٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ صفیہ روحی شاہ صاحبہ

14 نومبر 2017ء کو محترمہ صفیہ روحی شاہ صاحبہ اہلیہ مکرم ایئر کموڈور(ر) شمس الہدیٰ صاحب مرحوم، وان ویسٹ جماعت 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

15 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 16 /نومبر کو میپل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

مرحومہ مخلص ،صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، دعا گو خاتون تھیں۔

آپ نے مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے لئے اپنا تمام زیور پیش کر دیا۔

آپ نے پانچ بیٹے مکرم جاوید سلیم شاہ صاحب وان ویسٹ، مکرم سلیم شاہ صاحب وان ویسٹ، مکرم اظفر سلیم شاہ صاحب پیس ویلج ایسٹ، مکرم امبر سلیم شاہ صاحب پیس ویلج ایسٹ اور مکرم عرفان سلیم شاہ صاحب، نیو مارکیٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم یمین المیامن صاحب

15 نومبر 2017ء کو مکرم یمین المیامن صاحب بریمپٹن ہارٹ لیک جماعت 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

17 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز جمعہ

کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن جماعت نے دعا کروائی۔

آپ، مکرم مولانا فضل الرحمٰن صاحب بنگالی کے سب سے چھوٹے صاحبزادے اور مکرم مولانا صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم کے بھتیجے تھے۔ آپ کی بچپن ہی سے قرآن کریم کی قرأت بہت اعلیٰ تھی۔ انہیں تبلیغ کا جنون تھا۔ منکسر المزاج، صوم وصلوٰۃ کے پابند، قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے، بہت خوش مزاج تھے۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم کے چاروں بھائی منفرد ناموں کی وجہ سے معروف تھے۔ یعنی معیز المعارف، حسین المحاسن، کریم المکارم اور حمید المحامد۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نعیمہ یمین صاحبہ، دو بیٹے مکرم عزیز احمد صاحب، مکرم سعید احمد صاحب، تین بیٹیاں محترمہ یمنہ سہیل صاحبہ، محترمہ بشریٰ فاروق صاحبہ پاکستان اور فوزیہ عامر صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم عبدالحکیم عابدؔ صاحب

15 نومبر 2017ء کو مکرم عبدالحکیم عابدؔ صاحب وان ایسٹ جماعت 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

17 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 18 نومبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، وقت پر چندہ جات ادا کرنے والے مخلص فدائی تھے۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ نظام جماعت کے پابند تھے۔ صدر انصار اللہ کویت رہے اور مختلف حیثیتوں سے انہیں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں حج اور دو مرتبہ عمرہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپنے پیشہ کے لحاظ سے بہت ہی لائق اور کہنہ مشق انجینئر تھے۔ ایک لمبا عرصہ کویت میں ملازم رہے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ممتاز حکیم صاحبہ، تین بیٹے مکرم عطاء العلیم صاحب بریمپٹن، مکرم عطاء النعیم صاحب وان ایسٹ، مکرم عطاء الوسیم صاحب وان ایسٹ، تین بھائی مکرم مرزا عبدالحمید صاحب سیسکاٹون، مکرم مرزا عبدالکریم صاحب پیس ویلیج ساؤتھ، مکرم مرزا عبدالباسط صاحب پاکستان، دو بہنیں محترمہ امۃ الرشید صاحبہ امریکہ اور محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ صادقہ ناہید صاحبہ

17 نومبر 2017ء کو محترمہ صادقہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن (ر) سید محمد اکمل صاحب مرحوم Fitchburg Mass امریکہ میں 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

20 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 21 نومبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابدؔ صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔

آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مخلص، فدائی، غریب پرور، ہمدرد اور خیر خواہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ تھی۔ خلافت سے گہری محبت تھی۔ مختلف حیثیتوں سے انہیں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مدثر شاہ صاحب رچمنڈ ہل اور تین بیٹیاں محترمہ تقیہ رشید بیگ صاحبہ سکاربرو، محترمہ فوزیہ جتوئی صاحبہ Kitchener ۔ واٹرلو اور محترمہ فقیہہ چوہدری صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

27 اکتوبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ حفیظ اختر صاحبہ

9/ اکتوبر 2017ء کو محترمہ حفیظ اختر صاحبہ لندن یوکے میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ، مکرم قیصر احمد صاحب ویسٹن ساؤتھ کی نانی تھیں۔

☆ مکرم ملک محمد سلیم صاحب

10/ اکتوبر 2017ء کو مکرم ملک محمد سلیم صاحب سیالکوٹ میں 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ، دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم بابر احمد اعوان صاحب پیس ویلیج کے خسر تھے۔

☆ مکرم ملک ذاکر محمد مجوکہ صاحب

10/ اکتوبر 2017ء کو مکرم ذاکر محمد مجوکہ صاحب 82 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

آپ کو اسیر راہ مولا ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم شیر محمد مجوکہ صاحب، پیس ویلیج ویسٹ کے بڑے بھائی اور مکرم شہزاد مجوکہ صاحب پیس ویلیج کے تایا اور محترمہ ذکیہ ملک صاحبہ پیس ویلیج ساؤتھ ایسٹ کے چچا تھے۔

☆ مکرم اعجاز احمد سندھو صاحب

17/ اکتوبر 2017ء کو مکرم اعجاز احمد سندھو صاحب نیویارک میں 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ کو جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی اور بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم لطیف احمد بسرا صاحب پیس ویلیج کے ہمزلف تھے۔

☆ محترمہ صفیہ رفیق صاحبہ

20 اکتوبر 2017ء کو محترمہ صفیہ رفیق صاحبہ کراچی میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

آپ نے آٹھ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحومہ، مکرم عصمت اللہ صابر صاحب، مؤذن بیت الاسلام کی سمدھن تھیں۔

☆ محترمہ امۃ الحق ملک صاحبہ

6 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے سابق مدیر اعلیٰ مکرم حسن محمد خاں عارف صاحب

کے حاضر جنازہ کے ساتھ محترمہ امۃ الحق ملک صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ 20 /اکتوبر 2017ء کو 83 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں تھیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ مکرم مولانا بشارت احمد امروہی صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی اہلیہ تھیں۔ مکرم احسن خاں صاحب فارمسٹ وان کی والدہ تھیں۔

10 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے محترمہ جمیلہ شائق صاحبہ کے حاضر جنازہ کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ امۃ الحفیظ بقاپوری صاحبہ

26 /اکتوبر 2017ء کو محترمہ امۃ الحفیظ بقاپوری صاحبہ 99 سال کی عمر میں سندھ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نیک صالحہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو خاتون تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ خلافت اور خاندان کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔

مکرم محمد مبشر شاہ صاحب ٹورانٹو ایسٹ، محترمہ سیدہ بشریٰ فاطمہ صاحبہ امریکہ، محترمہ منصورہ فاطمہ صاحبہ جرمنی کی والدہ اور محترمہ منزہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم حامد خاں صاحب بیری کی دادی تھیں۔

☆ مکرم شیخ نصیرالدین صاحب

30 /اکتوبر 2017ء کو مکرم شیخ نصیرالدین صاحب 66 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

آپ، مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق مرحوم لاہور کے بیٹے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ آنسہ نصیرالدین صاحبہ دو بیٹے مکرم شیخ محسن نصیر صاحب، مکرم شیخ فرحان نصیر صاحب اور ایک بیٹی محترمہ ریحانہ فخر صاحبہ لاہور یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم، مکرم منور احمد مرزا صاحب ٹورانٹو ایسٹ کے بہنوئی، مکرم شیخ عبدالہادی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی کینیڈا اور مکرم شیخ عبدالشکور صاحب سکاربرو کے ماموں زاد بھائی تھے۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

17 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلج نے درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ بشریٰ مبارکہ بیگم صاحبہ

14 اکتوبر 2017ء کو محترمہ بشریٰ مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور میں 83 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

آپ مکرم چوہدری مبارک احمد باجوہ صاحب داتا زید کا سیالکوٹ کی اہلیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم خرم عبداللہ باجوہ صاحب اور صہیب عبداللہ صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم کامران اشرف صاحب وان جماعت کی ممانی تھیں۔

☆ مکرم عامر نعیم صاحب

29 /اکتوبر 2017ء کو مکرم عامر نعیم صاحب اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 28 سال کی عمر میں ٹاؤن شپ لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

29 /اکتوبر 2017ء کو بیت الکریم ٹاؤن شپ میں مکرم ماجد صاحب امیر حلقہ ٹاؤن شپ لاہور نے نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بعد میں جنازہ کو ربوہ لے جایا گیا۔

یکم نومبر کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز ظہر کے بعد محترم مولانا محمد دین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم مبارک احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحوم مکرم نعیم اللہ صاحب کے اکلوتے بیٹے، مکرم شفیق اللہ صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ اور مکرم سعیداللہ صاحب مسی ساگا کے بھتیجے، مکرم عنایت اللہ حصاری مرحوم اور محترمہ امۃ القدیر صاحبہ پیس ویلج کے پوتے تھے۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مکرم عامر نعیم صاحب کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

لازمی چندوں کی ادائیگی

مکرم خالد محمود نعیم صاحب، نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے جماعت کا مالی سال 30 جون کو ختم ہوجاتا ہے اور اب دسمبر کا مہینہ آچکا ہے۔ بعض احباب نے ابھی تک گزشتہ مالی سال کے لازمی چندہ جات ادا نہیں کئے۔

تمام وہ افراد (مرد اور خواتین) جن کی کوئی بھی آمد ہے جیسے روزگار، تجارت، پارٹ ٹائم جاب، سوشل ویلفیئر، اولڈ ایج بینیفٹ، ایمپلائمنٹ انشورنس، پنشن، Disablity وغیرہ۔ ان کے لئے لازمی چندہ جات (چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرنا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ لازمی چندہ جات کی تحریک خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

بعض دوست جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ ہے یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

ہماری نوجوان نسل کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار توجہ دلا چکے ہیں کہ لازمی چندوں کو دوسرے چندوں اور تحریکات پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ سب سے پہلے لازمی چندوں کو باشرح ادا کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے گزارش ہے کہ اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالے۔ آمین